فتاوی ودودیہ کا ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ

(کتاب الدعوی تا کتاب الغصب)

(خاکہ تحقیق برائے ایم فل علوم اسلامیہ)

مقالہ نگار:

حافظ سیف اللہ خالد

رول نمبر: BB771970

مسلم آباد، شیر پلم مٹہ،

ضلع سوات

نگران مقالہ:

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

چیئرمین شعبہ احادیث

فیکلٹی آف عربک اینڈ اسلامک سٹڈیز

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

سیشن 2015/18

ابواب بندی:

باب اول: دعوی کے مسائل (جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل اول: اس دعوی کا بیان جس میں دو شخص ایک سبب یا الگ الگ اسباب کے ساتھ کسی ایک چیز کا دعوی کریں(اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل دوم: اس دعوی کا بیان جس میں ایک شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی ایک سبب کے ساتھ کرے جب کہ دوسرا شخص بغیر سبب کے دعوی کرے(اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

باب دوم: خیار شرط،اقرار، صلح، مضاربت، ودیعت، عاریت، ھبہ اور اجارہ کے مسائل

فصل اول: خیار شرط کے مسائل

فصل دوم: اقرار کے مسائل

فصل سوم: صلح کے مسائل

فصل چھارم: مضاربت کے مسائل

فصل پنجم: ودیعت (امانت) کے مسائل

فصل ششم: عاریت کے مسائل

فصل ہفتم: ہبہ کے مسائل

فصل ہشتم اجارہ کے مسائل

باب سوم: حجر، چوری، ماذون، غصب اور شفعہ کے مسائل

باب چہارم: تقسیم، مزارعت، رہن، جنایت اور وصیت کے مسائل

باب پنجم: دعوی مسائل جس میں جانبین کے گواہ ترجیح میں برابر ہوں

فصل چہارم: دعوی کے مسائل (اس بات کے کہ یہ میں نے خرید لی ہے)

فصل پنجم: اس دعوی کا بیان جس میں ایک شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی ایک سبب کے ساتھ کرے جب کہ دوسرا شخص بغیر سبب کے دعوی کرے۔ (جس میں جانبین کے گواہ برابر ہوں)

فصل ششم: اس کا بیان کہ دو شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعٰوی کرے ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا دوسرے سبب کے ساتھ۔ (اور جس میں جانبین کے گواہ برابر ہوں)

فہرست مضامین و عنوانات

☆	عنوان		صفحہ
☆	فصل سوم:	ماذون کے مسائل	222
☆	فصل چھارم:	غصب کے مسائل	226
☆	فصل پنجم:	شفعہ کے مسائل	239
☆	**باب چہارم:**	**تقسیم، مزارعت، رہن، جنایت اور وصیت کے مسائل**	**250**
☆	فصل اول:	تقسیم کے مسائل	251
☆	فصل دوم:	مزارعت کے مسائل	256
☆	فصل سوم:	رہن کے مسائل	265
☆	فصل چھارم:	جنایت کے مسائل	278
☆	فصل پنجم:	وصیت کے مسائل	285
☆	**باب پنجم:**	**دعوی مسائل جس میں جانبین کے گواہ ترجیح میں برابر ہوں**	**294**
☆	فصل اول:	غلام کو آزاد کرنے کے دعوی کے مسائل	295
☆	فصل دوم:	ملک مطلق کے دعوی کا بیان	298
☆	فصل سوم:	میراث کے دعوی کے مسائل	301
☆	فصل چھارم:	دعوی کے مسائل (اس بات کے کہ یہ میں نے خرید لی ہے)	305
☆	فصل پنجم:	اس دعوی کا بیان جس میں ایک شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی ایک سبب کے ساتھ کرے جب کہ دوسرا شخص بغیر سبب دعوی کرے۔ (جس میں جانبین کے گواہ برابر ہوں)	309
☆	فصل ششم:	اس کا بیان کہ دو شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعٰوی کرے ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا دوسرے سبب کے ساتھ۔ (اور جس میں جانبین کے گواہ برابر ہوں)	318

عنوان	صفحہ

باب اول

دعوی کے مسائل (جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل اول: اس دعوی کا بیان جس میں مدعی اور مدعیٰ علیہ کسی چیز کا
دعوی کرے ایک سبب کے ساتھ یا دو الگ الگ اسباب کے
ساتھ۔ (اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل دوم: اس دعوی کا بیان جس میں ایک شخص کسی چیز کی ملکیت کا
دعوی کرے ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا بغیر سبب
کے۔ (اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل اول:

اس دعوی کا بیان جس میں مدعی اور مدعیٰ علیہ کسی چیز کا دعوی کرے ایک سبب کے ساتھ یا دو الگ الگ اسباب کے ساتھ۔

(اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل اول :

اس دعوی کا بیان جس میں دونوں مدعی اور مدعیٰ علیہ کسی چیز کا دعوی کرے ایک سبب کے ساتھ یا دو الگ الگ اسباب کے ساتھ۔(1)(اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(1)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے میرے شوہر نے مہر میں دی ہے۔	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رھن کر دی ہے۔	ھندیہ
(2)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے میرے شوہر نے مہر میں دی ہے۔	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے صدقہ کر دی ہے۔	ھندیہ

(1)مثلاً کوئی شخص دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے۔اور دوسرا شخص بھی یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے، یا ایک شخص کہے کہ یہ چیز میں نے خرید لی ہے اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ چیز مجھے کسی نے بخش دی ہے۔۱۲ ۔مترجم

فائدہ: اس کتاب میں اس قسم کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں کہ ایک جانب کا مسئلہ راجحہ ہیں اور دوسری جانب کا مسئلہ مرجوحہ ہے تو مسئلہ راجحہ سے مراد یہ ہے کہ اس جانب کے گواہ مقبول ہیں لہذا قاضی اس جانب گواہوں کے حق میں فیصلہ سنائے گا، جب کہ مسئلہ مرجوحہ سے مراد یہ ہے کہ اس جانب کے گواہ مردود ہیں لہذا قاضی اس جانب کے گواہوں کے حق میں فیصلہ نہیں سنائے گا۔

تخریج:

مسئلہ(1) : واذااجتمع النكاح والهبة والرهن والصدقة فالنكاح اولى ، كذا في المحيط ـ [1]

اور جب نکاح، ہبہ، رہن اور صدقہ جمع ہو جائے تو نکاح کا دعوی اولی ہے۔اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(2) : ایضا ۔

[1] الشيخ نظام الدين و جماعة من علمآءالهند الاعلام، فتاوى عالمگيريه المعروفه بالفتاوى الهنديه، ص88 ج 4 ، مکتبه رشيديه كوئٹه، بدون الطبع وبدون التاريخ ـ

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(3)	گواہ(1)مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے یااس بات پر کہ یہ مجھے زید نے بخش دی ہے یااس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کردی ہےاور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ (2) کے اس بات پر کہ یہ میں نے بکر سے خرید لی ہے یااس بات پر کہ یہ مجھے بکر نے ھبہ کی ہے یااس بات پر کہ اس نے مجھے صدقہ کردی ہےاور تاریخ نہ بتائے۔	مجلہ
(4)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے یااس بات پر کہ یہ مجھے زید نے ھبہ کی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کردی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض(3)کے اس بات پر کہ یہ میں نے زید سے خرید لی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کردی ہے یااس بات پر کہ یہ مجھے زید نے ھبہ کی ہے۔	مجلہ

(1) اس مسئلہ اور آئندہ مسئلہ میں اگرایک شخص ایک سبب کا دعوی کرے اور دوسرا شخص دوسرے سبب کا، مثلاایک بیع کا اور دوسرا ہبہ کا، پھر بھی یہی حکم ہے۔۱۲۔مترجم

(2) صاحب قبضہ سے مراد وہ مدعی علیہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی چیز موجود ہواوراس پر کسی مدعی نے دعوی کیاہو۔

(3) مدعی غیر قابض سے مراد وہ مدعی ہے جو کسی ایسی چیز کی ملکیت کادعوی کرے جو کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود ہو۔

مسئلہ(3) : ترجح بينة الخارج ايضاعلى بينة ذى اليد فى دعاوى الملك المقيد بسبب قابل للتكرر ولم يبين فيها التاريخ ـ[2]

خارج یعنی غیر قابض کے گواہ صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے بھی راجح ہیں اس ملکیت کے دعوی میں جو ایسے سبب کے ساتھ مقید ہو جو مکرر نہ ہواور اس میں تاریخ بھی نہ بیان کی گئی ہو۔

مسئلہ(4) : ولكن اذا ادعى كلاهما بأنهما تلقيا الملك من شخص واحد فترجح بينة ذى اليد۔[3]

لیکن جب وہ دونوں یعنی صاحبِ قبضہ اور مدعی غیر قابض دعوی کریں کہ انہوں نے ایک ہی شخص سے ملکیت حاصل کرلی ہے تو پھر مدعی صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

---

2 احمد جودت وجماعة، مجلة الاحكام العدليه، ص 358، قديمى كتب خانه كراچى بدون التاريخ ـ

3 ايضا ـ

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(5)	گواہ صاحبِ قبضہ کے ملکیت پر کسی ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر(1) نہ ہو ۔ (مثلاً اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے)۔	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکیت پر کسی ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو ۔ (مثلاً اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے)۔	مجلہ
(6)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید سے میراث میں ملی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے (زید سے) خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	مجلہ
(7)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز اس مدعی نے مجھے بیچ دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہے۔	مجلہ
(8)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے ھبہ کی ہے۔ (یعنی بخش دی ہے)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہے۔	مجلہ

(1) مثلاً کسی جانور کی پیدائش، کیونکہ جانور جب ایک دفعہ پیدا ہو جائے تو دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(5) : بینة ذی الید اولی فی دعاوی الملک المقید بسبب غیر قابل للتکرر کالنتاج۔ [4]

اس دعوی کی ملکیت میں جو ایسے سبب کے ساتھ مقید ہو جو مکرر نہ ہو اس میں صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں جیسے جانور کی پیدائش۔

مسئلہ(6): بینة من تاریخه مقدم اولی فی دعوی الملک المورخ۔ [5]

جس دعوی میں تاریخ بیان کی گئی ہو اس میں اس شخص کے گواہ راجح ہیں جس کی تاریخ مقدم ہو۔

مسئلہ(7) : ترجح بینة التملیک علی بینة العاریة مثلا اذاادعی احد المال الذی هو فی ید الآخر قائلا انی کنت اعطیته ایاه عاریةً و اراد استرداده و قال المدعی علیه کنت بعتنی ایاه او وهبته فترجح بینة البیع او الهبة ۔ [6] ملکیت کے گواہ عاریت کے گواہوں سے راجح ہیں مثلاً ایک شخص اس مال کا دعوی کرے جو کسی اور کے قبضہ میں ہو اور یہ کہے کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہو اور اب اس چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے اور مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ یہ آپ نے مجھے بیچ دی ہے یا مجھے ہبہ کی ہے تو بیع اور ہبہ کے گواہ (اس صورت میں) راجح ہیں۔

مسئلہ(8) : ترجح بینة البیع علی الهبة والرهن والاجارة وبینة الاجارة علی بینة الرهن ۔ [7]

بیع کے گواہ ہبہ، رہن اور اجارہ کے گواہوں سے راجح ہیں اور اجارہ کے گواہ رہن کے گواہوں سے راجح ہیں۔

---

[4] مجلة الاحکام العدلیه، ص 358 ۔

[5] ایضا ۔

[6] ایضا، ص 359 ۔

[7] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(9)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔ (تو میں اس سے رقم مانگتا ہوں)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے ھبہ کی ہے۔	مجلہ
(10)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس مدعی نے رھن کر دی ہے۔	مجلہ
(11)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے بطور اجارہ دی ہے۔	مجلہ
(12)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس کو بطور اجارہ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس مدعی نے رھن کر دی ہے۔	مجلہ
(13)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے صاحبِ قبضہ کے پاس رھن کر دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین

مسئلہ(9):ترجح بينة البيع على الهبة والرهن والاجارة وبينة الاجارة على بينة الرهن ۔[8]

بیع کے گواہ ہبہ، رہن اور اجارہ کے گواہوں سے راجح ہیں اور اجارہ کے گواہ رہن کے گواہوں سے راجح ہیں۔

مسئلہ(10) :ايضا ۔

مسئلہ(11) :ايضا ۔

مسئلہ(12) : ايضا ۔

مسئلہ(13) : ان ذااليد اذاادعى النتاج وادعى الخارج انه ملكه غصبه منه ذواليد او اودعه له او اعارمنه كانت بينة الخارج اولى ۔[9]

اگر صاحبِ قبضہ کسی چیز کی پیدائش کا دعوی کرے اور مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لی ہے یا اس کے پاس بطور امانت ہے اور یا اس کو بطور عاریت دی ہے تو اس صورت میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔

---

[8] مجلة الاحكام العدليه، ص 359 ۔

[9] نشانجی زاده ،محمد بن احمد ،المتوفى 823ھ، نور العين فى اصلاح جامع الفصولين،ص29 ،(مخطوطه)مكتبه جامعة الملک سعود رياض ، الرقم : 37707 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(14)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(15)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور امانت دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(16)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور اجارہ دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(17)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور عاریت اور سوال دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین

مسئلہ(14) : ان ذااليد اذاادعى النتاج وادعى الخارج انه ملكه غصبه منه ذواليد او اودعه له او اعارمنه كانت بينة الخارج اولى ۔ [10]

اگر صاحبِ قبضہ کسی چیز کی پیدائش کا دعوی کرے اور مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لی ہے یا اس کے پاس بطور امانت ہے اور یا اس کو بطور عاریت دی ہے تو اس صورت میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(15) : ایضا۔

مسئلہ(16) : ایضا ۔

مسئلہ(17) : ایضا ۔

مسئلہ(18) : وثوب فی يد رجل اقام رجل البينة انه ثوبه غصبه اياه هذا واقام الذی فی يديه البينة انه وهبه له قال اقضی للذی هو فی يديه وكذالک لو اقام البينة على البيع منه بثمن مسمى۔ [11]

اگر کوئی کپڑا کسی شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میرا ہے اس نے مجھ سے چھین لیا ہے اور وہ شخص جس کے قبضہ میں یہ کپڑا ہے (یعنی صاحبِ قبضہ) وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس نے مجھے ہبہ کیا ہے تو اس صورت میں

---

[10] نور العين ص29 ۔

[11] حنفی ، قاضی القضاة ،محمد بن الحسينی ، المتوفی 1098ھ ، فتاوی انقرويه ، ج 2 ص 423،مكتبه قاسميه كوئٹه ، بدون الطبع والتاريخ ۔

صاحبِ قبضہ کے لئے حکم کیاجائے گا۔اوراسی طرح جب وہ صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے معین قیمت کے عوض خرید لیاہے(تواس صورت میں بھی صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں) ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(18)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے مدعی سے خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	القرویہ
(19)	گواہ کسی مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جگہ میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ، متولی، متصرف کے اس بات پر کہ یہ وقف ہے۔	تنقیح
(20)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے میت کے ایسے نسبی سے خرید لی ہے جس کو اس میت کی میراث ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے اس نسبی کی ملکیت تھی اس کی موت کے وقت تک۔	تنقیح
(21)	گواہصاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ زید نے اس گھر کو فروخت کرنے سے پہلے اقرار کیا تھا کہ اس گھر میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے زید سے اس اقرار کے بعد خرید لیاہے۔	تنقیح

مسئلہ(19) :بینۃالخارج علی الملک اولی من بینۃ المتولی ذی الید علی انہ وقف و بہ یفتی ۔ [12]

مدعی غیر قابض کے گواہ راجح ہیں متولی صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ وقف ہے اوراسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ(20) : بینۃ الخارج انی اشتریتہ من ابیک اولی من بینۃ ذی الید انہ ملک ابیہ الی حیث موتہ۔[13]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے آپ کے والد سے خرید لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ میرے والد کی ملکیت تھی اس کی موت تک۔

مسئلہ(21) : بینۃ ذی الید ان زیدا قال لا حق لی فی الدار قبل شرآئک منہ اولی من بینۃ مدعی الشرآء من زید ۔[14] صاحبِ قبضہ کے گواہ اس بات پر کہ زید نے یہ کہاہے کہ اس گھر کے خریدنے سے پہلے میرا اس میں کوئی حق نہیں تھا تو یہ گواہ راجح ہیں اس مدعی کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے۔

[12] الشامی ،ابن عابدین ، السید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ،المتوفی 1252ھ ،الفتاوی تنقیح الحامدیہ ج 1 ص 596 ، مکتبہ اشرفیہ کوئٹہ بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

[13] ایضا ، ص 592 ۔

[14] ایضا ، ص 595۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہصاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس مدعی نے خرید لی تھی اور پھر ہم نے اقالہ کیا تھا۔(یعنی وہ بیع فسخ کی تھی)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	(22)
تنقیح	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے رہن پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس صاحبِ قبضہ نے رہن کر دی ہے)۔	گواہ مدعی غیر قابض کے ہبہ پر عوض کے ساتھ (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے اور اس کا عوض میں نے اس کو دیا ہے)	(23)
تنقیح	گواہ مدعی غیر قابض کے ہبہ پر بغیر عوض کے (یعنی اس بات پر کہ وہ چیز فلاں نے مجھے ہبہ کی ہے، بخش دی ہے بغیر کچھ لینے کے)	گواہ مدعی غیر قابض کے یاصاحبِ قبضہ کے رھن پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں شخص نے رہن کر دی ہے)	(24)

مسئلہ(22) : وبينة الخارج على دعوى ملك مطلق اولى من بينة ذى اليد انك شريته منى ثمتقايلنا ـ [15]

مدعی غیر قابض کے گواہ ملک مطلق پر راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ آپ نے مجھ سے یہ چیز خرید لی تھی پھر ہم نے اقالہ کیا تھا۔(یعنی بیع فسخ کی تھی)

مسئلہ(23) : بينة مدعى الهبة المشروطة بعوض اولى من بينة الرهن و غير المشروطة بالعكس ـ [16]

مدعی (غیر قابض) کے گواہ ہبہ پر جو عوض کے ساتھ مشروط ہو راجح ہیں رہن کے مدعی کے گواہوں سے اور اگر ہبہ عوض کے ساتھ مشروط نہ ہو تو پھر رہن کے گواہ ہبہ کے گواہوں سے راجح ہیں۔

مسئلہ(24) : ایضا ـ

---

[15] الفتاوی تنقیح الحامدیه ج 1 ص 595 ـ

[16] ایضا ، ص 596 ـ

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(25)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے۔	تنقیح
(26)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو ہبہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو بیع کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(27)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے ،بخش دی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو بیع کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو ہبہ کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(28)	گواہ(1)مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے فلاں تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے اسی تاریخ کو۔	تنقیح

(1) یہ اصل عبارت کا ترجمہ ہے لیکن اس صورت میں بیع کے گواہ راجح ہیں جیسا کہ جامع الفصولین میں کہا ہے۔۱۲۔ مترجم

مسئلہ(25) : بینة الشرآء من ذی الید اولی من بینة الهبة والقبض منه الا اذا أرخ الثانی فقط أو كان تاريخه أسبق۔[17] مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے اور میں نے اس سے قبض کرلی ہے لیکن اگر ایک ان میں سے کوئی ایک تاریخ بیان کرے یا تاریخ تو دونوں بیان کرے لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(26) : ایضا ۔

[17] الفتاوی تنقیح الحامدیه ج 1 ص 596 ۔

مسئلہ(27) : ایضا ۔

مسئلہ(28) : یہ اصل عبارت کا ترجمہ ہے جبکہ اس صورت میں بیع کے گواہ راجح ہیں جیسا کہ مسئلہ (25) میں ہے۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(29)	گواہ(1)مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	تنقیح
(30)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے۔	تنقیح
(31)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور رہن کی ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(32)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح

(1) ان سات مسائل کا مطلب جلاء القضاۃ میں دیکھو۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(29) : بينة مدعى نكاح الامة اولى من بينة مدعى الهبة او الصدقة او الرهن مالم يسبق تاريخ الآخرأو يكن أحدهما ذايد والآخر خارجا۔[18]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی مجھے کسی نے نکاح میں دی ہے یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے اس نے ہبہ کی ہے یا مجھے صدقہ کر دی ہے یا میرے پاس رہن کر دی ہے جب تک کسی ایک مدعی کی تاریخ مقدم نہ ہو اور یا ایک صاحبِ قبضہ اور دوسرا مدعی غیر قابض نہ ہو (پس جس کی تاریخ مقدم ہو یا تاریخ مقدم نہ ہو لیکن ایک صاحبِ قبضہ ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ(30) : ایضا ۔

مسئلہ(31) : ایضا ۔

[18] الفتاوى تنقيح الحامديه ج 1 ص 596 ۔

مسئلہ(32) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(33)	گواہصاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے نکاح میں دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے۔	تنقیح
(34)	گواہصاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو صدقہ کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	تنقیح
(35)	گواہصاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ہبہ کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	تنقیح
(36)	گواہ صاحب قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو موخر ہو۔	تنقیح

مسئلہ(33) : بينة مدعى نكاح الامة اولى من بينة مدعى الهبة او الصدقة او الرهن مالم يسبق تاريخ الآخرأو يكن أحدهما ذايد والآخر خارجا۔[19]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی مجھے کسی نے نکاح میں دی ہے یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے اس نے ہبہ کی ہے یا مجھے صدقہ کر دی ہے یا میرے پاس رہن کر دی ہے جب تک کسی ایک مدعی کی تاریخ مقدم نہ ہو اور یا ایک صاحبِ قبضہ اور دوسرا مدعی غیر قابض نہ ہو (پس جس کی تاریخ مقدم ہو یا تاریخ مقدم نہ ہو لیکن ایک صاحبِ قبضہ ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ(34) : ایضا ۔

مسئلہ(35) : ایضا ۔

مسئلہ(36) : ایضا ۔

[19] الفتاوى تنقيح الحامديه ج 1 ص 596 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(37)	گواہ مقروض کے جس سے قرض خواہ نے اپنے ہزار روپیہ طلب کئے ہوں اس بات پر کہ میں نے آپ کے ہزار روپیہ دئے ہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اپنی رقم طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے آپ کو ہزار روپیہ قرض دئے ہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	محیط
(38)	گواہ مقروض کے جس کے ذمہ کسی کے ہزار روپیہ ہوں اب وہ طلب کرتا ہے اس بات پر کہ وہ ہزار روپیہ میں نے فلاں تاریخ کو آپ کو دئے ہیں۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس قرضدار کو میں نے اسی تاریخ کو ہزار روپیہ قرض دئے ہیں۔	محیط
(39)	گواہ مقروض کے جس سے قرض خواہ نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ آپ نے وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے اور ابرا کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اپنے مال کو طلب کرنے والے کے اس مال پر کہ وہ اس مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے اس حال میں کہ تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح

مسئلہ(37) : بينة المطلوب على انه قضاه الالف بلاتاريخ راجحة من بينة الطالب على انه اقرض المطلوب الفا بلا تاريخ۔[20]

اگر مقروض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے قرض خواہ کے ہزار روپیہ قرض ادا کر دیئے ہیں اور قرض خواہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے مقروض کو ہزار روپیہ قرض دیئے ہیں اور دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مقروض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(38) :بينة المطلوب على انه قضاه الالف بتاريخ راجحة من بينة الطالب على انه اقرضه الفا بذلك التاريخ۔[21]

اگر مقروض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے قرض خواہ کے ہزار روپیہ قرض فلاں تاریخ کو ادا کر دیئے ہیں اور قرض خواہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے اسی تاریخ کو مقروض کو ہزار روپیہ قرض دیئے ہیں تو اس صورت میں مقروض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(39) : بينة البراءة اولى من البينة على المال ان لم يؤرخا أوأرخ أحدهما فقط أو أرخا سواء۔[22]

براءت کے گواہ راجح ہیں ان گواہوں سے جو مال کی گواہی دیں اس صورت میں جب وہ دونوں تاریخ کو ذکر نہ کریں یا صرف ایک جانب کے گواہ تاریخ کو ذکر کریں یا دونوں جانب کے گواہ ایک ہی تاریخ ذکر کریں۔

[20] ابو المعالی ،الامام برهان الدين ،محمود بن صدر الشريعة ابن مازه ، المتوفی 616 ھ ، المحيط البرهانی ، ادارة القرآن المجلس العلمی بيروت ، الطبعة الاولی ،سنة 2004 بحواله الطريقة الواضحه لغانم البغدادی ، ص 125 ۔

[21] ايضا ، ص 126 ۔

[22] الفتاوی تنقيح الحامديه ج 1 ص 596 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ وہ میرا مال جو اس کے ذمہ ہے وہ میں نے اس کو فلاں تاریخ کو دیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس سے دوسرے شخص نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ وہ مال جو اس کا میرے ذمہ تھا اس نے فلاں تاریخ کو اس سے ابراء کی ہے (یعنی وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے)	(40)
تنقیح	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میرا مال اس کے ذمہ ہے فلاں تاریخ سے۔	گواہ اس شخص کے جس سے دوسرے شخص نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ وہ مال جو اس کا میرے ذمہ تھا اس نے اس سے مجھے بری کیا ہے اور براءت کی تاریخ نہ بتائے۔	(41)
تنقیح	گواہ زید کے اس بات پر کہ آپ نے اس مال سے مجھے بری کیا ہے (یعنی آپ نے وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے)	گواہ اپنے مال کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس زید کے ذمہ جو میرا مال ہے اس نے اس دعوی کے بعد میرے مال کے وجود کا اقرار کر کے کہا ہے کہ میرے ذمہ اس کا مال ہے۔	(42)
تنقیح	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام ایک سال سے میرے قبضہ میں تھا، اور اس نے چھین لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام بیس سال سے میرا ہے۔	(43)

مسئلہ(40) : بينة البراءة اولى من البينة على المال ان لم يؤرخا أوأرخ أحدهما فقط أو أرخا سواء۔[23]

براءت کے گواہ راجح ہیں ان گواہوں سے جو مال کی گواہی دیں اس صورت میں جب وہ دونوں تاریخ کو ذکر نہ کریں یا صرف ایک جانب کے گواہ تاریخ کو ذکر کریں یا دونوں جانب کے گواہ ایک ہی تاریخ ذکر کریں۔

مسئلہ(41) : ایضا ۔مسئلہ(42) : ایضا ۔

مسئلہ(43) : بينة ذی اليد اولى فيما لو برهن أن العبد عبده منذ عشرين سنة وبرهن الخارج أنه كان فی يده منذ سنة ٍ حتى اغتصبه ذو اليد منه ۔ [24]

[23] الفتاوی تنقيح الحامديه ج 1 ص 596 ۔

[24] ايضا ۔

صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں اس وقت جب وہ گواہی دیں کہ یہ غلام اس کا غلام ہے بیس سالوں سے اور مدعی غیر قابض گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ غلام اس کے ہاتھوں میں ایک سال سے ہے یہاں تک کہ اس صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لیا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(44)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے (بخش دی ہے)۔	تنقیح
(45)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے اسی زید نے صدقہ کردی ہے۔	تنقیح
(46)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے اسی زید سے میراث میں ملی ہے۔	تنقیح
(47)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے فلاں شخص سے جو تین سال پہلے مرچکا ہے میراث میں ملا ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ گھر مجھے عمرو سے میراث میں ملا ہے جو دو سال پہلے مرچکا ہے۔	تنقیح

مسئلہ(44) : بينة الشرآء أولى فيما اذا برهن على ذى اليد شراءها من زيد و برهن آخر على الهبة منه اى من زيد وآخر على الصدقة منه وآخر على الارث منه ۔ [25]

بیع کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں جب وہ گواہی دیں کہ اس نے یہ چیز زید سے خرید لی ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ زید نے اس کو یہ چیز ہبہ کردی ہے، یا اس بات پر کہ زید نے اس کو یہ چیز صدقہ کردی ہے اور یا اس بات پر کہ یہ چیز اس کو زید سے میراث میں ملی ہے۔

مسئلہ(45) : ایضا ۔

مسئلہ(46) : ایضا ۔

[25] الفتاوی تنقیح الحامدیه ج 1 ص 596 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(48)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے فلاں سے میراث میں ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز فلاں وارث کی ہے جو غائب ہے۔	تنقیح
(49)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور یہ بھی رہن کی تاریخ ذکر نہ کرے۔	ھندیہ

مسئلہ (47) : بينة الأسبق تاريخا أولى فيما لو برهن أن الدار كانت لزيد الميت منذ سنتين ثم مات وتركها ميراثا لى وبرهن آخر أنها كانت لعمرو الميت منذ سنة ثم مات وتركها ميراثا لى ۔ [26]

جس شخص کی تاریخ مقدم ہو اس کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں جب وہ گواہ قائم کریں کہ یہ گھر دو سالوں سے زید کا تھا پھر وہ مر چکا ہے اور اس نے یہ مجھے بطور میراث چھوڑا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر ایک سال سے عمرو کا تھا پھر وہ مر چکا ہے اور اس نے مجھے یہ میراث میں چھوڑا ہے۔

مسئلہ (48) : بينة مدعى الارث اولى من بينة ذى اليد أنه كان للجدة ابن غائب لم يعلم موته الى الآن لأنه أجنبى فى ملك الغير ۔ [27]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اپنی دادی سے میراث میں ملا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ اس کی دادی کا ایک بیٹا ہے جو کہ غائب ہے اور ابھی تک اس کی موت معلوم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر کی ملکیت میں اجنبی ہے۔

مسئلہ (49) :رجلان ادعيا عينا فى يد آخر فادعى أحدهما الشرآء من زيد وادعى الآخر أنه ارتهنه من زيد و قبضه وأقاما البينة ولم يؤرخا أو أرخا على السوآء فالشرآء أولى فان أرخ أحدهما دون الآخر فالمؤرخ أولى أيهما كان وان أرخا وتاريخ أحدهما أسبق فهو أولى ۔ [28]

اگر دو شخص کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں کسی چیز کا دعوی کرے پس ایک شخص زید سے خریدنے کا دعوی کرے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ میرے پاس یہ زید نے رہن کر دی ہے اور میں نے قبض کر دی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک

[26] الفتاوى تنقيح الحامديه ج 1 ص 596 ۔
[27] ايضا ۔
[28] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 88۔

ہی تاریخ بتائے تو پھر بیع کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو جس نے تاریخ بتائی ہے اس کے گواہ راجح ہیں وہ جو بھی ہو، اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(50)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے اسی تاریخ کو رہن کر دی ہے۔	ھندیہ
(51)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور یہ تاریخ دوسرے مدعی کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے اور یہ تاریخ بیع کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	ھندیہ
(52)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ
(53)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے اور یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو موخر ہو۔	ھندیہ
(54)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ
(55)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے صاحبِ قبضہ کے پاس امانتاً رکھی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر (یعنی اس بات پر کہ وہ چیز میری ہے)۔	تنقیح

مسئلہ(50) : ایضا ۔

مسئلہ(51) : ایضا ۔

مسئلہ(52) : ایضا ۔

مسئلہ(53) : ایضا ۔

مسئلہ(54) : ایضا ۔

مسئلہ(55) : بينة مدعى الأيداع عند ذى اليد أولى من بينة ثالث على ملك مطلق ۔ [29]

کسی مدعی کے گواہ اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ کے پاس میں نے یہ چیز امانتاً رکھی ہے یہ راجح ہیں کسی تیسرے شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ میری ہے۔

[29] الفتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 596 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(56)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے اور میں نے اس سے قبض کرلی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے صاحبِ قبضہ نے نکاح میں دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	تنقیح
(57)	گواہ مدعی(1) غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے صدقہ کردی ہے اور میں نے اس سے قبض کرلی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے صاحبِ قبضہ نے نکاح میں دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	تنقیح
(58)	گواہ مدعی(2) غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز چوری کی گئی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں نے بطور امانت رکھی ہے۔	نور العین
(59)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے وہ چیز مجھ سے وہ چیز چھین لی ہے۔	گواہ تیسرے شخص مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے۔	تنقیح

(1) اس مسئلے اور آئندہ مسئلے کے لئے ملجأالقضاۃ ہبہ کے مسائل دیکھئے۔ ۱۲۔ مترجم

(2) یہ حکم مبنی ہے شیخین کے قول پر۔ امام محمدؒ اور امام زفر صاحب نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(56) : بينة مدعى نكاح الأمة اولى من بينة مدعى الهبة أو الصدقة أو الرهن مالم يسبق تاريخ الآخر۔[30]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی مجھے نکاح میں دی گئی ہے راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے ہبہ کی گئی ہے یا مجھے صدقہ کردی گئی ہے یا میرے پاس رہن کردی گئی ہے جب تک دوسرے کی تاریخ مقدم نہ ہو (پس اگر ایک کی تاریخ مقدم ہے تو اس کے گواہ بھی راجح ہوں گے۔

مسئلہ(57) : ایضا ۔

مسئلہ(58) : بينة خارج على السرقة منه راجحة من بينة ذى اليد على ان فلانا اودعه ۔[31]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز مجھ سے چھین لی گئی ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میرے پاس فلاں شخص کی امانت ہے تو اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں۔

[30] الفتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 596 ۔

[31] نور العين فى اصلاح جامع الفصولين ، بحواله الطريقة الواضحه لغانم البغدادى ، ص 128 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تنقیح	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ ذکر نہ کرے۔	(60)
تنقیح	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو۔	(61)
تنقیح	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے رہن کرلی ہے۔	(62)
تنقیح	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(63)
تنقیح	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(64)

مسئلہ(59) : بينة الغصب أولى فيما في يد آخر أولى من بينة ثالث الملك المطلق ۔ [32] گواہ غصب کے راجح ہیں اس صورت میں جب وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اس شخص کے گواہوں سے جو ملک مطلق کا دعوی کرے۔

مسئلہ(60) : بينة الشرآء من زيد أولى من بينة الرهن منه الا اذا أرخ الآخر فقط أو كان تاريخه أسبق ۔ [33]
کسی مدعی کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے لیکن جب کوئی ایک ان میں تاریخ ذکر کرے یا تاریخ دونوں ذکر کریں لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو (تو پھر اس کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ(61) : ایضا ۔

مسئلہ(62) : ایضا ۔

[32] الفتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 596 ۔

[33] ایضا ، ص 597 ۔

مسئلہ(63) : ایضا ۔

مسئلہ(64) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(65)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اسی تاریخ کو زید سے رہن کر لی ہے۔	تنقیح
(66)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے رہن کر لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(67)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات کہ وہ چیز میں نے زید سے رہن کر لی ہے اور یہ تاریخ مؤخر ہو۔	تنقیح
(68)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے رہن کر لی ہے اور رہن کی تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(69)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے رہن کر لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مدعی غیر قابض کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	تنقیح
(70)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے رہن کر لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	تنقیح

مسئلہ(65) : وبينة ذى اليد لو كانت العين فى يد أحدهماأولى فى ذالک الااذا سبق تاريخ الخارج۔[34]

صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں جب وہ چیز مدعی اور مدعیٰ علیہ میں سے کسی کے قبضہ میں ہو لیکن اگر خارج یعنی مدعی غیر قابض کے کی تاریخ مقدم ہو تو پھر اس کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(66) : ایضا ۔

مسئلہ(67) : ایضا ۔

مسئلہ(68) : ایضا ۔

[34] الفتاوى تنقيح الحامديه ج 1 ص 597۔

مسئلہ(69) : ایضا ۔

مسئلہ(70) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(71)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	هندیہ
(72)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے اسی تاریخ کو رہن کرلی ہے۔	هندیہ
(73)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور رہن کی تاریخ نہ بتائے۔	هندیہ
(74)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	هندیہ
(75)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رہن کرلی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	هندیہ

مسئلہ(71) : رجلان ادعيا عينا في يد آخر فادعى أحدهما الشرآء من زيد وادعى الآخر أنه ارتهنه من زيد و قبضه وأقاما البينة ولم يؤرخا أو أرخا على السوآء فالشرآء أولى فان أرخ أحدهما دون الآخر فالمؤرخ أولى أيهما كان وان أرخا وتاريخ أحدهما أسبق فهو أولى ۔ [35]

اگر دو شخص کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں موجود کسی چیز کا دعوی کرے پس ایک شخص زید سے خریدنے کا دعوی کرے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ میرے پاس یہ زید نے رہن کر دی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو پھر بیع کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو جس نے تاریخ بتائی ہے اس کے گواہ راجح ہیں وہ جو بھی ہو، اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(72) : ایضا ۔

مسئلہ(73) : ایضا ۔

---

[35] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 88 ۔

مسئلہ(74) : ایضا ۔

مسئلہ(75) : ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے اسی شخص نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کی ہے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے کسی شخص سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	(76)
هندیه	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے زید نے اسی تاریخ کو ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	(77)
هندیه	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور ہبہ کی ایسی تاریخ بتائے کہ جو مؤخر ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو ہبہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	(78)
هندیه	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	(79)

مسئلہ(76) : اذا ادعی أحدهما الهبة مع القبض والآخر الشرآء من جهة واحد والعين فی يد ثالث ولم يؤرخا أو أرخا وتاريخهما علی السوآء فالشرآء أولی وان أرخ أحدهما ولم يؤرخ الآخرفالمؤرخ أيهما كان أولی ولو أرخا وتاريخ أحدهما أسبق فهو أولی ۔ [36]

اور اگر دونوں مدعیان میں سے ایک دعوی کرے ہبہ مع القبض کا اور دوسرا دعوی کرے خریدنے کا کسی شخص سے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو پھر بیع کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو تاریخ بیان کرنے والے کے گواہ راجح ہیں اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو پھر جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(77) : ایضا ۔

[36] الفتاوی الهنديه ، ج 4، ص 87 ۔

مسئلہ(78) : ایضا ۔

مسئلہ(79) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(80)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور ہبہ کی ایسی تاریخ بتائے جو بیع کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	هندیه
(81)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ہبہ کی ہے اور میں نے اس سے قبض کرلی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	هندیه
(82)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے زید نے خرید لی ہے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	هندیه
(83)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے فلاں تاریخ کو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے زید سے اسی تاریخ کو خرید لی ہے۔	هندیه
(84)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	هندیه

مسئلہ(80) : ایضا ۔

مسئلہ(81) : ایضا ۔

مسئلہ(82) : وان كانت العين فی يد أحدهما فهو أولى الا أن يؤرخا وتاريخ الخارج أسبق فحينئذ يقضى للخارج۔[37]

اور اگر وہ چیز ان دونوں (مدعی اور مدعی علیہ) میں سے کسی کے قبضہ میں ہو تو وہ زیادہ حقدار ہے لیکن اگر دونوں تاریخ بتائے اور مدعی غیر قابض کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ(83) : ایضا ۔

[37] الفتاوى الهنديه ، ج 4، ص 87 ۔

مسئلہ(84) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(85)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ
(86)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے اسی تاریخ کو ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے۔	ھندیہ
(87)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ
(88)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	ھندیہ
(89)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ کسی اور صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	ھندیہ

مسئلہ(85) : ایضا ۔

مسئلہ(86) : ایضا ۔

مسئلہ(87) : ایضا ۔

مسئلہ(88) : ایضا ۔

مسئلہ(89) : وان كانت فى أيديهما فهو بينهما الا أن يؤرخا وتاريخ أحدهما أسبق فحينئذ يقضى لأسبقهما تاريخا۔[38]

[38] الفتاوى الهنديه ، ج 4، ص 87 ۔

اور اگر وہ چیز ان دونوں (مدعی اور مدعی علیہ) کے قبضہ میں ہو تو یہ ان کے درمیان مشترک ہو گی لیکن اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں مقدم تاریخ والے کے لئے حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(90)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ کسی اور صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	ھندیہ
(91)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس اس زید نے جو غائب ہے رہن کر دی ہے اور میں نے اس سے قبض کر لی ہے فلاں تاریخ کو اور یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس زید سے جو غائب ہے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو اور یہ تاریخ مؤخر ہو۔	قاضیخان

مسئلہ (90) : وان ادعیا الشرآء من واحد ولم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا فھو بینھما نصفین ۔۔۔ وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق تاریخا یقضی لاسبقھما تاریخا اتفاقا ۔[39]

اگر دونوں شخص اس بات کا دعوی کریں کہ یہ چیز میری ہے میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو وہ چیز ان کے درمیان تقسیم ہو گی ۔۔۔ اور اگر دونوں نے تاریخ بتائی ہے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ (91) : رجل ادعی دارا فی ید رجل أنھا دار فلان الغائب ولی علی الغائب ألف درھم وأن الغائب کان رھن عنده الدار بالألف التی له علیه منذ شھر ودفعھا الیه وأن المدعی قبضھا منه ثم ان الغائب بعد ذالک استعارھا منه فأعارھا اياه وأقام البينة والذی فی يده الدار يزعم أن الدار داره اشتراھا من ذالک الغائب أمس أو قال اشتراھا منه منذ عشرة أيام وأقام البينة علی ذالک فان القاضی يقضی ببينة الرھن ۔ [40]

ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود گھر پر دعوی کیا کہ یہ گھر فلاں غائب شخص کا ہے اور میرا اس پر ہزار درھم قرض ہیں اور اس غائب شخص نے اس کے پاس یہ گھر اس رقم کے عوض ایک مہینہ پہلے رہن کر دیا تھا اور اس کو دیا تھا اور اس نے وہ گھر قبض کر لیا تھا، پھر اس غائب شخص نے اس سے وہ گھر اعارۃً لیا تھا پس میں نے اس کو دیا تھا اور اس پر گواہ قائم کریں، اور جس شخص کے قبضہ میں

[39] الفتاوی الھندیه ، ج 4، ص 74 ۔

[40] قاضی خان ، الامام فخر الدین ابو المحاسن الحسن بن منصور ، المتوفی 592،فتاوی قاضی خان ج 2 ص 336 ، مکتبه اشرفیه کوئٹه بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

یہ گھر ہے وہ یہ خیال کرتا ہے یہ گھر اس ہی کا ہے اور اس نے یہ کل اس سے خرید لیا ہے اور یا یہ کہے کہ یہ اس نے اس غائب شخص سے دس دن پہلے خرید لیا ہے اور یہ بھی گواہ قائم کریں تو اس صورت میں قاضی رہن کے گواہوں کے ساتھ فیصلہ سنائے گا۔(یعنی جس شخص نے رہن کا دعوی کر کے گواہ قائم کر دئے اس کے گواہ راجح ہیں۔)

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور میں نے قبض کر لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(92)
هدایه	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس مدعی غیر قابض سے خرید لی ہے۔	(93)
انقرویه	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اس چیز کا میرے لئے اقرار کیا ہے۔	(94)

مسئلہ (92) : وان كانت العين في يد أحدهما فهو أولى الا أن يؤرخا وتاريخ الخارج أسبق فحينئذ يقضى للخارج۔[41] اور اگر وہ چیز ان دونوں (مدعی اور مدعی علیہ) میں سے کسی کے قبضہ میں ہو تو وہ زیادہ حقدار ہے لیکن اگر دونوں تاریخ بتائے اور مدعی غیر قابض کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ (93) : وان أقام الخارج البينة على الملك المطلق وصاحب اليد البينة على الشرآء منه كان صاحب اليد أولى لان الأول وان كان يثبت اولية الملك فهذا تلقى منه و في هذا لا تنافى فصار كما اذااقر بالملك له ثم ادعى الشرآء منه ۔[42]

اگر مدعی غیر قابض گواہ قائم کریں ملک مطلق پر اور صاحبِ قبضہ گواہ قائم کریں اس مدعی غیر قابض سے خریدنے پر تو صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں کیونکہ اول یعنی مدعی غیر قابض اگرچہ ملکیت کی تقدیم کو ثابت کرتا ہے لیکن یہ صاحبِ قبضہ اس مدعی غیر قابض سے ملکیت کے حصول کو ثابت کرتا ہے اور اس میں کوئی منافات نہیں ہے پس یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس صاحبِ قبضہ نے پہلے اس مدعی غیر قابض کے لئے ملکیت کا اقرار کیا ہو اور پھر اس سے خریدنے کا دعوی کرتا ہے۔

مسئلہ (94) :و كذلک لو اقام البينة على البيع منه بثمن مسمى او على اقراره انه ثوبه۔[43]

[41] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 87 ۔

[42] المرغيناني ،الفرغاني،شيخ الاسلام، برہان الدين،ابو الحسن ، على بن ابى بكر، المتوفى 593 ھ،الهدايه ،ج 3،ص 229، مكتبه رحمانيه، لاهور،بدون الطبع والتاريخ۔

یعنی اس صورت میں بھی اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس کے قبضہ میں وہ کپڑا موجود ہے اگر یہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میں نے مدعی سے خرید لیا ہے اور یا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی میرے لئے اس کپڑے کا اقرار کیا ہے کہ یہ کپڑا میرا ہے۔

[43] فتاوی الانقرويه ، ص 423۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکیت کے حاصل کرنے پر کسی سبب کے ساتھ زید سے (مثلاًیہ بھی دعوی کرے کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے۔)	گواہ(1)صاحبِ قبضہ کے ملکیت کے حاصل کرنے پر زید سے کسی سبب کے ساتھ (مثلاًیہ دعوی کرے کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے)	(95)
ھندیہ			
ھندیہ	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ مجھے میراث میں ملا ہے فلاں تاریخ سے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے فلاں تاریخ سے اور ایسی تاریخ بتائے جو دوسرے مدعی کی تاریخ سے مقدم ہو۔	(96)

(1) دونوں مدعیوں نے تاریخ ذکر نہیں کی تھی یا دونوں کی تاریخ برابر تھی، یا ایک نے تاریخ ذکر کی تھی اور دوسرے نے نہیں۔ تو ان تمام صورتوں میں گواہ صاحبِ قبضہ کے راجح ہیں اور اگر دونوں نے ذکر کی تھی اور ایک کی مقدم ہو اور دوسرے کے مؤخر تو گواہ مقدم تاریخ والے کے راجح ہیں۔ ۱۲۔ مترجم۔

مسئلہ(95) : اذاادعى الخارج و ذواليد تلقى الملك بسبب من جهة واحدة وأرخا وتاريخهما على السوآء أو لم يؤرخا أو أرخ أحدهما فذو اليد أولى ۔ [44]

اگر مدعی غیر قابض اور صاحبِ قبضہ دونوں کسی ایک سبب کے ساتھ کسی ایک شخص سے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرے اور دونوں تاریخ بتائے اور دونوں کی تاریخ برابر ہو، یا دونوں تاریخ نہ بتائے یا صرف ایک تاریخ بتائے تو اس صورت میں صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(96) : دار فی یدی رجل ادعاها رجلان كل واحد منهما يدعى انها داره ورثها عن أبيه فلان وأقام على ذلك بينة فان لم يؤرخا أو أرخا و تاريخهما على السوآء يقضى بالدار بينهما وان أرخا وتاريخ أحدهما أسبق فعلى قول أبى حنيفةؒ آخراعلى ما ذكر فى المنتقى وهو قول أبى يوسفؒ آخراعلى ما فى الاصل وهو قول محمدؒ أولا على مارواه ابن سماعة عنه يقضى لاسبقهما تاريخا كذا فى الذخيرة ۔ [45]

اگر ایک گھر کسی کے قبضہ میں موجود ہو اور دو شخص اس گھر پر دعوی کرے کہ یہ گھر میرا ہے مجھے اپنے فلاں والد سے میراث میں ملا ہے اور اس پر گواہ قائم کریں پس اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا دونوں نے تاریخ بتائی ہو اور دونوں کی تاریخ ایک ہی ہو تو اس صورت میں اس گھر کا فیصلہ دونوں کے لئے کیا جائے گا اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے آخری قول کے موافق جو کہ منتقی میں مذکور ہے اور یہی امام ابو یوسفؒ کا آخری قول ہے جو کہ اصل میں مذکور ہے اور یہی امام محمدؒ کا پہلا قول ہے جس کو ابن سماعہ نے روایت کیا ہے کہ جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

---

[44] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 86 ۔

[45] ايضا ، ص 74 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(97)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے فلاں تاریخ سے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ کسی مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے فلاں تاریخ سے اور ایسی تاریخ بتائے جو موٴخر ہو۔	ھندیہ
(98)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے فلاں تاریخ کو اپنے والد سے میراث میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے کسی اور سے اور تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ
(99)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے کسی اور سے میراث میں ملا ہے فلاں تاریخ سے۔	ھندیہ
(100)	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے زید سے میراث میں ملا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے بکر سے میراث میں ملا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو موٴخر ہو۔	ھندیہ

(1) یہ حکم مبنی ہے امام صاحب اور امام ابو یوسف صاحب کے آخری قول پر۔ اور امام محمد صاحب نے اپنے آخری قول میں اس کا خلاف کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دونوں کے لئے حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ(97) : ولو كان فی يد أحدهما فهو للخارج الا اذاكان تاريخ ذی اليد أسبق فهو أولى عند أبی حنيفة ؒ وأبی يوسف ؒ وعند محمد ؒ يقضى به للخارج وان أرخ احدهما ولم يؤرخ الآخر فهو للخارج بالاجماع ۔ [46]

اگر کوئی چیز ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو تو وہ مدعی غیر قابض کے لئے ہو گی لیکن اگر صاحبِ قبضہ کی تاریخ مقدم ہو توامام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ زیادہ حقدار ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت میں یہ چیز بالاتفاق مدعی غیر قابض کے لئے ہو گی۔

مسئلہ(98) : ایضا ۔

مسئلہ(99) :ایضا ۔

مسئلہ(100) : ایضا ۔

[46] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 74-

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے خرید لیاہے(زید سے)اور ایسی تاریخ بتائے جو موموٴخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے(جو زید تھا)اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(101)
میزان	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھا جس کا میں وارث ہو چکاہوں تو یہ گھر مجھے میراث میں ملاہے اور ایسی تاریخ بتائے جو موٴخر ہو۔	گواہ (1)صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھا جس کا میں وارث ہو چکاہوں تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(102)
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر اسی تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھاجو مر چکاہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملاہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے۔	(103)

(1) یہ حکم بھی مبنی ہے شیخین کے قول پر اور امام محمد صاحب نے اختلاف کیاہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(101) : وان كان في أيديهما فهو بينهما نصفين بالاجماع الا اذاكان تاريخ أحدهما أسبق فهو أولى كذا في الخلاصة ۔ [47]

اور اگر وہ گھر ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو وہ ان کے درمیان مشترک ہو گا بالاتفاق۔ لیکن اگر ایک کی تاریخ مقدم ہو تو وہ راجح ہے۔اسی طرح خلاصہ میں ہے۔

مسئلہ(102) : ولو ادعيا ملكا ارثا لابيه ان كان العين في يد أحدهما ولم يؤرخا أو أرخا سواءًا يقضى للخارج وان أرخا وأحدهما أسبق فهو لأسبقهما وعند محمدؒ للخارج لأنه لا عبرة للتاريخ هنا ۔ [48]

اور اگر دونوں اپنے والد سے میراث کا دعوٰی کریں، اگر یہ چیز ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو اور اور دونوں نے تاریخ بیان نہیں کی ہے یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بیان کی ہے تو اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔اور اگر دونوں نے تاریخ بیان کی ہے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔اور امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں بھی مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔کیونکہ اس کے نزدیک تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ(103) : ایضا ۔مسئلہ(104) : ایضا ۔

---

[47] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 74-

[48] اسیری زاده،علامه عبد الباقی ، میزان المدعیین فی اقامة البینتین،ص 11(مخطوطه) مکتبه مجلس اسکندریه الرقم 100056۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(104)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اور یہ بھی اس نسبی کی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	میزان
(105)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اور یہ اس نسبی کی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	میزان
(106)	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اور یہ اس نسبی کی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں تاریخ سے میرے اس نسبی کا تھا جو مر چکا ہے اور اسکی میراث مجھے ملی ہے تو یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے۔	میزان
(107)	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے) اور ملکیت کی تاریخ ایسی بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے کسی اور سے خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	میزان

(1) اس حکم پر ہمارے تینوں ائمہ کرام متفق ہیں۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(105) : وان أرخ أحدهما لاالآخر فهو للخارج اجماعا ۔ [49]

اور اگر ایک تاریخ بیان کرے اور دوسرا بیان نہ کرے تو اس صورت میں بالاتفاق مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(106) : ایضا ۔

مسئلہ(107) : واما كل سبب الملك من المتاع مايتكرر يعنى يعاد ويصنع مرة اخرى بعد نقضه فهو لايكون فى معنى النتاج بل يكون فى منزلة الملك المطلق ،ان أرخا وأحدهما أسبق فهو لأسبقهما ۔ [50]

اور ہر وہ سبب جو مکرر نہ ہو یعنی بار بار ہوتا ہے تو وہ نتاج کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ ملک مطلق کی طرح ہے،(اور اس میں مسئلہ یہ ہے کہ) اگر دونوں نے تاریخ بیان کی ہے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

---

[49] میزان المدعیین،ص 11۔

[50] ایضا ، ص 15 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(108)	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے) اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے میراث میں ملی ہے۔	میزان
(109)	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات کہ یہ چیز میں نے خرید لی ہے۔	میزان
(110)	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکِ مطلق پر اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ مجھے میراث میں ملی ہے۔	میزان
(111)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے خرید لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے عمرو نے اسی تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	میزان

مسئلہ(108) : (یہ اور آئندہ دونوں مسائل میزان میں نہیں ہیں اور فیض میں موجود ہیں اس لئے یہ فیض سے لئے گئے ہیں۔)

وان ادعى أحدهما الشرآء اوالارث والآخر الملك المطلق والعين فى يد ثالث وأقاما البينة فصاحب المطلق أولى ۔ [51]

اور اگر ایک شخص ان دونوں میں سے بیع یا میراث کا دعویکرے اور دوسرا ملکِ مطلق کا دعوی کرے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں گواہ قائم کریں تو ملکِ مطلق کا دعوی کرنے والا راجح ہے۔

مسئلہ(109) : ولو كان فى يد مدعى الشرآء او الارث وادعى الخارج أنه ملكه مطلقايقضى للخارج لان المشترى ينزل منزلة البائع والوارث منزلة المورث والبائع والمورث اذا حضرا فالخارج أولى منه كذا هذا ۔ [52]

اور اگر وہ چیز بیع یا میراث کے مدعی کے قبضہ میں ہو اور مدعی غیر قابض ملکِ مطلق کا دعوی کرے تو مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔ کیونکہ خریدنے والا اس صورت میں بمنزلہ بائع کے اور وارث بمنزلہ مورث کے ہیں اور بائع اور مورث جب حاضر ہو جائے تو اس صورت میں مدعی غیر قابض ان سے راجح ہوتا ہے۔ تو اسی طرح یہاں بھی ہے۔

مسئلہ(110) : ایضا ۔

---

[51] الكركى ،ابو الوفاء، ابراهيم بن عبدالله ،المتوفى 922 ھ (مخطوطه) فتاوى الكركى فيض المولى الكريم ، مكتبه الوكه ، بدون الرقم۔

[52] ايضا -

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے عمرو نے ہبہ کی ہے اور ہبہ کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	(112)
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے عمرو نے ہبہ کی ہے اور ہبہ کی تاریخ ایسی بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(113)

(1) اس مسئلہ میں امام محمدؒ کا اختلاف ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(111) :فلوادعيا من جهة اثنين بسببين مختلفين بأن ادعى أحدهما هبة والآخر شرآء لو كان العين بيد ثالث او بيدهما او بيد أحدهما فحكمه حكم ما ادعيا ملكا مطلقا۔ [53] ولو ادعيا ملكا مطلقا فان كان العين فى يد أحدهما فان أرخا سوآء أو لم يؤرخا فهو للخارج لأن بينته أكثر أثباتا وان أرخا وأحدهما أسبق فهو لأسبقهما وعن محمد ؒ قال لاتقبل بينة ذى اليد فيقضى للخارج وان أرخ أحدهما لاالأخر فعند أبى يوسف ؒيقضى للمؤرخ وعند محمد ؒ يقضى للخارج ولا عبرة للوقت ۔ [54]

پس اگر وہ دونوں کسی چیز کا دعوی کریں دو شخصوں سے دو مختلف اسباب کے ساتھ کہ ایک شخص ان میں سے دعوٰی کرے ھبہ کا اور دوسرا دعوی کرے بیع کا، تو اگر یہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو یا ان دونوں کے قبضہ میں ہو یا ان میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو تو اس کا حکم ملکِ مطلق کے دعوی کی طرح ہے، اور اگر وہ دونوں ملکِ مطلق کا دعوی کریں پس اگر یہ چیز ان میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو اور دونوں ایک ہی تاریخ بیان کریں یا تاریخ بیان نہ کریں تو اس صورت میں یہ چیز مدعی غیر قابض کی ہو گی کیونکہ اس کے گواہ اکثریت کو ثابت کرنے والے ہیں اور اگر دونوں تاریخ بیان کریں لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں یہ چیز اس کی ہو گی جس کی تاریخ مقدم ہو اور امام محمدؒ کے نزدیک صاحبِ قبضہ کے گواہ قبول نہیں کئے جائیں گے پس اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک تاریخ بیان کرے اور دوسرا بیان نہ کرے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مؤرخ کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں بھی مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ(112) : ایضا ۔

مسئلہ(113) : ایضا ۔

---

[53] میزان المدعيين ، ص 9۔

[54] ایضا ، ص 22 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے عمرو نے ہبہ کی ہے اور ہبہ کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو۔	(114)
میزان	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے عمرو نے ہبہ کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(115)
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے عمرو سے خرید لی ہے اور وہی تاریخ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	(116)
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے عمرو سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے اور ہبہ کی تاریخ نہ بتائے۔	(117)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے ایسے شخص سے رہن کر لی ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے اور قبض نہیں کی ہے۔	(118)

(1) یہ حکم مبنی ہے امام محمد صاحب کے قول پر کہ مفتی بہ ہے۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ(114) : ایضا ۔

مسئلہ(115) : ایضا ۔

مسئلہ(116) : ایضا ۔

مسئلہ(117) : ایضا ۔

مسئلہ(118) : بینة خارج علی شرآءالعین من ذی الیدبلاقبض راجحة من بینة ذی الیدعلی الرمن من غائب [55] ۔

[55] زین الملة والدین ، العلامه محمود بن قاضی سماونة ، المتوفی 823ھ ، التسهیل شرح لطائف الاشارات ، الطبعة الاولی سنة 1436 ھ بحواله الطریقة الواضحه لغانم البغدادی ص 136۔

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحب قبضہ سے خرید لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز کسی غائب شخص نے میرے پاس رہن کر دی ہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمصبر
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے ایسے شخص سے رہن کرلی ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس صاحبِ قبضہ نے چوری کی ہے۔	(119)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے ایسے شخص سے رہن کرلی ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے۔	(120)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میں نے ایک ایسے شخص سے رہن کرلی ہے جو غائب ہے۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ مجھے اس صاحبِ قبضہ (یعنی میں جس کے قبضہ میں ہوں اس) نے مجھے آزاد کیا ہے۔	(121)

مسئلہ(119) : بينة خارج على ان ذااليد سرق العين منه راجحة من بينة ذى اليدعلى الرهن من غائب ـ [56]
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چرائی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز کسی غائب شخص نے میرے پاس رہن کر دی ہے۔

مسئلہ(120) : بينة خارج على ان ذااليد غصب العين منه راجحة من بينة ذى اليدعلى الرهن من غائب۔[57]
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص نے رہن کر دی ہے۔

مسئلہ(121) : بينة العبد على ان ذااليد اعتقه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العبد رهن الغائب۔[58]
کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے صاحب قبضہ نے آزاد کیا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص نے رہن کر دی ہے۔

---

[56] التسہیل شرح لطائف الاشارات، ص 136۔
[57] ایضا ۔
[58] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس ایسے شخص کی امانت ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چوری کی ہے۔	(122)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس ایسے شخص کیا امانت ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چھین لی ہے۔	(123)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس ایسے شخص کی امانت ہے جو غائب ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ مجھے اس صاحبِ قبضہ نے بیچ دی ہے لیکن میں نے قبض نہیں کی ہے۔	(124)

مسئلہ(122) : بينة خارج على ان ذااليد سرق العين منه راجحة من بينة ذى اليد على ان العين وديعة الغائب۔[59]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چرائی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص کی امانت ہے۔

مسئلہ(123) : بينة خارج على ان ذااليد غصب العين منه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العين وديعة الغائب۔[60]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص کی امانت ہے۔

[59] التسهيل شرح لطائف الاشارات ، ص 136۔

[60] ايضا -

مسئلہ(124) : بينة خارج على ان ذااليد باع العين منه بلا قبض راجحة من بينة ذى اليد على ان العين وديعة الغائب۔[61]

مدعی غیر قابض کے گواہ کسی چیز کے خریدنے پر صاحب قبضہ سے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص کی امانت ہے۔

[61] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(125)	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ مجھے اس صاحبِ قبضہ نے آزاد کیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس ایسے شخص کی امانت ہے جو غائب ہے۔	تسہیل
(126)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چوری کی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اجارہ پر لی ہے فلاں غائب شخص سے۔	تسہیل
(127)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اجارہ پر لی ہے فلاں غائب شخص سے۔	تسہیل

مسئلہ(125) : بينة العبد على ان ذااليد حرره راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العبد وديعة الغائب ۔[62]

کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے صاحب قبضہ نے آزاد کیا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص کی امانت ہے۔

مسئلہ(126) : بينة خارج على ان ذااليد سرق العين منه راجحة من بينة ذى اليد على ان العين اجارة من الغائب۔[63]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چرائی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص نے مجھے اجارہ پر دی ہے۔

مسئلہ(127) : بينة خارج على ان ذااليد غصب العين منه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العين اجارة من الغائب۔[64]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص نے مجھے اجارہ پر دی ہے۔

---

[62] التسهيل شرح لطائف الاشارات ، ص 136۔

[63] ايضا ، ص 137۔

[64] ايضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(128)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھے بیچ دی تھی لیکن میں نے قبض نہیں کی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اجارہ میں لی ہے فلاں غائب شخص سے۔	تسہیل
(129)	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھے آزاد کیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میں نے اجارہ پر لی ہے فلاں غائب شخص سے۔	تسہیل
(130)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چوری کی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب سے چھین لی ہے۔	تسہیل

مسئلہ(128) : بينة خارج على ان ذااليد باع العين منه بلا قبض راجحة من بينة ذى اليد على ان العين اجارة من الغائب۔[65]

مدعی غیر قابض کے گواہ کسی چیز کے خریدنے پر صاحب قبضہ سے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ وہ چیز کسی غائب شخص نے مجھے اجارہ پر دی ہے۔

مسئلہ(129) : بينة العبد على ان ذااليد اعتقه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العبد اجارة من الغائب[66]

غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے صاحب قبضہ نے آزاد کیا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ غلام کسی غائب نے شخص نے مجھے اجارہ پر دیا ہے۔

مسئلہ(130) : بينة الخارج على ان ذااليد سرق العين منه راجحة من بينة ذى اليد على ان العين غصبها من الغائب ۔[67]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چرائی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے کسی غائب شخص سے چھین لی ہے۔

---

[65] التسهيل شرح لطائف الاشارات ، ص 136۔

[66] ایضا ۔

[67] ایضا ، ص 137 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب سے چھین لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے مجھے یہ چیز بیچ دی تھی لیکن میں نے قبض نہیں کی ہے۔	(131)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میں نے فلاں غائب سے چھین لی ہے۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھے آزاد کیا ہے۔	(132)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چوری کی ہے۔	(133)

مسئلہ(131) : بينة خارج على ان ذااليد باع العين منه بلا قبض راجحة من بينة ذى اليد على ان العين غصبها من الغائب ۔[68]

مدعی غیر قابض کے گواہ کسی چیز کے خریدنے پر صاحب قبضہ سے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میں کسی غائب شخص سے چھین لی ہے۔

مسئلہ(132) : بينة العبد على ان ذااليد اعتقه راجحة من بينة ذى اليدعلى انه غصب العبد من الغائب ۔[69]

کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے صاحب قبضہ نے آزاد کیا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ غلام میں نے کسی غائب شخص سے چھین لیا ہے۔

مسئلہ(133) : بينة خارج على ان ذااليد سرق العين منه راجحة من بينة ذى اليد على ان العين عارية من الغائب۔[70]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چرائی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔

---

[68] التسهيل شرح لطائف الاشارات ، ص 137۔

[69] ایضا ۔

[70] ایضا ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے چھین لی ہے۔	(134)
تسہیل	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے مجھے آزاد کیا ہے۔	(135)
تنقیح	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری کی گئی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ چیز فلاں شخص کی ملکیت تھی میں نے اس سے ایک سال پہلے خرید لی تھی۔	(136)

مسئلہ(134) : بينة خارج على ان ذااليد غصب العين منه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العين عارية من الغائب۔[71]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ چیز میں کسی غائب شخص سے بطور عاریت لی ہے۔

مسئلہ(135) : بينة العبد على ان ذااليد اعتقه راجحة من بينة ذى اليدعلى ان العبد عارية من الغائب ۔[72]

کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے صاحب قبضہ نے آزاد کیا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے کسی غائب شخص سے اس غلام کو بطور عاریہ کے لینے پر۔

مسئلہ(136) : بينة ذى اليد ان المتاع ملك فلان ورثه من أبيه منذ سنة ثم اشتريته منه اولى من بينة الخارج أنه سرق منه منذ شهر۔ [73]

صاحبِ قبضہ کے گواہ اس بات پر کہ یہ سامان فلاں شخص کی ملکیت ہے اس کو اپنے والد سے ایک سال پہلے میراث میں ملا تھا اور پھر میں نے اس سے خرید لیا ہے یہ راجح ہیں اس مدعی غیر قابض کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری کیا گیا تھا۔

---

[71] التسهيل شرح لطائف الاشارات ص 137۔

[72] ايضا ۔

[73] الفتاوى تنقيح الحامديه ، ج1 ص 600 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ چیز میری ہے اور ایک سال سے میرے قبضہ میں ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری کی گئی ہے۔	(137)
قاضیخان	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر آدھا میرا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر آدھا میں نے خرید لیا ہے اور آدھا خون کے بدلے میں ہے (یعنی اس نے میرا ایک نسبی قتل کیا تھا تو یہ آدھا اس کی دیت میں دیا ہے)۔	(138)
قاضیخان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے خرید لیا ہے آدھا بیع صحیحہ اور آدھا بیع فاسدہ کے ساتھ۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر آدھا میرا ہے۔(1)	(139)

(1) یعنی جس سے میں نے یہ خرید لیا ہے اس میرے ساتھ یہ شرط لگائی تھی کہ اس آدھے گھر میں میں تین مہینے رہوں گا، مثلاً۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(137) : بینة الخارج أن الحمار ملكه سرق منه منذ شهر أولى من بينة ذى اليد أنه ملكى وفى يدى منذ سنة۔[74]

کسی مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گدھا اس سے ایک مہینہ پہلے چوری کیا گیا تھا راجح ہیں اس صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ میری ملکیت ہے اور اور میرے قبضہ میں ہے ایک سال سے۔

مسئلہ(138) : ولو باع نصف العبد بيعا جائزا ثم باع منه النصف الباقى بميتة أو بدم وسلم الكل الى المشترى ثم جاء رجل وادعى النصف فان المشترى لا يكون خصما للمدعى ۔ [75]

اور اگر کوئی شخص آدھا غلام بیع جائز کے ساتھ بیچ دے اور پھر باقی آدھا کسی مردار یا خون کے ساتھ بیچ دے اور سب مشتری کو دیدے پھر ایک مدعی آکر یہ دعوی کرے کہ اس میں یہ آدھا میرا ہے تو اس صورت میں وہ مشتری خصم نہیں بن سکتا۔

[74] الفتاوى تنقيح الحامديه ، ج1 ص 600 ۔

[75] فتاوى قاضى خان ، ج2 ص 339 ۔

مسئلہ(139) : ولواشتری نصف عبد او نصف دار غیر مقسوم شراء فاسدا وقبضه ثم اشتری النصف الباقی شراء جائزا ثم جاء رجل وادعی النصف فان المشتری یکون خصما للمدعی ۔[76]

اور اگر کوئی شخص آدھا غلام یا آدھا گھر خرید لے جو کہ تقسیم شدہ نہ ہو بیع فاسد کے ساتھ اور اس اپنے قبضہ میں لے لے۔ پھر باقی آدھا بیع صحیحہ کے ساتھ خرید لے اور پھر ایک شخص آ کر یہ دعوی کرے کہ یہ آدھا میرا ہے تو اس صورت میں یہ مشتری خصم بن سکتا ہے۔

[76] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(140)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے تین سال پہلے میراث میں ملا ہے۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ مجھے عمرو سے ایک سال پہلے میراث میں ملا ہے۔	قاضیخان
(141)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی کے والد نے کہا تھا کہ یہ گھر میرا نہیں ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے۔	قاضیخان
(142)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس ایک غائب شخص نے امانت رکھی ہے اس حال میں کہ یہ گواہ اس شخص کو نہ جانتے ہوں۔	قاضیخان

مسئلہ(140) : ولواقام أحدهما البينة أن هذه الدار كانت لفلان الميت منذ ثلاث سنين ثم مات وتركها ميراثا له وأقام آخر البينة أن هذه الدار كانت لفلان الميت غير الاول منذ سنتين مات وتركها ميراثا له فهى فى هذا الوجه للذى أقام البينة على ثلاث سنين لأنهم وقتوا الملك ۔[77]

اگر دو شخصوں میں سے ایک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر تین سالوں سے فلاں مردہ شخص کا تھا پھر وہ مر گیا اور یہ گھر مجھے میراث میں چھوڑ دیا، اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر دو سالوں سے دوسرے مردہ شخص کا تھا وہ مر گیا ہے اور یہ گھر مجھے میراث میں چھوڑ دیا ہے تو اس صورت میں یہ گھر اس شخص کا ہوگا جو تین سالوں پر گواہ قائم کریں کیونکہ انہوں نے ملکیت کو موقت کر دیا ہے۔

مسئلہ(141) : بينة ذى اليد على أن ابا المدعى قال ليست الدار لى راجحة من بينة المدعى على ان الدار ارث من أبيه ۔[78]

اگر صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی کے والد نے کہا ہے کہ یہ گھر میرا نہیں ہے اور مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر مجھے میرے والد سے میراث میں ملا ہے تو اس صورت میں صاحب قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(142) : ولوادعى ثوبا او دارا او دابة فى يد رجل أنه له --- واقام الذى فى يديه البينة وشهدوا أنه أودعه رجل لا نعرفه لاتقبل شهادتهم ۔[79]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود کسی کپڑے، گھر یا جانور کا دعوی کرے کہ یہ اس کا ہے۔۔۔اور جس شخص کے قبضہ میں وہ چیز ہو وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس کے پاس کسی اور شخص کی امانت ہے اور ہم اس کو نہیں جانتے تو ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی یعنی اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں۔

[77] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 349 ۔

[78] فتاوی قاضی خان ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 138۔

[79] فتاوی قاضی خان ج2 ص 334 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(143)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز اس مدعی نے فلاں غائب شخص کو بیچ دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	قاضیخان
(144)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میں نے اپنے والد سے یہ چیز خرید لی ہے۔	گواہ اس صاحبِ قبضہ کے بھائی کے اس بات پر کہ یہ چیز ہم دونوں کو اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔	قاضیخان
(145)	گواہ زید صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میرے والد نے تندرستی کی حالت میں یہ اقرار کیا تھا کہ یہ چیز زید کی ہے۔	گواہ اس صاحبِ قبضہ کے بھائی کے اس بات پر کہ یہ چیز ہم دونوں کو اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔	قاضیخان
(146)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے پھر مجھے یہ چیز واپس کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(143) : رجل ادعی دارا فی ید رجل أنها له وأقام المدعی علیه البینة أن المدعی باع هذه الدار من فلان الغائب بکذا قبلت بینته وبطلت بینة المدعی ۔ [80]

اگر کوئی شخص کسی شخص کے قبضہ میں موجود گھر کا دعوی کرے کہ یہ اس کا ہے اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے یہ گھر فلاں غائب شخص سے اتنی رقم کے عوض خرید لیا ہے تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اور مدعی کے گواہ باطل ہیں۔

مسئلہ(144) : دار فی ید رجل جاء أخوه وادعی أن الدار کانت لأبیهما فلان مات وترکها میراثا لهما وطلب الشرکة فقال ذو الید لم یکن لأبی فلما أقام المدعی البینة علی ماقال أقام ذو الید البینة أنه کان اشتراها من أبیه فی صحته أو ادعی أن أباه أقر له بها فی صحته قبلت بینته وبطلت بینة المدعی ۔ [81]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی گھر ہو اور اس کا بھائی آ کر یہ دعوی کرے کہ یہ گھر ان دونوں کے والد کا تھا جو کہ فلاں تھا وہ مر گیا ہے اور یہ گھر اس نے ان کے لئے میراث میں چھوڑا ہے اور یہ شرکت کا مطالبہ کرے اور صاحبِ قبضہ یہ کہے کہ یہ ہمارے والد کا نہیں تھا پھر جب مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو اس وقت یہ صاحبِ قبضہ کہے کہ یہ میں نے اپنے والد سے حالتِ صحت میں خرید لیا تھا یا یہ دعوی کرے کہ اس کے والد نے اس کے لئے حالتِ صحت میں اس گھر کا اقرار کیا تھا کہ یہ میرا ہے تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اور مدعی کے گواہ باطل ہوں گے۔

مسئلہ(145) : ایضا ۔

---

[80] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 403 ۔

[81] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(147)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ جس شخص نے میرے پاس یہ چیز امانت رکھی ہے اس نے اس مدعی کو اپنی وکالت سے ختم کیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ امانت رکھنے والے نے اس چیز کے خریدنے کے ساتھ مجھے وکیل بنایا ہے۔	قاضیخان
(148)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ فلاں غائب شخص نے یہ چیز اس مدعی سے خرید لی ہے اور مجھے اس چیز کا وکیل بنایا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(146) : دار في يد رجل ادعى رجل أنه اشتراها منه بألف درهم فقال ذو اليد لم أبع فلما أقام المدعى البينة على ما ادعى أقام ذو اليد البينة على أن المدعى رد عليه الدار تقبل بينته وينقض البيع بينهما ۔ [82]

اگر کوئی شخص کسی شخص کے قبضہ میں موجود گھر کا دعوی کرے کہ یہ میں نے اس سے ہزار درہم کے عوض خریدا ہے اور صاحبِ قبضہ کہے کہ میں نے نہیں بیچا ہے پھر جب مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے یہ گھر واپس کیا تھا تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اور ان کے درمیان بیع فسخ ہو جائے گی۔

مسئلہ(147) : رجل في يديه وديعة لرجل فجاء رجل وادعى أنه وكيل المودع في قبض الوديعة وكله في ذالك منذ سنة واقام البينة فاقام الذى في يديه الوديعة ان الموكل أخرجه من هذه الوكالة قبلت بينته ۔ [83]

اگر کسی شخص کے پاس کسی دوسرے شخص کی امانت ہو اور ایک اور شخص آجائے اور یہ دعوی کرے کہ میں امانت رکھنے والے شخص کی طرف سے اس امانت کو وصول کرنے کا وکیل ہوں مجھے اس نے ایک سال سے اس کا وکیل بنایا ہے اور اس پر گواہ قائم کریں، پھر وہ شخص گواہ قائم کریں جس کے قبضہ میں یہ امانت ہو اس بات پر کہ موکل نے اس کو اپنی وکالت سے نکالا ہے تو اس کے یہ گواہ قبول کئے جائیں گے۔

مسئلہ(148) : رجل ادعى دارا في يد رجل أنها له واقام البينة واقام المدعى عليه البينة أنها لفلان الغائب اشتراها من المدعى ووكلني بها تقبل بينته ۔ [84]

اگر ایک شخص کسی شخص کے قبضہ میں موجود گھر پر دعوی کرے کہ یہ میرا ہے اور اس پر گواہ قائم کریں اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر فلاں غائب شخص کا ہے اس نے اس مدعی سے خریدا ہے اور مجھے اس کا وکیل بنایا ہے تو اس کے گواہ قبول کئے جائیں گے۔

[82] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 403 ۔

[83] ایضا ، ص 406 ۔

[84] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(149)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے فلاں غائب شخص سے خرید لیا ہے اور رقم اس کو دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس فلان شخص نے اتنی رقم کے عوض میرے پاس یہ گھر رہن کر لی ہے اور میں نے قبض کیا ہے۔	قاضیخان
(150)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے جو فوت ہو چکا ہے اس سے میراث میں ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس اس مدعی کے والد کی ملکیت ہے اور اس کی فوتگی معلوم نہیں ہے۔	قاضیخان
(151)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب شخص سے بطور اجارہ لی ہے اور اس صاحبِ قبضہ نے پہلے یہ کہا ہو کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	بحر

مسئلہ(149) : ولو كان المدعى ادعى أن هذا العين كان لفلان رهنه عندى بكذا و قبضته وأقام البينة وأقام المدعى عليه فى دفع دعواه أنى اشتريته منه و نقدته الثمن كان ذالک دفعا لدعوى الرهن لان بينة البيع مع بينة الرهن اذا اجتمعا كانت بينة البيع أولى ۔ [85]

اگر کوئی مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ چیز فلاں شخص کی ہے اس نے میرے پاس رہن کر دی ہے اور اس پر گواہ قائم کریں اور مدعی علیہ اس کے دعوی کے خلاف گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے اس سے خرید لی ہے اور میں نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے تو یہ اس رہن کے دعوی کو دفع کرے گا کیونکہ جب بیع اور رہن کے گواہ جمع ہو جائے تو بیع کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(150) : رجل ادعى عينا فى يد رجل أنه كان لابيه مات وتركه ميراثا له وقال ذو اليد أودعنى أبوك ولا أدرى مات أبوك أو لم يمت ذكر فى المنتقى أنه لا تندفع عنه الخصومة ۔ [86]

اگر ایک شخص کسی شخص کے قبضہ میں موجود چیز پر دعوی کرے کہ یہ اس کے والد کی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ اس کو میراث میں ملی ہے اور صاحبِ قبضہ یہ کہے کہ یہ مجھے آپ کے والد نے بطور امانت دی ہے اور مجھے یہ علم نہیں ہے کہ وہ زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے تو منتقی میں ہے کہ یہ خصومت دفع نہیں ہو گی۔

---

[85] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 411 ۔

[86] ایضا ، ص 410 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ فلاں غائب شخص کی ملکیت ہے اس نے مجھ سے خرید لی ہے اور میرے پاس بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میری ملکیت ہے۔	(152)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ زمین میرے پاس فلاں غائب شخص کی رہن ہے جس نے مجھ سے خرید لی تھی اور قبض کر لی تھی۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ دعوی کی زمین میری ملکیت ہے۔	(153)
بحر	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ صاحبِ قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ یہ چیز فلاں غائب شخص کی ہے۔	(154)

مسئلہ(151) : يعنى فى دفع الدعوى قوله (قال المدعى عليه هذا الشئ أودعنيه أو أجرنيه أو أعارنيه فلان الغائب أو رهنه أو غصبته منه وبرهن عليه دفعت خصومة المدعى) --- قول محمدؒ ان الشهود اذا قالوا نعرفه بوجهه فقط لاتندفع --- و تعويل الأئمة على قول محمدؒ ۔ ثم اعلم أنه فى المسائل الخمسة لو شهدوا أنها لفلان الغائب فقط لم تقبل ۔ [87]

اگر مدعی یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے اور کے جواب میں مدعی علیہ یہ کہے کہ یہ چیز مجھے فلاں شخص نے بطور امانت دی ہے یا مجھے اجارہ کر دی ہے یا مجھے بطور عاریت دی ہے یا یہ میرے پاس اس نے رہن کر دی ہے یا یہ میں نے اس سے چھین لی ہے اور اس پر گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مدعی کی خصومت دفع ہو گی لیکن امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ اگر گواہ صرف یہ کہے کہ ہم اس غائب شخص کو صرف چہرہ سے جانتے ہیں تو اس صورت میں یہ خصومت دفع نہ ہو گی اور ائمہ کا فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ پھر یہ جان لو کہ اگر ان مسائل خمسہ میں اگر مدعی علیہ کے گواہ صرف یہ کہے کہ یہ فلاں غائب شخص کی ہے تو ایسے گواہ قبول نہیں ہوں گے۔

مسئلہ(152) : ایضا ۔

مسئلہ(153) : ایضا ۔

مسئلہ(154) : ولو شهدوا على اقرار المدعى أنه لفلان الغائب اندفعت كما فى البزازية ۔ [88]

---

[87] الطورى،القادرى ، الحنفى، الامام العلامة الشيخ محمد بن حسين بن على المتوفى ، بعد سنة 1138 ھ ، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ، ج 7 ص 391 ،مكتبه رشيديه كوئٹه بدون الطبع وبدون التاريخ ۔

[88] ایضا ،

اگر یہ گواہ گواہی دیں کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ یہ اس فلاں غائب شخص کی ہے تو اس صورت میں یہ دعوی دفع ہوگا۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(155)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرے والد نے یہ ضروری چیزیں مجھے ہبہ کی ہیں۔	گواہ والد کے اس بات پر کہ یہ چیزیں اس کے پاس بطور امانت وعاریت ہیں۔	فیضیہ
(156)	گواہ بھائی کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اور میرے والد کو میراث میں ملا ہے میری والدہ سے۔	گواہ اس کے ایسے بھائی کے جو اس کے ساتھ صرف والد میں شریک ہو اس بات پر کہ یہ گھر ہم دونوں کے والد کی ملکیت ہے۔	بھجہ
(157)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ کپڑا اس مدعی غیر قابض نے مجھے ہبہ کیا ہے۔(بخش دیا ہے)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کپڑا اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	انقرویہ

مسئلہ(155) : وبينة الهبة اولى من بينة العارية ۔[89]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے پاس یہ سامان ہبہ ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس کے پاس بطور عاریت ہے تو اس صورت میں ہبہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(156) : بينة أحد الولدين على ان الدار ورثتها انا وأبى من امى راجحة من بينة الأخ من أبيه على ان الدار ملک أبيهما ۔[90]

اگر دو بچوں میں کوئی ایک بچہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر مجھے اور میرے والد کو میری والدہ سے میراث میں ملا ہے تو یہ راجح ہیں اس کے بھائی کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ گھر میرے والد کی ملکیت ہے۔

مسئلہ(157) : ثوب فى يد رجل أقام رجل البينة أنه ثوبه غصبه اياه هذا وأقام الذى فى يديه البينة أنه وهبه له قال أقضى للذى هوفى يديه ۔[91]

[89] محمد رجائی ،المتوفی بعد سنة 1266ھ ، (مخطوطه) فتاوى الفيضيه مع النقول ، ص 311۔

[90] افندى ، حضرت عبدالله ، المتوفى بعد سنة 1170ھ ، بهجة الفتاوى،مكتبه ، مصطفى الالكترونى،الرقم 15459 ، بحواله ملجاالقضاة ص 141۔

[91] فتاوى الانقرويه ، ص 423۔

اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی کپڑا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میرا ہے اور یہ اس نے مجھ سے چھین لیا ہے اور جس شخص کے قبضہ میں وہ کپڑا ہو وہ گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا اس کو اس مدعی نے ہبہ کیا ہے تو اس صورت میں اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس کے قبضہ میں وہ کپڑا موجود ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(158)	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کپڑا مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اس کپڑے کا میرے لئے اقرار کیا ہے کہ یہ میرا ہے۔	انقرویہ
(159)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے جس شخص نے بیچ دی ہے اس کو یہ اپنے والد سے ایک سال پہلے میراث میں ملی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے دو مہینے پہلے چوری کی گئی ہے۔	قنیہ
(160)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ کپڑا میں نے اس مدعی سے خرید لیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کپڑا اس صاحبِ قبضہ مجھ سے چھین لیا ہے۔	انقرویہ

(1) اس میں اختلاف ہے لیکن یہ حکم مبنی ہے اس پر جو مبسوط میں مذکور ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(158) : وان أقام رجل البينة أن هذا ثوبه غصبه اياه ذواليد وأقام الأخر البينة أن ذاليد أقر له به أقضى به للذى أقام البينة انه ثوبه غصبه اياه ۔[92]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ کہ یہ کپڑا میرا ہے اور صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس صاحبِ قبضہ نے اس کے لئے اس کپڑے کا اقرار کیا ہے تو اس صورت میں اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس نے اس بات پر گواہ قائم کیے تھے کہ یہ کپڑا میرا ہے اور اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔

مسئلہ(159) : ولوأقام الخارج بينة على ان هذا المتاع سرق منى منذ شهر و نصف واقام ذو اليد بينة انه ملك فلان ورثه من ابيه قبل هذا بسنة ثم اشتريته منه فهذا دفع عند أبى حنيفةؒ وأبى يوسفؒ ۔[93]

---

[92] فتاوى الانقرويه ، ص 423 ۔

[93] ابو الرجاء الغزمينى ، نجم الدين ، مختاربن محمود بن محمد الزاهدى ،القنية المنية لتتميم الغنيه ،ص 316، مكتبه مصطفى الا لكترونى الرقم 090813 ۔

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ سامان مجھ سے ڈیڑھ مہینہ پہلے چوری کیا گیا تھااور صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ فلاں شخص کی ملکیت ہے اس کو اپنے والد سے ایک سال پہلے میراث میں ملا تھا پھر میں نے اس سے خرید لیا ہے تو یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دفع ہے یعنی اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(160) وکذالوأقام البینة علی البیع منه بثمن مسمی او علی اقراره أنه ثوبه ۔ [94]

اسی طرح اگر صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے اس مدعی سے معین قیمت کے ساتھ خرید لیا ہے یا اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ یہ کپڑا اس صاحبِ قبضہ کا ہے تو اس صورت میں بھی صاحب قبضہ کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(161)	گواہ(1) کسی پڑوسی کے اس بات پر کہ یہ چھت جن دو دیواروں کے درمیان میں ہے اور اس کے نیچے راستہ ہے یہ پرانا ہے۔	گواہ کسی دوسرے پڑوسی کے اس بات پر کہ یہ راستہ پرانا نہیں ہے بلکہ نیا بنایا گیا ہے۔	انقرویہ
(162)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ زید کے اس وارث نے زید کی میراث سے فلاں چیز بیچ دی ہے حالانکہ یہ میراث میرے قرض سے زیادہ نہیں تھی۔(اس لئے اس کا بیچنا جائز نہیں ہے)	گواہ زید کے وارث کے اس بات پر کہ وہ چیز اس زید نے اپنی زندگی میں بیچ دی ہے اور اس کی قیمت قبض کرلی ہے۔	انقرویہ
(163)	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ فلاں جگہ کے قاضی نے زید کے ذمہ میرے لئے ہزار روپیہ کا فیصلہ کیا ہے، یعنی میرے اس کے ذمہ ہزار روپیہ ہیں.	گواہ مدعیٰ علیہ کے جو زید ہے اس بات پر کہ اس قاضی صاحب نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے کہ تو اس قرض سے بری ہے۔	انقرویہ

(1) حکم مبنی ہے صحیح قول پر لیکن مجلہ میں اس کے خلاف کہا گیا ہے۔ تو ہوشیار رہو۔ ۱۲ح

مسئلہ(161) : وان اختلفا فبرهن أحدهما علی القدم والأخر علی الحدوث فبينة القدم أولی ۔ [95]

اگر دو شخص اختلاف کریں اس طریقے سے کہ ایک ان میں سے کسی چیز کے قدیم ہونے پر گواہ قائم کرے اور دوسرا شخص اس کے جدید ہونے پر گواہ قائم کریں تو قدیم ہونے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(162) : برهن الدائن علی ان الوارث باع شیأ من الترکة المستغرقة وبرهن الوارث علی ان المیت کان باعه فی صحته و قبض ثمنه فبينة الدائن اولی ۔ [96] اگر قرض خواہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس وارث نے ایک چیز بیچ

[94] فتاوی الانقرویہ ، ص 423۔

[95] فتاوی الانقرویہ ، ص 427۔

دی ہے میراث سے حالانکہ یہ میراث قرض سے فارغ نہیں تھی اور وارث اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس میت نے یہ چیز حالتِ صحت میں بیچ دی ہے اور اس کی قیمت قبض کی تھی تو اس صورت میں قرض خواہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (163) : وفی الذخیرة اذا اقام المدعی بینة ان قاضی بلد کذا فلانا قضی له علی هذا الرجل بالف درهم واقام المدعی علیه بینة ان ذالک القاضی قضی له بالبراءة عن هذا الالف قضی بالبینة التی قامت علی البراءة ولا یقضی ببینة المدعی۔ [97] ذخیرہ میں ہے: جب مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شہر کے فلاں قاضی نے اس کے لئے اس شخص پر ہزار درھم کا فیصلہ کیا ہے اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں اس قاضی نے اس کو اس رقم سے بری کیا ہے تو ان گواہوں کا قول راجح ہے جو براءت کا دعوی کریں اور مدعی کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ (اوپر متن کا مسئلہ صحیح نہیں ہے)

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(164)	گواہ (1) صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ پورا گھر میرا ہے۔	گواہ دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر آدھا میرا ہے۔	ھندیہ
(165)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے دادا کا تھا اس نے اس کی حد بندی کی تھی پھر اس سے مجھے میراث میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ آدھا گھر میرے دادا کا تھا اس نے اس کی حد بندی کی تھی اس سے مجھے میراث میں ملا ہے۔	ھندیہ

(1) یہ امام صاحب کا رد قول ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ (164) : واذا کانت الدار فی ید رجلین احدهما یدعی النصف وآخر یدعی الجمیع فان لم تکن له بینة لایمیز علی مدعی الجمیع ویحلف مدعی النصف فان حلف تترک الدار فی ایدیهما نصفین وان نکل یقضی له وان اقاما جمیعا البینة یقضی بجمیع الدار لمدعی الجمیع نصفها بالبینة ونصفها بالاقرار کذا فی شرح الطحاوی ۔ [98]

اگر کوئی گھر دو شخصوں کے قبضہ میں ہو اور ایک ان میں سے آدھے گھر کا دعوی کرتا ہے اور دوسرا پورے گھر کا پس اگر ان کے پاس گواہ نہیں ہیں تو پورے گھر کے مدعی کو ترجیح نہیں دی جائے گی اور آدھے گھر کے مدعی کو قسم دی جائے گی پس اگر اس نے قسم اٹھائی تو یہ گھر ان کے درمیان آدھا آدھا باقی رہ جائے گا اور اگر اس نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو پورے گھر کے مدعی کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں پورے گھر کے مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا آدھا اس کو گواہوں کی وجہ سے ملے گا اور آدھا اس کے اقرار کی وجہ سے۔ اسی طرح شرح طحاوی میں ہے۔

---

[96] ایضا ، ص 428 ۔

[97] ایضا ۔

[98] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 91 ۔

مسئلہ(165) : اذا كانت الدار في يدى رجل اقام رجل آخر البينة انها دار جده اختطها وساق الميراث حتى انتهى اليه واقام صاحب اليد بينة بمثل ذالک فانه يقضى بالدار للمدعى كذا فى المحيط ۔ [99]

اگر کوئی گھر دو شخصوں کے قبضہ میں ہو اور ایک اور شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس کے دادا کا گھر ہے اس نے اس کی حد بندی کی تھی اور پھر مجھے میراث میں ملا ہے اور صاحبِ قبضہ بھی اسی طرح گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مدعی کے لئے اس گھر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی طرح محیط میں ہے۔

---

[99] ایضا ، ص 85 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
قاضیخان	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	گواہ(1)صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے دعوی کیا ہے کہ یہ گھر ہمارا ہے(توان کی گواہی رد کرنی چاہئے۔)	(166)
قاضیخان	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس کپڑے کا استر میری ملکیت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کپڑا میری ملکیت ہے(2)۔	(167)
قاضیخان	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور اس صاحبِ قبضہ نے بھی میرے لئے اس کپڑے کا اقرار کیا ہے۔	گواہ مدعی صاحبِ قبضہ کے اس بات کہ اس مدعی نے مجھے کہا تھا کہ یہ چیز مجھے ہبہ کردو۔	(168)

(1) گواہ صاحبِ قبضہ کے راجح ہیں۔تو مطلب یہ ہوا کہ مدعی غیر قابض کے گواہوں کی گواہی رد کی جائے گی۔۱۲۔ح

(2) اس کے گواہ راجح ہیں۔لیکن یہ اس مدعی کو اس اصل کپڑے کی آدھی قیمت ادا کرے گا جس نے اس کے استر کا دعوی کیا ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(166) : رجل ادعی عینا فی ید انسان واقام البینة انها له ثم ان المدعی علیه اقام البینة ان الشهود قد ادعوا هذه العین جازت شهادتهم وبطلت بینة المدعی ۔ [100] اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود کسی چیز کا دعوی کرے اور اس پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس مدعی کی ہے پھر وہ مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی کے گواہوں نے اس چیز کا اپنے لئے دعوی کیا تھا تو اس صورت میں ان گواہوں کا دعوی صحیح ہے اور مدعی کا دعوی باطل ہوگا۔

مسئلہ(167) : جبة فی ید ثلاثة نفر احدهم یدعی بطانتها والثانی قطنها والثالث کلها واقام کل واحد منهم البینة علی ما ادعی فانه یقضی بجمیعهالمدعی الکل ویضمن هو لمدعی البطانة نصف قیمة البطانة ۔ [101]
اگر کوئی قبا تین افراد کے قبضہ میں ہو ایک ان میں سے اس کے استر کا دعوی کرے اور دوسرا اس کی روئی کا دعوی کرے اور تیسرا پورے قبا کا دعوی کرے اور ہر ایک ان میں سے اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو جس شخص نے پورے قبا کا دعوی کیا ہے فیصلہ اس کے لئے کیا جائے گا اور جس نے اس کے استر کا دعوی کیا ہے اس کو پورے قبا کا مدعی آدھی قیمت ادا کرے گا۔

مسئلہ(168) : رجل ادعی عینا فی ید رجل انه لی وانک قد اقررت لی بهذا فاقام المدعی علیه البینة ان المدعی قد استوهب منی کان ذالک دفعا لدعوی المدعی ۔ [102]
اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے قبضہ موجود چیز کا دعوی کرے کہ وہ چیز میری ہے اور آپ نے میرے لئے اس کا اقرار کیا ہے اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے مجھ سے یہ چیز بطور ہبہ مانگی تھی تو اس دعوی کی وجہ سے مدعی کا دعوی دفع ہوگا۔

---

[100] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 309 ۔
[101] ایضا ، ص 316 ۔
[102] ایضا ، ص 388 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
قاضیخان	گواہ مدعیٰ علیہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ فلاں جگہ کے قاضی نے میرے لئے اس جانور کا فیصلہ کیا ہے۔	(169)
قاضیخان	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ گھر مجھے خالد نے ہبہ کیا ہے اور گواہ کسی تیسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ مجھے خالد سے میراث میں ملا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں گھر میں نے خالد سے اتنی قیمت پر لی ہے اور اس کو رقم دی ہے۔	(170)

مسئلہ(169) : رجل اقام البينة على ان قاضى بلد كذا قضى له بهذه الجارية او بهذه الشاة واقام ذواليد البينة على النتاج يقضى ببينة المدعى ولايقضى ببينة اليد على النتاج خلافا لمحمد ؒ.[103]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شہر کے قاضی نے اس باندی یا اس بکری کا فیصلہ میرے لئے کیا ہے اور صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کی پیدائش میرے گھر میں ہوئی ہے تو اس صورت میں مدعی کے گواہوں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور صاحبِ قبضہ کے لئے فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور اس میں امام محمدؒ کا اختلاف ہے۔

مسئلہ(170):دارفى يد رجل فاقام رجل البينة انه اشتراها من فلان غير ذى اليد بالف درهم وهو يملكها ونقده الثمن واقام آخر البينة ان فلانا آخر وهبها منه وقبضها واقام آخر البينة على الصدقة من رجل آخر واقام آخر البينة انه ورثها من ابيه فان القاضى يقضى بينهم ارباعا وان ادعوا ذلک من رجل واحد يقضى للمشترى وترجح بينة البيع ۔[104]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی گھر ہو اور ایک اور شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میں نے فلاں شخص سے جو کہ غیر قابض ہے ہزار درھم کے عوض خرید لیا ہے اور یہ اس گھر کا مالک ہے اور اس شخص کو قیمت بھی ادا کر دی ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص نے یہ گھر مجھے ہبہ کیا ہے اور تیسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ مجھے ایک اور شخص نے صدقہ کیا ہے اور چوتھا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے تو اس صورت میں قاضی یہ گھر ان چھاروں کے درمیان برابر تقسیم کرے گا۔اور اگر یہ سب ایک ہی شخص سے یہ دعوی کرے تو اس صورت میں بیع کے مدعی کے گواہ راجح ہیں اور مشتری کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

---

[103]فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 325 ۔

[104]ایضا ، ص 345 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(171)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے ایک غائب شخص سے چھین لی ہے۔	نور العین
(172)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے ایک غائب شخص سے اجارہ پر لی ہے۔	نور العین
(173)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے کسی غائب شخص سے بطور سوال وعاریت کے لی ہے۔	نور العین
(174)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے کسی غائب شخص سے رہن کر لی ہے۔	نور العین

مسئلہ(171) : بینة ذی الید علی النتاج انما یترجح علی بینة الخارج علی مطلق الملک او علی النتاج اذا لم یدع الخارج علیه فعلا کرمن او غصب او ودیعة او اجارة او عاریة او نحوها اما لو ادعی فعلا مع ذلک فبینته اولی۔[105]

صاحب قبضہ کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے یہ مدعی کے گواہوں سے تب راجح ہیں جب مدعی ملک مطلق یا اپنے گھر میں اس جانور کی پیدائش کا دعوی کرے جب مدعی صاحب قبضہ پر کسی فعل یا سبب کے ساتھ دعوی نہ کرے مثلا رہن، غصب، ودیعت، اجارہ اور عاریت وغیرہ لیکن اگر وہ ان چیزوں کے ساتھ دعوی کرے تو پھر اس مدعی کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(172) : ایضا ۔

مسئلہ(173) : بینة الخارج علی غصب ذی الید العین منه راجحة من بینة ذی الید علی العاریة من غائب ۔[106]

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے تو یہ صاحب قبضہ کے گواہوں سے راجح ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہو کہ یہ چیز صاحب قبضہ نے کسی غائب شخص سے بطور عاریت لی ہے۔

مسئلہ(174) : بینة الخارج علی غصب ذی الید العین منه راجحة من بینة ذی الید علی رهنها من غائب ۔[107]

---

[105] نور العین ،ص 29 ۔

[106] نور العین ، بحواله الطریقة الواضحه، ص 143۔

[107] ایضا ۔

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے تو یہ صاحب قبضہ کے گواہوں سے راجح ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہو کہ یہ چیز صاحب قبضہ نے کسی غائب شخص سے بطور رہن لی ہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
نور العین	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	(175)
نور العین	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے چوری کی گئی ہے۔	(176)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر جو صاحبِ قبضہ کے ساتھ ہلاک ہو گئی ہو۔	(177)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اس غائب شخص نے ہبہ کی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی باندی کی ملکیت پر جو صاحبِ قبضہ کے ساتھ ہلاک ہو گئی ہو۔	(178)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب سے بطریقۂ عاریت لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر جو صاحبِ قبضہ کے ساتھ ہلاک ہو گئی ہو۔	179)

مسئلہ(175) : بینة الخارج علی غصب ذی الید العین منه راجحة من بینة ذی الید علی الودیعة من غائب۔[108]

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے تو یہ صاحب قبضہ کے گواہوں سے راجح ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہو کہ یہ چیز صاحب قبضہ نے کسی غائب شخص سے بطور امانت لی ہے۔

مسئلہ(176) :بینة الخارج علی ان العین سرقت منه راجحة من بینة ذی الید علی الودیعة من غائب ۔[109]

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مجھ سے یہ چیز چرائی گئی ہے تو یہ صاحب قبضہ کے گواہوں سے راجح ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہو کہ یہ چیز صاحب قبضہ نے کسی غائب شخص سے بطور امانت لی ہے۔

مسئلہ(177) : عبد هلک فی ید رجل اقام رجل البینة انه عبده واقام الذی مات فی یده انه اودعه فلان او غصبه او آجره لم یقبل ۔[110]

---

[108] نور العین ، بحواله الطریقة الواضحه، ص 143۔

[109] ایضا ۔

اگرایک غلام کسی کے قبضہ میں تھاوہ مر گیااورایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام میرا ہے اور جس شخص کے قبضہ میں وہ غلام مر گیاہے وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام مجھے اس مدعی نے بطور امانت دیا ہے، میں نے غصب کیاہے اور یامیں نے اجارہ پر لیاہے تواس کے گواہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

مسئلہ(178) : ایضا ۔مسئلہ(179) : ایضا ۔

[110] البحر الرائق، ج 7 ص 388 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(180)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب شخص سے اجارہ پر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس فلاں غائب سے خرید لی ہے۔	قاضیخان
(181)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر فلاں غائب شخص سے میں نے رہن کر لی تھی اور ایک ماہ پہلے اس نے مجھ سے پھر عاریت پر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اس فلاں غائب سے کل خرید لیا ہے۔	قاضیخان
(182)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اس صاحبِ قبضہ سے اتنی قیمت پر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے فلاں غائب کو بیچ دیا ہے اور اس نے پھر میرے پاس بطور امانت رکھا ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(180) : رجل ادعی دارا فی ید رجل انها دار فلان الغائب ولی علی الغائب الف درهم وان الغائب کان رهن عنده الدار بالالف التی له علیه منذشهر--- واقام البینة والذی فی یده الدار یزعم ان الدار داره اشتراها من ذلک الغائب امس --- فان القاضی یقضی ببینة الرهن --- وکذا لو کان المدعی یدعی الاستئجار مکان الرهن۔[111]

اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود گھر پر دعوی کرے کہ یہ فلاں غائب شخص کا گھر ہے اور میرے اس غائب شخص پر ہزار درھم قرض ہے اور یہ گھر اس قرض کے بدلے میرے پاس اس نے ایک مہینہ پہلے رہن کر دیا ہے اور اس پر گواہ قائم کریں اور جس شخص کے قبضہ میں وہ گھر موجود ہے وہ یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ گھر میں نے اس سے مکمل خرید لیا ہے تو اس صورت میں قاضی رہن کے حق میں فیصلہ کرے گا اور قاضی اسی طرح فیصلہ کرے گا جب رہن کے بجائے مدعی اجارہ پر لینے کا دعوی کرے۔

مسئلہ(181) : ایضا ۔

مسئلہ(182) : ولو قال هذا لی اشتریته من ذی الید بکذا واقام المدعی علیه البینة انه ودیعة فی یده --- فاقام الذی فی یدیه البینة انه لفلان الغائب اودعنیه او غصبته منه لاتندفع الخصومة فی قولهم ۔[112]

اگر مدعی یہ کہے کہ یہ گھر میرا ہے میں نے اس صاحبِ قبضہ سے اتنی رقم کے عوض خرید لیا ہے اور مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس کے پاس امانت ہے اب صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر فلاں غائب شخص کا ہے اور یہ میرے پاس اس کی امانت ہے اور یا یہ کہے کہ یہ گھر میں نے اس سے چھین لیا ہے تو اس کے گواہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

---

[111] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 336 ۔

[112] ایضا ، ص 333 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
قاضیخان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میرے والد کا ہے اور میرے پاس بطور امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	(183)
قاضیخان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس زید سے خرید لیا ہے جو غائب ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے اجارہ پر لی ہے جو غائب ہے اور میں نے قبض کر لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(184)

مسئلہ(183) : رجل ادعی دارا فی ید رجل انها له وملکه وحقه وفی ید الذی فی یدیه غصب واقام الذی فی یدیه البینة انها ودیعة فی یده عن فلان الغائب اختلف المشایخ فیه قال بعضهم تندفع عنه الخصومة ۔۔۔ وقال بعضهم فع وهو الصحیح ۔[113]

اگر مدعی یہ کہے کہ یہ گھر جو فلاں شخص کے پاس ہے میرا ہے یہ میری ملکیت ہے اور میرا حق ہے اور جس شخص کے پاس ہے یہ اس نے مجھ سے چھین لیا ہے، اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میرے پاس فلاں غائب شخص کی امانت ہے تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک امانت کے گواہ قبول کیے جائیں گے اور بعض کے نزدیک یہ گواہ قبول نہیں کئے جائیں گے اور یہی صحیح ہے۔

مسئلہ(184) : رجل یدعی ملک الدار ویزعم انه اشتراها من الغائب منذشهر وذوالید یدعی الشرآء منذ عشرة ایام فان القاضی یقضی للمدعی ۔[114]

ایک شخص کسی گھر کا مدعی ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ اس نے فلاں غائب شخص سے ایک مہینہ پہلے خرید لیا ہے اور صاحب قبضہ یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ میں نے دس دن پہلے خرید لیا ہے تو اس صورت میں قاضی مدعی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

---

[113] فتاوی قاضی خان ، ج2 ص 336 ۔
[114] ایضا ، ص 337 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
بحر	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ زمین میری ملکیت ہے اس حال میں کہ یہ مدعی اس زمین کی رہن کو تسلیم کرتاہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ زمین میرے پاس ایک غائب شخص نے رہن کرلی ہے جس نے مجھ سے خریدلی تھی اور قبض کرلی تھی۔	(185)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ چیز میرے پاس اس زید نے رہن کرلی ہے، یا اس بات پر کہ یہ چیز اس نے مجھے بطور امانت دی ہے، یا اس بات پر کہ یہ چیز اس نے مجھے بطور عاریت دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز اس بکر نے جو غائب ہے مجھ سے چھین لی ہے۔	(186)
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر اس زید نے مجھے دو دن پہلے بیچ دیاہے۔(مثلاً)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے زید سے جو غائب ہے اجارہ پر لیاہے اور میں نے ایک ماہ پہلے قبض کرلیاہے۔	(187)

مسئلہ(185) : قال كانت داری بعتها من فلان وقبضها ثم اودعنيها او ذكر هبة وقبضا لم تندفع الا ان يقر المدعی بذالک ۔[115]

اگر مدعی علیہ یہ کہے کہ یہ گھر میرا ہے میں نے فلاں کو بیچ دیاہے اور اس نے قبض کرلیاہے پھر اس نے میرے پاس امانت رکھ دی ہے یا ہبہ اور قبضہ کا ذکر کرے تو اس صورت میں مدعی کا دعوی رد نہیں کیا جائے گا لیکن اگر مدعی اس کا اقرار خود کرے تو پھر اس مدعی کا دعوی رد کیا جائے گا۔

مسئلہ(186) : ادعی انه له غصبه منه فلان الغائب وبرهن عليه وزعم ذواليد ان هذا الغائب اودعه عنده تندفع۔[116]

اگر مدعی یہ کہے کہ یہ چیز اس کی ہے اور اس سے فلاں غائب شخص نے چھین لی ہے اور گواہ قائم کرے اور صاحب قبضہ یہ دعوی کرے کہ اس غائب شخص نے اس کے پاس یہ چیز بطور امانت رکھی ہے تو یہ دعوی رد کیا جائے گا۔

مسئلہ(187) : بينة الخارج علی ايجار زيد الغائب هذه العين منه وقبضها من شهر راجحة من بينة ذی اليد علی ان زيدا باعه هذه العين امس ۔[117]

[115] البحر الرائق ، ج 7 ص 391 ۔

[116] ایضا ، ص 396 ۔

اگر مدعی دعوی کرے کہ یہ گھر میں نے زید سے ایک مہینہ پہلے اجارہ پر لیا ہے اور اس کو قبض کر لیا ہے اور گواہ قائم کریں تو یہ گواہ راجح ہیں صاحب قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اس زید نے کل بیچ دیا ہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
بحر	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر اس زید نے مجھے دو دن پہلے بیچ دیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میرا ہے میرے پاس زید نے جو غائب ہے رہن کر لیا ہے یا اس نے مجھے بطور عاریت دیا ہے اور میں نے قبض کر لیا ہے۔	(188)
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت ہے میں نے اس کو مدبّر بنایا ہے (یعنی اس کو یہ کہا ہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ اس نے مجھ سے اجارہ پر لیا ہے۔	(189)
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے اور مجھ سے اس کا بچہ پیدا ہوا ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ یہ باندی جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ اس نے مجھ سے اجارہ پر لی ہے۔	(190)

مسئلہ(188) : بینة الخارج علی رهن زید الغائب او اعارته هذه العین من شهر وقبضها راجحة من بینة ذی الید علی ان زیدا باعه هذه العین من یومین مثلا ۔[118]

اگر مدعی دعوی کرے کہ یہ گھر میرے پاس زید نے ایک مہینہ پہلے رہن کر لیا ہے یا مجھے بطور عاریت دیا ہے اور اس کو قبض کر لیا ہے اور گواہ قائم کریں تو یہ گواہ راجح ہیں صاحب قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اس زید نے دو دن پہلے بیچ دیا ہے۔

مسئلہ(189) : عبد فی یدی رجل اقام رجل البینة انه عبده غصبه ذوالید منه او قال استأجره ذو الید منه أو استعاره منه أو ارتهنه منه واقام ذوالید بینة انه ملکه اعتقه او دبره او کانت أمة اقام ذو الید بینة انه استولدها کانت بینة الخارج اولی وقضی له بالعبد کذا فی الذخیرة ۔[119]

اگر ایک غلام کسی شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک اور شخص یہ دعوی کرے کہ یہ میرا غلام ہے اور صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لیا ہے یا یہ کہے کہ صاحبِ قبضہ نے اس سے اجارہ پر لیا ہے یا اس سے عاریتاً لیا ہے یا صاحب قبضہ نے رہن کر لیا ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میرا غلام ہے میں نے اس کو آزاد کیا ہے یا اس کو مدبر بنایا ہے یا کوئی باندی ہو اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم

[117] البحر الرائق بحواله ملجاالقضاة ، ص 145 ۔

[118] البحر الرائق بحواله ملجاالقضاة ، ص 145 ۔

[119] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 73 ۔

کریں کہ اس نے مجھ سے بچہ جنا ہے تو ان سب صورتوں میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔اور اس کے لئے غلام کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

مسئلہ(190) : ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(191)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ اس نے مجھ سے بطور سوال وعاریت کے لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت ہے اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	ھندیہ
(192)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ اس نے مجھ سے بطور سوال وعاریت کے لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت ہے میں نے اس کو مدبّر کیا ہے (یعنی اس کو یہ کہا ہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے)	ھندیہ
(193)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ اس نے مجھ سے بطور عاریت لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے اور مجھ سے اس کا بچہ پیدا ہوا ہے۔	ھندیہ
(194)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام مجھ سے صاحبِ قبضہ نے رہن کر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت ہے اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	ھندیہ
(195)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام مجھ سے صاحبِ قبضہ نے رہن کر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت ہے میں نے اس کو مدبّر کیا ہے (یعنی اس کو یہ کہا ہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے)	ھندیہ

مسئلہ(191) : ایضا ۔مسئلہ(192) : ایضا ۔

مسئلہ(193) : ایضا ۔مسئلہ(194) : ایضا ۔

مسئلہ(195) : عبد فی یدی رجل اقام رجل البینة انه عبده غصبه ذوالید منه او قال استأجره ذو الید منه أو استعاره منه أو ارتهنه منه واقام ذوالید بینة انه ملکه اعتقه او دبره او کانت أمة اقام ذو الید بینة انه استولدها کانت بینة الخارج اولی وقضی له بالعبد کذا فی الذخیرة ۔[120]

[120] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 73 ۔

اگرایک غلام کسی شخص کے قبضہ میں ہواورایک اور شخص یہ دعوی کرے کہ یہ میراغلام ہےاور صاحبِ قبضہ نےاس سے چھین لیاہے یا یہ کہے کہ صاحبِ قبضہ نےاس سے اجارہ پر لیاہے یااس سے عاریتالیاہے یاصاحب قبضہ نے رہن کر لیاہےاور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میراغلام ہے میں نےاس کوآزاد کیاہے یااس کو مدبر بنایاہے یاکوئی باندی ہواور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے مجھ سے بچہ جناہے توان سب صورتوں میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔اوراس کے لئے غلام کافیصلہ کیاجائے گا۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(196)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھ سے اس صاحبِ قبضہ نے رہن کر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے مجھ سے اس کابچہ پیدا ہوا ہے۔	ھندیہ
(197)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں غلام میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لیاہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ غلام مجھے اس صاحبِ قبضہ نے ہبہ کیاہے۔(بخش دیاہے)اور میں نے قبض کیاہے۔	محیط
(198)	گواہ(1)مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ہے میں اس کامالک ہوں۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں نے بطور امانت رکھی ہے اس حال میں کہ پہلے قاضی نے فیصلہ کیاہو اس مدعی کے لئے۔	ھندیہ

(1) ان پانچ مسائل میں صاحبِ قبضہ کادفع اس لئے قبول نہ ہواکہ پہلے قاضی نے مدعی غیر قابض کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ کیاہے۔بحر الرائق میں کہا گیاہے کہ اگر قاضی نے مدعی کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ کیااس کے بعد صاحبِ قبضہ نے دفع پر گواہ قائم کردئے تو قاضی ان کی گواہی نہیں سنے گا۔۱۲۔مترجم

مسئلہ(196) : ایضا ۔

مسئلہ(197) : وان ادعیا ذلک من جهة واحد والعین فی ید ثالث ولم یؤرخا او ارخا وتاریخهما علی السواء فالشراء أولی لان الشراء یوجب الملک بعوض والهبة توجب الملک بغیر عوض ۔[121]

اگردو شخص کسی چیز کادعوی کریں اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہواور دونوں تاریخ نہ بتائے یادونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو ان صورتوں میں بیع کے گواہ راجح ہیں کیونکہ بیع ملکیت کو عوض کے ساتھ ثابت کرتاہے اور ھبہ ملکیت کو عوض کے بغیر ثابت کرتاہے۔

[121] المحیط البرهانی ، ج16 ص 41۔

مسئلہ(198) : ادعى رجل عبدا فى يد رجل انه له فقال ذو اليد هو لفلان الغائب وديعة عندى او عارية او اجارة او رهن او غصب واقام على ذلک بينة او اقام ذواليد بينة ان المدعى اقر انه لفلان اندفعت خصومة المدعى عنه۔[122]

اگر ایک غلام کسی شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک اور شخص یہ دعوی کرے کہ یہ غلام میرا ہے اور صاحب قبضہ یہ کہے کہ یہ فلاں غائب شخص کا ہے اس نے میرے پاس بطور امانت، بطور عاریت، بطور اجارہ یا بطور رہن رکھدیا ہے اور یا یہ کہے کہ یہ میں نے اس سے چھین لیا ہے اور اپنے دعوی پر گواہ بھی قائم کرے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ یہ فلاں غائب شخص کا ہے تو اس صورت میں مدعی کی خصومت اس سے دفع ہو گی۔

[122] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 45 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے بطور سوال وعاریت کے لی ہے فلاں غائب سے اس حال میں کہ قاضی نے پہلے مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیاہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ہے میں اس کامالک ہوں۔	(199)
هندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب سے اجارہ پر لی ہے اس حال میں کہ قاضی نے پہلے مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیاہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ہے میں اس کامالک ہوں۔	(200)
هندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب شخص سے رہن کرلی ہے اس حال میں کہ قاضی نے پہلے مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیاہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ہے میں اس کامالک ہوں۔	(201)
هندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں فلاں غائب سے چھین لی ہے اس حال میں کہ قاضی نے پہلے مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیاہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ہے میں اس کامالک ہوں۔	(202)
هندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میرے پاس یہ گھر اس غائب شخص نے بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ میرا ہے اور فلاں غائب شخص نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دیا ہے۔	(203)

مسئلہ(199) : ایضا ۔

مسئلہ(200) : ایضا ۔

مسئلہ(201) : ایضا ۔

مسئلہ(202) : ایضا ۔

مسئلہ(203) : ولو اقام المدعی بینة ان فلانا باعها من الذی فی یده تقبل ویجعل المدعی علیه خصما۔[123]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص نے (جس سے یہ مدعی علیہ بطور امانت لینے کا دعوی کرتا ہے)اس مدعی علیہ سے وہ غلام خرید لیا ہے تو یہ گواہ قبول ہوں گے اور مدعی علیہ اس کا خصم ہو گا۔

---

[123] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 45 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میرے پاس یہ گھر اس غائب شخص نے بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں گھر جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے اور فلاں غائب شخص نے اس کو ہبہ کیا ہے۔	(204)
هندیه	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس اس غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس شخص کے قبضہ میں ہے تو یہ اس نے مجھ سے چوری کی ہے۔	(205)
هندیه	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس اس غائب شخص کی امانت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ مجھ سے چوری کی گئی ہے۔	(206)
هندیه	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس کسی غائب شخص کی مانت ہے۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ یہ صاحبِ قبضہ میرا مالک تھا اور اس نے مجھے آزاد کیا ہے۔	(207)

(1) یہ حکم مبنی ہے طرفین کے قول پر اور خلاف ثابت ہے امام محمدؒ کے لئے۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ(204) : ایضا ۔

مسئلہ(205) : وان قال المدعی سرقته منی او سرق منی لا تندفع الخصومة وان اقام ذوالید البینة علی الودیعة فلو قضی علیه ثم حضر الغائب واقام البینة علی الملک تقبل کذا فی الکافی وفی ما اذا قال سرق منی القیاس ان تندفع الخصومة عن صاحب الید اذا اقام البینة علی ما ادعی وهو قول محمدؒ وفی الاستحسان لاتندفع وهو قول أبی حنیفةؒ وأبی یوسفؒ کذ افی المحیط ۔[124]

اور اگر مدعی مدعیٰ علیہ کو یہ کہے کہ تو نے مجھ سے یہ چیز چوری کر لی ہے یا یہ کہے کہ یہ چیز مجھ سے چوری کی گئی ہے تو اس صورت میں خصومت دفع نہیں ہوگی اور اگر صاحب قبضہ ودیعت پر گواہ قائم کریں تو اگر قاضی نے اس کے لئے فیصلہ کیا ہو اور پھر وہ غائب شخص حاضر ہو جائے اور ملکیت پر گواہ قائم کریں تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اسی طرح کافی میں ہے اور اس صورت میں کہ جب مدعی یہ کہے کہ یہ چیز مجھ سے چوری کی گئی ہے تو اس میں قیاس یہ ہے کہ صاحب قبضہ سے خصومت دفع ہو جائے جب وہ اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں

---

[124] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 48، 49 ۔

اور یہ امام محمدؒ کا قول ہے اور استحسان کا تقاضا یہ ہے کہ یہ خصومت دفع نہ ہو اور یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا قول ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(206) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(207)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس شخص کے پاس ہے یہ اس نے مجھ کو بیچ کر دی ہے اور اس چیز کی رقم اس نے لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے فلاں غائب شخص سے چھین لی ہے۔	ھندیہ
(208)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کپڑا جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ مجھ سے فلاں غائب نے چوری کر لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس اس غائب شخص کی امانت ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(207) : عبد فی یدی رجل اقام العبد بینة انه عبد الذی فی یدیه وانه اعتقه واقام صاحب الید بینة انه عبد فلان اودعه ایاه فالقاضی یقضی بعتق العبد ۔[125]

اگر ایک غلام کسی شخص کے قبضہ میں ہو اور وہ غلام اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں اس شخص کا غلام ہوں جس کے قبضہ میں ہوں اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کسی اور شخص کا غلام ہے اور اس نے مجھے بطور امانت دیا ہے تو اس صورت میں قاضی غلام کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ کرے گا۔

مسئلہ(208) : وان ادعی علیه عقدا انتهت احکامه بان ادعی انه اشتری منه هذه الدار وهذا العبد ونقده الثمن وقبض منه المبیع ثم اقام المدعی علیه البینة انه لفلان الغائب اودعنیه اختلفوا فیه قال بعضهم تندفع عنه الخصومة وهو الصحیح ۔[126]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام فلاں غائب شخص کا ہے اس نے مجھے بطور ودیعت دی ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں یہ خصومت دفع ہو گی اور یہ قول صحیح ہے۔

مسئلہ(209) : واذا ادعی ثوبا فی یدی رجل انه ثوبه سرقه منه فلان الغائب واقام علی ذلک بینة واقام الذی فی یدیه بینة انه ودیعة عنده من فلان الغائب لاتندفع الخصومة عن ذی الید ویقضی بالثوب للمدعی وهو الصحیح ۔[127]

---

[125] الفتاوی الھندیه ، ج 4 ص 49 ۔

[126] ایضا ۔

[127] ایضا ۔

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میرا ہے اور فلاں غائب شخص نے اس سے چرالیا ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا مجھے اس غائب شخص نے مجھے بطور ودیعت دی ہے تو یہ خصومت دفع نہ ہو گی اور اس کپڑے کا فیصلہ مدعی کے لئے کیا جائے گا۔یہی صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(210)	گواہ صاحب قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے یہ غلام مجھ سے خرید لیا تھا لیکن پھر اس نے کسی عیب کی وجہ سے یہ غلام مجھے واپس کر دیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام اس صاحبِ قبضہ نے مجھے بیچ دیا ہے۔	ھندیہ
(211)	گواہ کسی شخص کے اس بات پر کہ مدعیٰ علیہ نے مجھ سے یہ باندی اتنی قیمت پر خرید لی ہے اور اس کو ہلاک کیا ہے۔	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ وہ باندی زندہ ہے فلاں کے پاس ہے اور میرے گواہوں نے اس کو دیکھا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(210) : اذاادعی رجل علی آخر انی اشتریت منک هذاالعبد بکذا والبائع یجحد البیع فاقام المدعی البینة علی الشراء فقال البائع فی دفع دعواه انک قد رددت علی هذاالعبد بالبیع واقام علی ذلک بینة صح منه دعوی هذاالدفع وسمعت بینته علیه کذا فی المحیط۔ [128]

اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ غلام میں نے آپ سے خرید لیا ہے اور بائع اس کا انکار کرے تو مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو بائع مدعی کا دعوی دفع کرے اور یہ کہے کہ آپ نے مجھے یہ غلام واپس کر دیا تھا اور اس پر گواہ بھی قائم کرے تو یہ دفع صحیح ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(211) : رجل ادعی علی آخر انه اشتری منی جاریة و صفتها کذا بکذا درهما و قبضها واستهلکها --- فقال المدعی علیه فی دفع دعوی المدعی انک مبطل --- واقام شهودا شهدوا انارأیناها حیة قائمة فی بلدة کذا هل یصیر ذلک دفعا لدعوی المدعی قال لا کذا فی الذخیرة۔ [129]

---

[128] الفتاوی الھندیہ ، ج 4 ص 50۔

[129] ایضا ، ص 51 ۔

اگر کوئی شخص دوسرے پر یہ دعوی قائم کرے کہ اس نے مجھ سے یہ باندی خریدی تھی اور اس کی صفت ایسی تھی اور اتنی قیمت تھی اور اس نے قبض کر لی تھی اور اور اس کو ہلاک کیا ہے۔۔۔اور مدعی علیہ یہ کہے کہ مدعی کے دعوی صحیح نہیں ہے۔۔۔اور وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ ہم نے اس باندی کو فلاں شہر میں زندہ دیکھا تھا تو کہا یہ دفع صحیح نہیں ہے۔اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(212)	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس زید نے میرا گھر خرید لیا تھا لیکن پھر یہ بیع میرے ساتھ اس نے ختم کر دی تھی۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اس طلب کرنے والے سے خرید لیا ہے۔	ھندیہ
(213)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میں نے یہ گھر اس مدعی غیر قابض سے نہیں خریدا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں اس مدعی غیر قابض سے خرید لیا ہے۔	ھندیہ
(214)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے کسی مدعی سے خریدا ہے جو صاحبِ قبضہ نہیں ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(212) : وكذلك لو كان المدعى من الابتداء ادعى الدار على صاحب اليد ملكا مطلقا وقال المدعى عليه فى دفع دعواه انى كنت اشتريت هذه الدارمن هذاالمدعى فقال المدعى فى دفع دعوى المدعى عليه قد كنا اقلنا البيع الذى جرى بينه وبين المدعى عليه كان هذا دفعا صحيحا ،وكذالک اذا قال المدعى فى دفع دعوى المدعى عليه انک قد اقررت انک ما اشتريتها منى كان هذا دفعا صحيحا ۔ [130]

اسی طرح اگر مدعی پہلے سے صاحب قبضہ پر کسی گھر کا دعوی کرے اور مدعی علیہ اس کے دعوی کو دفع کرے اور کہے کہ یہ گھر میں نے اس مدعی سے خرید لیا ہے تو اس کے جواب مدعی یہ کہے کہ ہم نے بیع فسخ کی تھی تو ی یہ دفع صحیح ہے،اسی طرح اگر مدعی مدعیٰ علیہ کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ آپ نے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ نے مجھ سے یہ گھر نہیں خریدا ہے۔

[130] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

مسئلہ(213) : ایضا ۔

مسئلہ(214) : رجل ادعی دارا فی ید رجل انها له فقال المدعی علیه اشتریتها من المدعی ولی بینة علی ذلک قال محمدؒ فی الاستحسان تترک فی ید المدعی علیه ۔[131]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود گھر پر دعوی کر لیا اور مدعی علیہ نے یہ کہا کہ یہ گھر میں نے اس مدعی سے خرید لیا ہے اور میرے پاس اس کے گواہ موجود ہیں تو امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ یہ گھر مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں چھوڑ دیا جائے گا۔

---

[131] ایضا ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کرکے کہاہے کہ یہ گھر میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دیاہے۔	(215)
ھندیہ	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے بکر سے پانچ دن پہلے خرید لیاہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے بکر سے دس دن پہلے خرید لیاہے۔	(216)
ھندیہ	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس کے قبضہ میں ہے یہ مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔(تو میں اس کو مانگتا ہوں)	گواہ اس شخص کے جس سے طلب کرنے والے نے اپنا حق طلب کیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے والد نے زندگی میں اقرار کیا تھا کہ اس چیز میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔	(217)

مسئلہ(215) : ولو اقام المدعی علیه البینة علی اقرار المدعی بذلک قبلت بینته واندفعت دعوی المدعی ۔ [132]

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے اس بات کااقرار کیاہے کہ یہ گھر میں نے اس سے خرید لیاہے تو پھر اس کے گواہ قبول کئے جائیں گے اور مدعی کا یہ دعوی کہ یہ گھر میرا ہے دفع ہوگا۔

مسئلہ(216) : اذاادعی عینا فی یدی رجل انی اشتریته من فلان منذ سبعة ایام وقال ذو الید لا بل هو ملکی اشتریته من ذلک الذی تدعی الشراء منه منذ عشرة ایام واقام البینة یکون لاسبقهما تاریخا ۔ [133]

اگر مدعی کسی شخص کے قبضہ میں موجود کسی چیز کا دعوی کرے اور کہے کہ یہ میں نے فلاں شخص سے سات دن پہلے خرید لی ہے اور صاحب قبضہ یہ کہے کہ یہ میری ملکیت ہے میں نے یہ چیز اسی شخص سے دس دن پہلے خرید لی ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کرے تو اس صورت میں اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس کی تاریخ مقدم ہو۔

مسئلہ(217) : برهن علی ان هذا ارث له عن ابیه فبرهن المطلوب علی اقرار ابیه حال حیاته انه لا حق له فیه او برهن علی اقرار المدعی حال حیاة ابیه او بعد مماته انه لم یکن لابیه بطل دعوی المدعی وبرهانه ۔ [134]

اگر کوئی مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث ملی ہے اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے والد نے اپنی زندگی میں اقرار کرکے کہا تھا کہ میرا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے یا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اپنے والد کی

---

[132] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 51 ۔

[133] ایضا ۔

[134] ایضا ۔

زندگی میں یا اس کی موت کے بعد اقرار کر کے کہا تھا کہ میرے والد کا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے تو اس صورت میں مدعی کا دعوی باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(218)	گواہ اس شخص کے جس سے کسی طلب کرنے والے نے اپنا حق طلب کیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اقرار کر کے کہا ہے کہ یہ چیز میرے والد کی نہیں تھی۔	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس کے قبضہ میں ہے یہ مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔(تو اب میں اس کو مانگتا ہوں)	ھندیہ
(219)	گواہ اس شخص کے جس سے کسی طلب کرنے والے نے اپنا حق طلب کیا ہو اور یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے دعوی سے پہلے اقرار کر کے کہا ہے کہ اس چیز میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس کے قبضہ میں ہے یہ مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے۔(تو اب میں اس کو مانگتا ہوں)	ھندیہ
(220)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ میری میراث ہے میرے والد سے تو میں اس کو مانگتا ہوں۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی کے والد نے یہ چیز میرے پاس امانت رکھی ہے اور اس کی موت کے بارے میں علم نہیں ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(218) : ایضا ۔

مسئلہ(219) : وكذا لو برهن المطلوب على اقرار المدعى قبل دعواه انه ليس له او ما كان له او كان اقر انه لاحق له فيه او انه ليس له حق فيه وهناك من يدعيه بطلت بينة المدعى ۔ [135]

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے یہ اقرار کر کے کہا تھا کہ یہ چیز میری نہیں ہے یا میری نہیں تھی یا یہ اقرار کیا تھا کہ میرا اس چیز میں کوئی حق نہیں تھا اور ایسا شخص موجود ہو جو اس چیز کا دعوی کرتا ہے تو اس صورت میں مدعی کے گواہ باطل ہیں۔

مسئلہ(220) : رجل ادعى عينا في يد رجل انها كانت لابيه مات وتركها ميراثا له وقال ذو اليد اودعنى ابوک ولا ادرى امات ابوک ام لم يمت ذكر في المنتقى انه لا تندفع عنه الخصومة ۔ [136]

---

[135] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

[136] ايضا ، ص 52 ۔

اگرایک شخص کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود چیز پر دعوی کرے اور یہ کہے کہ چیز میرے والد کی تھی اور یہ مجھے اس سے میراث ملی ہے اور صاحب قبضہ یہ کہے کہ یہ چیز مجھے آپ کے والد نے ودیعت کی ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے تو منتقی میں ہے کہ مدعی سے خصومت دفع نہ ہو گی۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(221)	گواہ کسی عورت کے وارث کے اس بات پر کہ اس مدعی نے کہا ہے کہ اگر فلاں عورت میری بیوی ہوتی تو مجھے اس سے میراث مل جاتی۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ وہ عورت اس کی بیوی تھی اس کی موت تک اور میں اس کا وارث ہوں(1)	ھندیہ
(222)	گواہ(2) مدعی کے اس بات پر کہ فلاں فوت شدہ عورت موت تک میری بیوی تھی تو میں اس کے میراث میں حقدار ہوں۔	گواہ اس عورت کے ورثا کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اس کو موت سے پہلے طلاق دی تھی۔	ھندیہ
(223)	گواہ کسی غلام کی بیٹی کے اس بات پر کہ میرا والد حرالاصل تھا(یعنی آزاد پیدا ہوا تھا غلام نہیں تھا)	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ وہ میرا غلام تھا میں نے آزاد کیا تھا تو اس کی میراث میری ہے۔	ھندیہ

(1) یہ اور آئندہ چار مسائل کتاب میں غلط چھپ گئے ہیں۔اوپر درج شدہ مسائل صحیح ہیں۔

(2) وارث کے گواہوں نے طلاق کی قسم نہیں بتائی ہے کہ کیسی طلاق اس کو دی تھی تو ہم کہیں گے کہ وہ طلاق رجعی تھی (یعنی طلاق کی وہ قسم تھی جس میں رجوع کرنا صحیح تھا) اور یہ بھی سمجھیں گے کہ اس طلاق کی عدت ختم نہیں ہوئی تھی کہ وہ شوہر فوت ہو گیا تو اس کو میراث ملے گی۔۱۲۔ح

مسئلہ(221) : ادعی فی ترکة امرأة میراثا وقال کانت امرأة لی یوم موتها فبرهن الورثة ان الزوج قال لو کانت المرأة المتوفاة امرأتی لورثت منها یصح الدفع ولو قالوا کان طلقها لایصح الدفع ۔ [137]

اگرایک شخص کسی عورت کی میراث میں شرکت کا مدعی ہے اور یہ کہے کہ یہ میری بیوی تھی اس کی موت تک اور عورت کے ورثاء اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی یعنی عورت کے شوہر نے کہا تھا کہ اگر یہ میری بیوی ہوتی تو میں اس کی میراث میں شریک ہوتا تو یہ دفع صحیح ہے اور اگر ورثاء یہ کہے کہ اس نے طلاق دی ہے تو یہ دفع صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ(222) : ایضا ۔

مسئلہ(223) : رجل مات وترک مالا وبنتا فاقام رجل البینة انه کان عبده فاعتقه وان ولاءه له واقامت البنت البینة انه کان حر الاصل ذکر فی ولاء الاصل ان البینة بینة البنت کذا فی فتاوی قاضی خان ۔ [138]

[137] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 52 ۔

[138] ایضا ۔

اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے کچھ مال اور ایک بیٹی چھوڑی تو ایک اور شخص نے گواہ قائم کر دئے کہ وہ مردہ شخص میرا غلام تھا اور اس کا ولاء میرے لئے ہے اور اس کی بیٹی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ کہ میرا والد حرالاصل تھا تو ولاء الاصل میں مذکور ہے کہ اس صورت میں بیٹی کے گواہ قبول ہیں اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
هندیه	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ اس مدعی کے والد نے اقرار کیا تھا کہ میں زید کا بھائی ہوں والد کی طرف سے، تو اس کو زید کی میراث نہیں مل سکتی۔	گواہ کسی میراث کے مدعی کے اس بات پر کہ زید جو فوت ہوا ہے میں اس کا چچا زاد بھائی ہوں ایسا چچا کہ زید کے والد کے ساتھ والد میں شریک تھا تو مجھے اس کی میراث مل سکتی ہے اس حال میں کہ یہ شخص تمام ناموں کو دادا تک ذکر کرے۔	(224)
هندیه	گواہ زید کے ورثا کے اس بات پر کہ دادا کوئی اور تھا وہ نہیں تھا جو اس نے ذکر کیا ہے اس حال میں کہ پہلے (1) فیصلہ کیا گیا ہو مدعی کے گواہوں کی وجہ سے۔	گواہ کسی میراث کے مدعی کے اس بات پر کہ زید جو فوت ہو چکا ہے میری اس کے ساتھ عصبیت(1) کی رشتہ داری تھی تو میں اس کا وارث ہوں اور ناموں کو دادا تک ذکر کرے کہ فلاں تھا۔	(225)

(1) نسبی عصبہ جو خود عصبہ ہو وہ مرد رشتہ دار ہے جس کی نسبت میت کی طرف ہوتی ہو اور اس نسبت میں عورت نہیں آتی۔ اور یہ رشتہ دار چار قسم کے ہیں۔ پہلی قسم بیٹے کا بیٹا، بیٹے کے بیٹے کا بیٹا۔ نیچے تک۔ دوسری قسم والد (جس کے ساتھ بیٹی موجود ہو) والد کا والد اوپر تک۔ تیسری قسم والد کا بیٹا یعنی بھائی، بھائی کا بیٹا آخر تک۔ چوتھی قسم دادا کا بیٹا یعنی چچا، چچا کا بیٹا، اس کا بیٹا آخر تک۔ پھر پردادا کا بیٹا یعنی والد کا چچا۔ اس کا بیٹا آخر تک۔ اسی طرح آگے تک قیاس کرو۔ ان نسبی عصبہ کو اسی ترتیب سے جو پہلے گزر چکی ہے میراث ملے گی۔ جن رشتہ داروں کے لئے شریعت میں خاص خاص حصے مقرر ہیں جب وہ اپنا حصہ لے لیں تو باقی میراث عصبہ کو ملے گی۔ اور یہ عصبہ اکیلے ہوں تو سب میراث ان کو ملے گی اس وجہ سے کہ یہ عصبہ ہے۔ ۱۲۔ مترجم۔

(2) اگر مدعی کے حق میں پہلے سے قاضی کی طرف سے فیصلہ نہیں ہوا ہو اور یہ اور ورثا اپنے اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو قاضی ایک جانب کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ نہیں سنائے گا۔ کیونکہ دونوں گواہ آپس میں متصادم ہیں۔ اسی طرح هندیہ میں ذکر ہے۔ لیکن آگے کتاب دیکھو۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(224) : ولو ادعى ميراثا عن رجل وذكر انه ابن عم الميت لابيه وذكر الاسامى الى الجد الاعلى فاقام المدعى عليه بينة ان ابا المدعى هذا كان يقول فى حياته انا اخو فلان لامه لالابيه لاتقبل بينة المدعى عليه الا اذا اقام المدعى عليه البينة ان قاضيا قضى بثبات نسب امه من فلان آخر غير الذى ادعاه المدعى ۔ [139]

[139] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 53 ۔

اگرایک شخص کسی دوسرے شخص سے میراث کادعوی کرے اور کہے کہ میں میت کا چچازاد ہوں اور پردادا تک سب نام ذکر کرے اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی کے والد نے اپنی زندگی میں اقرار کیا تھا کہ میں اس مدعی کے والد کا والدہ شریک بھائی ہوں نہ کہ باپ شریک تو یہ گواہ قبول نہیں کئے جائیں گے لیکن اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ قاضی نے اس شخص کی والدہ کا نسب کسی اور سے ثابت کیا ہے جو مدعی کے بیان کردہ نسب کے علاوہ ہے تو پھر یہ گواہ قبول ہیں۔

مسئلہ(225) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(226)	گواہ کسی میراث کے مدعی کے اس بات پر کہ زید جو فوت ہو چکا ہے میری اس کے ساتھ عصبیت کی رشتہ داری تھی تو میں اس کا وارث ہوں اور دادا تک ناموں کو ذکر کریں جو فلاں تھا۔	گواہ زید کے ورثا کے اس بات پر کہ اس مدعی نے جن ناموں کو ذکر کیا ہے یہ اور ہیں اس حال میں کہ پہلے قاضی کا فیصلہ مدعی کے گواہوں کے ساتھ سنایا گیا ہوں۔	هندیه
(227)	گواہ(1) مدعی کے اس بات پر کہ یہ فلاں مال مجھے میراث میں ملی ہے اپنے والد سے جس کا نام علی بن قاسم بن محمد تھا۔	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ قاسم کا والد احمد تھا۔	هندیه
(228)	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ فلاں زمین مجھے میراث میں ملی ہے اپنے والد سے جس کا نام محمد بن احمد بن خالد تھا۔	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میں علی بن بکر بن عمر ہوں۔	هندیه

(1) یہ حکم مبنی ہے صحیح قول پر اور اسی پر فتوی دیا ہے ظہیر الدین مرغینانی صاحب نے۔۱۲

مسئلہ(226) : سئل نجم الدين النسفی ؒ عمن ادعی میراث میت لعصوبة بنوة العم واقام البينة على النسب --- قال ان وقع القضاء ببينة المدعى فالقضاء ماض ولا تبطل بينة المدعى بهذا ۔ [140]

امام نجم الدینؒ سے اس مدعی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی میت کے چچازاد بھائی ہونے کی وجہ سے عصبیت کے سبب میراث کا دعوی کرے اور اپنے نسب پر گواہ قائم کریں۔۔۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اگر قاضی نے ایک مرتبہ فیصلہ کیا ہو تو وہ فیصلہ باقی رہے گا اور مدعی کے گواہ اس کی وجہ سے باطل نہیں ہوں گے۔

مسئلہ(227) : وعلى هذا اذاادعى رجل انه كان لابی علی بن القاسم بن محمد عليک كذا وكذا من المال و انه مات قبل استيفاء شئ من ذلک وصار ما كان له عليک میراثا لی وقال المدعى عليه انه مبطل فی هذه الدعوى لانه زعم ان ولد القاسم محمد ووالد القاسم احمد لايكون هذا دفع دعوى المدعى ۔ [141]

[140] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 53 ۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ میرے والد کے جو کہ علی بن قاسم بن محمد تھا آپ کے ذمہ اتنا مال قرض تھا اور وہ فوت ہو چکا ہے اور اس نے کچھ بھی وصول نہیں کیا ہے تو آپ کے ذمہ جو قرض ہے وہ مجھے میراث میں ملے گا۔اور مدعی علیہ یہ کہے کہ آپ کا دعوی باطل ہے کیونکہ قاسم کا بیٹا محمد تھا اور قاسم کا والد احمد تھا تو اس صورت میں مدعی کا دعوی دفع نہیں ہو گا۔

[141] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(229)	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملاہے اپنی والدہ سے جس کا نام حرہ بنت محمد بن حارث تھا۔	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میری والدہ عائشہ بنت علی بن حسن ہے۔	ھندیہ
(230)	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملاہے اپنے والد سے جو فلاں تھا۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے خریدا ہے اس مدعی کے وصی سے اس حال میں کہ یہ مدعی چھوٹا تھا اور مدعی کا نام ذکر نہ کریں۔	ھندیہ

(1) اس مسئلہ اور آئندہ مسئلہ میں جس میں صاحبِ قبضہ نے وصی اور قاضی کا نام نہیں لیا ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ مدعی کا دعوی رد کیا جائے گا یا نہیں اور کس کے راجح ہیں۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(228) : ادعی کرما فی ید رجل میراثا عن جده وقال انا محمد واسم امی حره وابوها محمد بن الحرث بن سادع فاقام المدعی علیه بینة ان المدعی کان زعم قبل هذاانه ابن عائشة بنت علی بن الحسین کان شمس الاسلام الاوزجندی ؒ یفتی فی جنس هذه بانه لاتندفع دعوی المدعی ولا تقبل بینة المدعی علیه علی ما ادعاه ۔[142]

اگرایک شخص نے کسی کے قبضہ میں موجود انگور کا دعوی کر لیا کہ یہ مجھے اپنے دادا سے میراث میں ملے ہیں اور یہ کہا کہ میں محمد بن حرہ بنت محمد بن الحرث بن سادع ہوں اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ میں محمد بن عائشہ بنت علی بن حسین ہوں تو شمس الاسلام اوزجندیؒ اس قسم کے مسائل کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ اس سے مدعی کا دعوی دفع نہ ہوگا اور مدعی علیہ کے گواہ اسکے دعوی کے بارے میں قبول نہیں کئے جائیں گے۔

مسئلہ(229) : ایضا ۔

مسئلہ(230) : ادعی دارا فقال المدعی علیه اشتریت هذه الدار من وصیک فی حال صغرک بکذا ولم یسم الوصی او قال ان فلانا باع منی هذه الدار باطلاق القاضی فی حال صغرک ولم یسم القاضی هل تسمع وهل یکون دفعافیه اختلاف المشایخ ولو سمی الوصی والقاضی جاز بالاتفاق ۔[143]

اگر کسی شخص نے کسی گھر کا دعوی کر لیا تو مدعیٰ علیہ نے کہا کہ یہ گھر میں آپ کے وصی سے اس کے بچپن میں خرید لیا تھا اور وصی کا نام نہ بتائے یا یہ کہے کہ قاضی نے مجھ سے یہ گھر خرید لیا تھا آپ کے بچپن میں اور قاضی کا نام نہ بتائے تو کیا یہ گواہ قبول ہوں گے اور کیا یہ دعوی دفع ہوگا اس میں مشائخ کا اختلاف ہے اور اگر وہ وصی اور قاضی کا نام لے تو پھر مدعی علیہ کے گواہ بالاتفاق قبول ہوں گے۔

---

[142] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 53 ۔

[143] ایضا ، ص53، 54 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(231)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اپنے والد سے جو فلاں تھا۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے قاضی سے خرید لیا ہے اس حال میں کہ یہ مدعی چھوٹا تھا اور قاضی کا نام نہ بتائے۔	ھندیہ
(232)	گواہ(1) صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے ایسی حالت میں کہ یہ مدعی چھوٹا تھا اس کے فلاں وصی سے خریدا ہے۔اس نے یہ بیچ دیا ہے جائز طریقہ پر۔(مثلاً اس مدعی کو اس وقت سخت ضرورت تھی یا اس کے والد کے ذمہ قرض تھا)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اپنے والد سے جو فلاں تھا۔	ھندیہ
(233)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے ایسی حالت میں کہ یہ مدعی چھوٹا تھا فلاں قاضی سے خرید لیا تھا اور اس نے یہ جائز طریقہ پر بیچ دیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اپنے والد سے جو فلاں تھا۔	ھندیہ
(234)	گواہ زید صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس عمرو کے والد نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر زید کا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض عمرو کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے میراث میں ملا ہے اپنے والد سے جو بکر ہے۔	ھندیہ

(1) ان دونوں مسائل کے حکم میں علماء کا اتفاق ہے کیونکہ قاضی اور وصی کا نام لیا ہے اور جائز وجہ بھی بتائی ہے۔

مسئلہ(231) :ادعی دارا فقال المدعی علیه اشتریت هذه الدار من وصیک فی حال صغرک بکذا ولم یسم الوصی او قال ان فلانا باع منی هذه الدار باطلاق القاضی فی حال صغرک ولم یسم القاضی هل تسمع وهل یکون دفعافیه اختلاف المشایخ ولو سمی الوصی والقاضی جاز بالاتفاق ۔[144]

اگر کسی شخص نے کسی گھر کا دعوی کر لیا تو مدعیٰ علیہ نے کہا کہ یہ گھر میں آپ کے وصی سے اس کے بچپن میں خرید لیا تھا اور وصی کا نام نہ بتائے یا یہ کہے کہ قاضی نے مجھ سے یہ گھر خرید لیا تھا آپ کے بچپن میں اور قاضی کا نام نہ بتائے تو کیا یہ گواہ قبول ہوں گے اور کیا یہ دعوی دفع ہو گا اس میں مشائخ کا اختلاف ہے اور اگر وہ وصی اور قاضی کا نام لے تو پھر مدعی علیہ کے گواہ بالاتفاق قبول ہوں گے۔

---

[144] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص53، 54 ۔

مسئلہ(232) :ایضا ۔

مسئلہ(233) :ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(235)	گواہ مدعی غیر قابض عمرو کے اس بات پر کہ اس زید نے اقرار کیا ہے کہ یہ گھر بکر کی ملکیت ہے۔(یعنی اس مدعی کے والد کا)	گواہ صاحبِ قبضہ زید کے اس بات پر کہ اس عمرو کے والد بکر نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر زید کا ہے۔	هندیه
(236)	گواہ صاحبِ قبضہ زید کے اس بات پر کہ اس مدعی کے والد نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر زید کی ملکیت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اور میرے بھائی کو جو غائب ہے ہمارے والد سے میں ملا ہے ۔	هندیه

مسئلہ(234) : ادعی دارا میراثا عن ابیه واقام بینة واقام المدعی علیه بینة ان اباک اقر حال حیاته انہا ملکی یسمع هذا الدفعفلو اقام المدعی بینة انک اقررت ان هذه الدار ملک ابی وحقه یقبل هذاالدفع ایضا وقد تعارض الدفعان فتقبل بینة الارث بلا معارض ۔ [145]

اگر مدعی اس بات کا دعوی کرے کہ یہ گھر مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے اور اس پر گواہ قائم کریں اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی کے والد نے اپنی زندگی میں اقرار کیا تھا کہ یہ گھر میری(مدعی کی) ملکیت ہے تو یہ دفع سنا جائے گا یعنی اس صورت میں مدعی علیہ کے گواہ راجح ہیں، پھر اگر مدعی دوبارہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر میرے والد کی ملکیت ہے اور اس کا حق ہے تو یہ دفع بھی قبول ہے، پھر چونکہ اس صورت میں دونوں دفع مقابل ہیں اس لئے اس صورت میں میراث کے گواہ بلا مقابل قبول ہوں گے۔(یعنی اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہوں گے)

مسئلہ(235) : ایضا ۔

مسئلہ(236) : رجل ادعی محدودا فی یدی رجل میراثا عن ابیه ولاخیه الغائب فلان فقال المدعی علیه فی دفع دعوی المدعی ان مورثک فلانا قد اقر فی حال حیاته ان هذاالمحدود ملکی فقد قیل هذا دفع وهو الاصح هکذا فی الذخیرة وان حضر الاخ الغائب وادعی فی دعوی المدعی علیه الدفع علی اخیه وقال ان المدعی علیه اقر بعد موت ابینا ان هذا المحدود ترکة ابینا فهذا دفع لدعوی المدعی علیه ۔ [146]

اگر مدعی کسی شخص کے قبضہ میں موجود کسی چیز کا دعوی کرے اور یہ کہے کہ یہ مجھے اور میرے فلاں غائب بھائی کو اپنے والد سے میراث میں ملی ہے تو مدعی علیہ مدعی کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ آپ کے فلاں مورث نے اپنی زندگی میں یہ کہا تھا کہ وہ چیز میری

[145] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 54۔

[146] ایضا ۔

ملکیت ہے تو کہا گیا ہے کہ یہ دفع صحیح ہے اور یہی صحیح مذہب ہے اسی طرح ذخیرہ میں ہے اور اگر وہ غائب بھائی حاضر ہو جائے اور مدعی علیہ کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ اس مدعی علیہ نے ہمارے والد کی وفات کے بعد اقرار کیا تھا کہ یہ ہمارے والد کی میراث ہے تو یہ مدعی علیہ کے دعوی کے لئے دفع ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(237)	گواہ صاحبِ قبضہ کے بھائی کے جو غائب تھا اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے اقرار کیا ہے کہ یہ گھر ہم دونوں کو اپنے والد سے میراث میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ زید کے اس بات پر کہ ہمارے والد نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر زید کا ہے۔	ھندیہ
(238)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میں فلاں شخص کی بیٹی ہوں جو فوت ہو چکا ہے تو میں اس کی میراث کی حقدار ہوں۔	گواہ اس میت کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس عورت نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میں باندی ہوں اور اس میت نے مجھے آزاد کیا ہے۔	ھندیہ
(239)	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ فلاں جگہ کے قاضی نے یہ فیصلہ سنایا ہے کہ زید کے ذمہ میرے ہزار روپیہ ہیں۔	گواہ مدعی علیہ زید کے اس بات پر کہ اس قاضی صاحب نے میرے حق میں فیصلہ سنایا ہے کہ تو بری ہے۔(آپ کا ذمہ فارغ ہے)	انقرویہ

مسئلہ(237) : ایضا ۔

مسئلہ(238) : ادعت امرأة انها ابنة هذاالميت وان لها فی ترکته کذا وکذا فقال ورثة الميت انت مبطلة فی هذه الدعوی لما انک قد اقررت بعد وفاة هذاالميت وقلت انی کنت جارية هذاالميت فاعتقنی لايصح هذاالدفع کذا فی الذخيرة ۔ [147]

اگر ایک عورت یہ دعوی کرے کہ میں اس میت کی بیٹی ہو اور مجھے اس کی میراث میں اتنا حصہ پہنچتا ہے تو میت کے ورثاء یہ کہے کہ آپ اپنے دعوی میں جھوٹی ہے کیونکہ آپ نے اس شخص کی موت کے بعد اقرار کر کے کہا تھا کہ میں اس میت کی باندی ہوں اور اس نے مجھے آزاد کی ہے تو یہ دفع صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ(239) : وفی الذخيرة: اذا اقام المدعی بينة ان قاضی بلد کذا فلانا قضی له علی هذا الرجل بالف درهم واقام المدعی عليه بينة ان ذالک القاضی قضی له بالبراءة عن هذا الالف قضی بالبينة التی قامت علی البراءة ولا يقضی ببينة المدعی۔ [148]

[147] الفتاوی الهنديه ، ج 4 ص 54 ۔

[148] فتاوی الانقرويه ، ص 428 ۔

ذخیرہ میں ہے: جب مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شہر کے فلاں قاضی نے اس کے لئے اس شخص پر ہزار درھم کا فیصلہ کیا ہے اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس قاضی نے اس کو اس رقم سے بری کیا ہے تو ان گواہوں کا قول راجح ہے جو براءت کا دعوی کریں اور مدعی کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔(اوپر متن کا مسئلہ صحیح نہیں ہے)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(240)	گواہ(1)ازید کے جو دعوی کرتا ہے مدعی کے قرض ادا کرنے کا اور گواہ یہ کہے کہ اس نے ہماری موجودگی میں مدعی کی اتنی رقم ادا کی ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں کہ کس بابت میں دی ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ میرے اس کے ذمہ اتنی رقم ہے۔	ھندیہ
(241)	گواہ کسی شخص کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس فوت شدہ شخص نے یہ چیز ایک غائب شخص کو بیچ دی تھی۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس وارث کے قبضہ میں ہے یہ میراث میں سے ہے۔	ھندیہ

(1) فقہاء کہتے ہیں کہ یہ حکم صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(240) : ادعى على غيره كذا كذا دينارا او دراهم فادعى المدعى عليه الايفاءوجاء بشهود شهدوا ان المدعى عليه دفع هذاالمال كذاكذا درهما من الدراهم الكن لاندرى باى جهة دفع--- تندفع بها دعوى المدعى وهو الاشبه والاقرب الى الصواب ۔ [149]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میرا فلاں شخص کے ذمہ اتنا مال ہے اور مدعیٰ علیہ اس کے ادا کرنے کا دعوی کرے اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس نے مدعی کو اتنا مال دیا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بابت میں دیا ہے۔--۔ تو اس سے مدعی کا دعوی دفع ہو گا اور یہی صحیح قول ہے۔

مسئلہ(241) : ادعى دينا فى تركة فقال الوارث لم يخلف تركة فبرهن المدعى ان عينا من الاعيان التى فى يده من التركة فبرهن ان اباه باعه من رجل غائب يندفع وان لم يذكر اسم المشترى ونسبه ۔ [150]

اگر ایک شخص کسی کے ترکہ میں قرض کا دعوی کرے اور وارث یہ کہے کہ اس نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ہے تو مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں چیز ترکہ میں اس نے چھوڑی تھی تو وہ وارث اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ چیز اس کے والد نے فلاں غائب شخص کو بیچ دی تھی تو مدعی کا دعوی دفع ہو گا اگرچہ وارث خریدنے والے کا نام اور نسب نہ بتائے۔

---

[149] الفتاوی الھندیه ، ج 4 ص 56 ۔

[150] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(242)	گواہ اس شخص کے جس کے قبضے میں انگور کا باغ ہو اور وہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ مدعی میرے پاس اس باغ میں مزدوری کرنے کے لئے آیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ انگور کا باغ میری ملکیت ہے۔	هندیه
(243)	گواہ صاحبِ قبضہ (1) کے اس بات پر کہ اس مدعی نے فلاں گھر مجھ سے اجارہ پر لیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ گھر میری ملکیت ہے۔	هندیه
(244)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے فلاں زمین مزارعت پر لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ زمین میری ملکیت ہے۔	هندیه

(1) آنے والے مسائل اس بات پر مبنی ہیں کہ دوسرے سے کوئی چیز خریدنا یا بطور عاریت مانگنا یہ مانگنے والے کا اس بات پر اقرار ہے کہ یہ چیز میری ملکیت میں نہیں ہے اور اس پر روایات کا اتفاق ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(242) : وفى دعوى الكرم لو اقام المدعى عليه بينة ان المدعى اجر نفسه منى ليعمل فى الكرم يكون دفعا ويكون اقرارا من المدعى انه ليس ملكه وكذا لو اقام بينة ان المدعى استاجر منى هذه الدار واخذ هذه الارض مزارعة اواقام بينة انه قال لى أجرلى هذه الدار لاستلمها او انه قال اعطنى هذاالكرم مزارعة يكون دفعا ويكون اقرارا انه لاملک للمدعى فيه ـ كذا فى الفصول العماديه : [151]

انگور کے دعوی میں اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کو میں نے اجرت پر لیا تھا تاکہ اس باغ میں مزدوری کرے تو یہ مدعی کے اس دعوی کے لئے دفع ہے جس میں وہ یہ کہے کہ یہ باغ میرا ہے،اور یہ مدعی کا اس بات پر اقرار ہے کہ یہ باغ میرا نہیں ہے اسی طرح جب مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے مجھ سے یہ گھر اجارہ پر لیا ہے اور یہ زمین مدعی نے مزارعت پر لی ہے، یا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے مجھے کہا تھا کہ یہ گھر مجھے اجار پر دے دو یا یہ کہا تھا کہ یہ زمین مجھے مزارعت پر دے دو تو یہ دفع صحیح ہے اور یہ اس بات کا اقرار ہے کہ اس میں مدعی کی کوئی ملکیت نہیں ہے۔اسی طرح فصول العمادیہ میں ہے۔

مسئلہ(243) : ايضا ـ

مسئلہ(244) : ايضا ـ

---

[151] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 57 ـ

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(245)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے کہاہے کہ یہ گھر مجھے اجارہ پر دیدو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔	ھندیہ
(246)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے کہاہے کہ یہ زمین مجھے مزارعت پر دیدو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ زمین میری ملکیت ہے۔	ھندیہ
(247)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میرا بھائی (مثلاً) زید جو مر گیاہے اور اس سے مجھے میراث ملی ہے اس نے یہ گھر اس مدعی سے بیع قطعی کے ساتھ خریدا تھا۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا تھا کہ یہ بیع جو ہم نے کی ہے یہ بیع وفاء ہے۔ (یعنی جس وقت رقم دوگے تو میں اس کو یہ گھر واپس کر دوں گا)	ھندیہ

مسئلہ(245) : ایضا ۔

مسئلہ(246) : ایضا ۔

مسئلہ(247) : رجل ادعی دارا انها له وان مورث المدعی علیه کان احدث یده علیها بغیر حق ثم مات وترکها اقام البینة علی ذالک قال الشیخ ظهیر الدین ؒ لایسمع منه هذا الدفع ۔ [152]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود گھر پر دعوی کرلیا اور یہ کہا کہ مدعی علیہ کے مورث نے اس پر ناجائز قبضہ کیا تھا پھر وہ مر گیا اور اپنے اس وارث مدعی علیہ کے لئے میراث میں چھوڑ دیا۔۔۔اور اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں اور مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میں نے اس مدعی کے مورث سے بیع قطعی کے ساتھ خریدا ہے اور مدعی دوبارہ اس بات پر گوہ قائم کرے کہ یہ بیع وفاء تھی تو امام ظہیر الدینؒ کے نزدیک یہ دعوی نہیں سنا جائے گا۔

[152] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 59 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(248)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے کہا ہے کہ یہ چیز مجھے ہبہ کرو۔(بخش دو)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	هندیه
(249)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے قیمت معلوم کی تھی کہ کتنی رقم پر دو گے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	هندیه
(250)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے یہ چیز مجھ سے بطور امانت لی تھی۔(یعنی مجھے یہ کہا تھا کہ یہ چیز میرے پاس بطور امانت رکھ دو)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	هندیه
(251)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز بطور عاریت اور سوال کے طلب کی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔	هندیه

مسئلہ(248) : ادعی عینا فی ید انسان انه ملکی وقد اقر صاحب الید بذلک لی فاقام المدعی علیه البینة انه استوهب هذا العین منی یکون ذلک دفعا لدعوی المدعی کذا فی المحیط ۔ [153]

اگر کسی شخص نے کسی انسان کے قبضہ میں موجود کسی چیز کا دعوی کر لیا کہ یہ چیز میری ہے اور صاحب قبضہ نے اس کا اقرار بھی میرے لئے کیا ہے پھر مدعی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے مجھ سے یہ چیز مانگی تھی تو اس سے مدعی کا دعوی دفع ہوگا۔اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(249) : اذا اقام المشهود علیه البینة ان المدعی ساومه بالمدعی به قبل دعواه قبلت بینته وبطلت بینة المدعی لان الاستیام اقرار بالملک للبائع ۔ [154]

اگر مدعیٰ علیہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ مدعی نے مجھ سے مدعی بہ کی قیمت معلوم کر لی تھی تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اور مدعی کے گواہ باطل ہوں گے کیونکہ قیمت معلوم کرنا اس بات کا اقرار ہے کہ یہ چیز بائع کی ملکیت ہے۔

مسئلہ(250) : ایضا ۔یہ مسئلہ اور آئندہ مسئلہ گزشتہ دو مسائل پر قیاس ہیں۔

مسئلہ(251) : ایضا ۔

---

[153] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 59 ۔

[154] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(252)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور ہبہ کے طلب کی ہے۔ (یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز مجھے ہبہ کرو)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس مدعی نے بطور ہبہ طلب کی ہے۔(یعنی مجھے کہا ہے کہ یہ چیز مجھے ہبہ کرو)	ھندیہ
(253)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے اس چیز کی قیمت جو اس کے قبضہ میں ہے معلوم کرلی ہے یعنی مجھ سے پوچھ رہاتھاکہ یہ چیز کتنے کی دوگے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے اس چیز کی قیمت جو اس کے قبضہ میں ہے معلوم کرلی ہے یعنی مجھ سے پوچھ رہاتھاکہ یہ چیز کتنے کی دوگے۔	ھندیہ
(254)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے بطور امانت طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہاہے کہ یہ چیز میرے پاس بطور امانت رکھدو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اسکے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور سوال اور عاریت کے طلب کی ہے۔	ھندیہ
(255)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور سوال اور عاریت کے طلب کی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور سوال اور عاریت کے طلب کی ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(252) : وفی زیادات القاضی علاء الدین الصحیح روایة الجامع والاقدام علی الاستشراء والاستیهاب والاستیداع والاستئجار اقرار بأنه لاملک له فیه باتفاق الروایات کذا فی الفصول العمادیة۔[155]

قاضی علاءالدین کی زیادات کتاب میں ہے کہ جامع کی صحیح روایت یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع، ہبہ، ودیعت یا اجارہ کا مطالبہ کرنا یہ اس بات کا اقرار ہے کہ مدعی کا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے اس پر تمام روایات کا اتفاق ہے اسی طرح فصول العمادیہ میں ہے۔

مسئلہ(253) : ایضا ۔

مسئلہ(254) : ایضا ۔

[155] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 59 ۔

مسئلہ(255) : ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور اجارہ طلب کی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور اجارہ طلب کی ہے۔	(256)
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے فلاں تاریخ کو اس چیز کی جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے قیمت معلوم کرلی ہے کہ یہ چیز کتنے کی دوگے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے فلاں تاریخ کو اس چیز کی جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے قیمت معلوم کرلی ہے کہ یہ چیز کتنے کی دوگے اور ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	(257)
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور ھبہ طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز مجھے ھبہ کردو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے فلاں تاریخ کو بطور ھبہ طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز مجھے ھبہ کردو۔ (مجھے دےدو) اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	(258)
ھندیہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور اجارہ طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز مجھے اجارہ کردو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے مجھ سے بطور اجارہ طلب کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	(259)

مسئلہ(256) : و فی زیادات القاضی علاء الدین الصحیح روایة الجامع والاقدام علی الاستشراء والاستیهاب والاستیداع والاستئجار اقرار بأنه لاملک له فیه باتفاق الروایات کذا فی الفصول العمادیة۔[156]

قاضی علاءالدین کی زیادات کتاب میں ہے کہ جامع کی صحیح روایت یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع، ہبہ، ودیعت یا اجارہ کا مطالبہ کرنا یہ اس بات کا اقرار ہے کہ مدعی کا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے اس پر تمام روایات کا اتفاق ہے اسی طرح فصول العمادیہ میں ہے۔

مسئلہ(257) : ایضا ۔

[156] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 59 ۔

مسئلہ(258) : ایضا ۔

مسئلہ(259) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(260)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور امانت طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز میرے پاس بطور امانت رکھدو اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور امانت طلب کی ہے یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ یہ چیز میرے پاس امانت رکھ دو اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ھندیہ
(261)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور عاریت اور سوال طلب کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے یہ چیز جو اس کے قبضہ میں ہے فلاں تاریخ کو مجھ سے بطور عاریت طلب کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ھندیہ
(262)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ کھجور کے درخت جو اس شخص کے قبضہ میں ہیں یہ میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھ سے ان درختوں کی قیمت معلوم کرلی ہے کہ کتنے کے دوگے۔	ھندیہ

مسئلہ(260) : و فی زیادات القاضی علاء الدین الصحیح روایة الجامع والاقدام علی الاستشراء والاستیهاب والاستیداع والاستئجار اقرار بأنه لاملک له فیه باتفاق الروایات کذا فی الفصول العمادیة۔[157]

قاضی علاءالدین کی زیادات کتاب میں ہے کہ جامع کی صحیح روایت یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع، ہبہ، ودیعت یا اجارہ کا مطالبہ کرنا یہ اس بات کا اقرار ہے کہ مدعی کا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے اس پر تمام روایات کا اتفاق ہے اسی طرح فصول العمادیہ میں ہے۔

مسئلہ(261) : ایضا ۔

مسئلہ(262) : اذا ادعی نخلا فی یدی رجل فقال المدعی علیه فی دفع دعواه انه استشری تمر هذا النخل منی فهذا لیس بدفع کذا فی الذخیرة ۔[158]

اگر ایک شخص کسی کے قبضہ میں موجود کھجور کے درختوں پر دعوی کرے تو مدعیٰ علیہ اس کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ اس مدعی نے مجھ سے ان کھجوروں کی قیمت معلوم کرلی تھی تو یہ دفع نہیں ہے اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

[157] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 59 ۔

[158] ایضا، ص 60 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(263)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ گھر جو میرے قبضہ میں ہے اس کو میرے والد نے تعمیر کیا تھااور مجھے میراث میں ملاہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر جواس کے قبضہ میں ہے یہ میرے والد نے تعمیر کیا تھا اور مجھے میراث ملاہے۔	تنقیح
(264)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ مجھے اپنی دادی سے میراث میں ملاہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس عورت کا صرف ایک بیٹاہے جو غائب ہے اور یہ معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یامردہ۔	تنقیح
(265)	گواہ عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر قتل کیا گیا ہے تو میں اس کی میراث میں اپنا حق مانگتی ہوں۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ (اس عورت کا شوہر) زید زندہ ہے۔	تنقیح
(266)	گواہعورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر فوت ہوا ہے تو میں اس کی میراث میں اپنا حق مانگتی ہوں۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ (اس عورت کا شوہر) زید زندہ ہے۔	تنقیح

مسئلہ(263) : بینة ذی الیداولی فی ما لو ادعی ان اباه بنی الدار وترکها میراثا له وبرهن الخارج علی مثل ذلک۔[159]

اگر صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر اس کے والد نے بنایا ہے اور اس کے لئے میراث میں چھوڑ دیا ہے اور مدعی بھی اسی طرح گواہ قائم کریں تو صاحب قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(264) : بینة مدعی الارث من جد ته اولی من بینة ذی الید انه کان للجدة ابن غائب لم یعلم موته الی الان۔[160]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز مجھے اپنی دادی سے میراث میں ملی ہے تو یہ راجح ہیں صاحب قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ اس کی دادی کا ایک اور بیٹا بھی ہے جو کہ غائب ہے اور اس کی موت کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں ہے۔

[159] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 599 ۔
[160] ایضا ۔

مسئلہ(265) : بینة ان زوج فلانة قتل او انه مات اولی من بینة انه حی ۔ [161]

کسی عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس کا خاوند قتل کیا گیا ہے یا وہ فوت ہو چکا ہے راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو اس بات کی گواہی دے کہ وہ زندہ ہے۔

مسئلہ(266) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(267)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر زید فوت ہو چکا ہے تو میں اس کی میراث میں اپنا حق مانگتی ہوں اور زید کی وفات کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید فلاں تاریخ کو زندہ تھا۔	تنقیح
(268)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر زید فلاں تاریخ کو فوت ہو چکا ہے تو میں اس کی میراث میں سے اپنا حق مانگتی ہوں۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید زندہ ہے لیکن تاریخ ذکر نہ کرے۔	تنقیح
(269)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر زید فلاں تاریخ کو فوت ہو چکا ہے تو میں اپنا حق مانگتی ہوں اس کی میراث سے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو ورثاء کی تاریخ سے۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید فلاں تاریخ کو زندہ تھا اور ایسی تاریخ بتائے جو عورت کی تاریخ سے مقدم ہو۔	تنقیح
(270)	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید زندہ ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ زید کی بیوی کے اس بات پر کہ زید فلاں تاریخ کو فوت ہو چکا ہے تو میں اپنا حق مانگتی ہوں اس کی میراث سے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	تنقیح
(271)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر زید جو فلاں تاریخ کو فوت ہو چکا ہے تو میں اپنا حق مانگتی ہوں اس کی میراث میں سے۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید زندہ ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو اس عورت نے بتائی ہو۔	تنقیح

مسئلہ(267) : بینة ان زوج فلانة قتل او انه مات اولی من بینة انه حی الا اذا اخبر بحیاته بتاریخ لاحق ۔ [162]

[161] ایضا ۔

[162] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 599 ۔

کسی عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس کا خاوند قتل کیا گیا ہے یا وہ فوت ہو چکا ہے راجح ہیں ان گواہوں سے جو یہ گواہی دے کہ وہ زندہ ہے لیکن اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے مقدم تاریخ بتائے تو پھر اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(268) : ایضا ۔

مسئلہ(269) : ایضا ۔

مسئلہ(270) : ایضا ۔

مسئلہ(271) : ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے جس نے یہ غلام بیچ دیا ہو اس بات پر کہ یہ غلام اسی طرح غلام ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی غلام خرید لیا ہو اس بات پر کہ یہ غلام بیچنے والے نے مجھے بیچ دیا ہے اور اس نے بیچنے سے پہلے آزاد کیا تھا۔	(272)
تنقیح	گواہ بکر کے اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت تھی (آزاد نہیں ہے)	گواہ زید کے جس نے بکر سے کوئی غلام خریدا ہو اس بات پر کہ بکر نے اس غلام کی آزادی اس کی قیمت کے لینے کے ساتھ مشروط کیا تھا (یعنی بکر نے یہ غلام خریدا ہی نہ تھا کہ کہا تھا کہ اگر یہ غلام میں نے خرید لیا تو یہ آزاد ہے تو اس نے مجھے آزاد ہی شخص بیچ دیا ہے۔)	(273)

مسئلہ(272) : بائع العبد اذا طلب الثمن من المشتری فقال المشتری انک مبطل فی هذه الدعوی لانک بعت الحر فانک حلفت وقلت ان اشتریت عبدا فهو حر ثم اشتریت هذاالعبد بعد یمینک وعتق علیک وبعته منی فهذا دفع صحیح لو اثبته بالبینة و کذالک لو قال اعتقت هذاالعبد قبل ان تبیعه منی فهذا کله دفع صحیح۔[163]

اگر کسی غلام کا بیچنے والا خریدنے والے سے غلام کی قیمت طلب کرے تو مشتری یہ کہے کہ تو اپنے دعوی میں جھوٹا ہے کیونکہ آپ نے ایک آزاد شخص کو بیچ دیا ہے اس لئے کہ آپ نے قسم اٹھا کر یہ کہا تھا کہ اگر میں نے غلام خرید لیا تو وہ آزاد ہو گا پھر آپ نے یہ غلام اپنی قسم کے بعد خرید لیا ہے اور یہ آزاد ہوا ہے اور اس کے بعد یہ آپ نے مجھے بیچ دیا ہے تو اگر مشتری اس پر گواہ قائم کریں تو یہ دفع صحیح ہے اسی طرح اگر مشتری یہ کہے کہ آپ نے یہ غلام مجھے بیچنے سے پہلے آزاد کیا تھا تو یہ دفع بھی صحیح ہے۔

مسئلہ(273) : ایضا ۔

[163]فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 61 ۔

فصل دوم:

اس دعوی کا بیان جس میں ایک شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی
کرے ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا بغیر سبب کے۔
(اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

فصل دوم:

اس دعوی کا بیان کہ ایک شخص(1) کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرے ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا بغیر سبب کے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(274)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے ایک سال سے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز دو سالوں سے میری ملکیت ہے کیونکہ یہ میں نے خرید لی ہے۔	میزان

نوٹ: اس مبحث میں میزان کے تمام مسائل اس اصول پر مبنی ہیں کہ اس میں جس سبب کے ساتھ دعوی کیا گیا ہے وہ ایسا سبب ہے جو مکرر ہو سکتا ہے اور میزان کے مصنف کے نزدیک ایسا سبب جو مکرر ہو سکتا ہے وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:
واما کل سبب الملک من المتاع مایتکرر یعنی یعاد ویصنع مرة اخری بعد نقضه فهو لایکون فی معنی النتاج بل یکون فی منزلة الملک المطلق۔ اس لئے ان مسائل کی تخریج کے لئے دعوی ملک مطلق کے مسائل لئے گئے ہیں جو کہ یہ ہیں۔

مسئلہ(274) : رجل ادعی دارا اوعقارا او منقولا فی ید رجل ملکا مطلقا واقام البینة علی الملک المطلق واقام ذوالید بینة ایضاانه ملکه فبینة الخارج اولی عندعلمائنا الثلاثة وهذا اذا لم یذکرا تاریخا واما اذا ذکراه وتاریخهما سواء فکذلک یقضی ببینة الخارج وان کان تاریخ احدهما اسبق یقضی لاسبقهما تاریخا سواء کان خارجا او صاحب ید وهو قول ابی حنیفة ؒ وقول ابی یوسف ؒ آخرا وقول محمد ؒ اولا ۔ وعلی قول ابی یوسف ؒ اولا وهو قول محمد آخرا لاعبرة للتاریخ بل یقضی للخارج وان ارخ احدهما ولم یؤرخ الآخر فکذلک یقضی للخارج ۔[164]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود کسی گھر، کھیت یا کسی منقولی چیز کا دعوی کر لیا اور کہا کہ یہ میری ہے اور اس پر گواہ قائم کرے اور مدعیٰ علیہ بھی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ یہ میری ہے تو اس صورت میں ہمارے تینوں علماء کے نزدیک مدعی کے گواہ راجح ہیں اور یہ اس صورت میں کہ جب دونوں مدعی اور مدعیٰ علیہ تاریخ نہ بتائے اور اگر دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی تو اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں اور ایک کی تاریخ دوسرے کی تاریخ سے مقدم ہو تو اس کے گواہ راجح ہیں چاہے وہ مدعی ہو یا مدعیٰ علیہ، اور یہی قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور امام ابو یوسفؒ کا آخری قول اور امام محمدؒ کا پہلا قول بھی یہی ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کا پہلا قول اور امام محمدؒ کا آخری قول یہ ہے کہ تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ اس صورت میں بھی مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت میں بھی مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

[164] میزان المدعیین ، ص 10 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(275)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے دو سال پہلے میں نے خرید لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز دو سالوں سے میری ملکیت ہے۔	میزان
(276)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے مجھے کسی سے میراث میں ملی ہے۔	فیض
(277)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے۔	گواہ کسی مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے میں نے خرید لی ہے۔	فیض
(278)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں گھر جو اس زید کے قبضہ میں ہے وہ ایک سال سے میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ یعنی زید کے اس بات پر کہ وہ گھر بکر کا تھا میں نے دو سال پہلے بکر سے خرید لیا ہے اور قبضہ میں لیا ہے۔	میزان
(279)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز دو سالوں سے میری ملکیت ہے کسی سبب(1) کے ساتھ۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ تین سالوں سے میری ملکیت ہے۔	میزان

مسئلہ(275) : ایضا ۔

مسئلہ(276) : و ان ادعی احدھما الشرآء او الارث و الاخر الملک المطلق والعین فی ید ثالث واقاما البینۃ فصاحب المطلق اولی ۔ [165]

اگر ایک شخص مدعی اور مدعیٰ علیہ میں سے بیع یا میراث کا دعوی کرے اور دوسرا ملک مطلق کا اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں گواہ قائم کریں تو جس شخص نے ملک مطلق کا دعوی کیا ہے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(277) : ایضا ۔

---

[165] فتاوی فیض الکرکی ، ص 351 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	(280)
میزان	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور یہ بھی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے کسی سبب (1) کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	(281)

(1) مثلاً میں نے خرید لی ہے یا مجھے کسی نے ھبہ کی ہے یا کوئی اور سبب ملکیت کا بتائے۔۱۲۔مترجم

مسئلہ(278) : رجل ادعى دارا اوعقارا او منقولا فی ید رجل ملکا مطلقا واقام البینة علی الملک المطلق واقام ذوالید بینة ایضا ،انه ملکه فبینة الخارج اولی عندعلمائنا الثلاثة وهذا اذا لم یذکرا تاریخا واما اذا ذکراه وتاریخهما سواء فکذلک یقضی ببینة الخارج وان کان تاریخ احدهما اسبق یقضی لاسبقهما تاریخا سواء کان خارجا او صاحب ید وهو قول ابی حنیفة ؒ وقول ابی یوسف ؒ آخرا وقول محمد ؒ اولا ۔ وعلی قول ابی یوسف ؒ اولا وهو قول محمد آخرا لاعبرة للتاریخ بل یقضی للخارج وان ارخ احدهما ولم یؤرخ الآخر فکذلک یقضی للخارج۔[166] اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود کسی گھر، کھیت یا کسی منقولی چیز کا دعوی کر لیا اور کہا کہ یہ میرا ہے اور اس پر گواہ قائم کر لئے اور مدعیٰ علیہ بھی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ یہ میرا ہے تو اس صورت میں ہمارے تینوں علماء کے نزدیک مدعی کے گواہ راجح ہیں اور یہ اس صورت میں کہ جب دونوں مدعی اور مدعیٰ علیہ تاریخ نہ بتائے اور اگر دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی تو اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں اور ایک کی تاریخ دوسرے کی تاریخ سے مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے گواہ راجح ہیں چاہے وہ مدعی ہو یا مدعیٰ علیہ ہو۔ اور یہی قول امام ابو حنیفہ ؒ کا ہے اور امام ابو یوسف ؒ کا آخری قول اور امام محمد ؒ کا پہلا قول بھی یہی ہے۔ اور امام ابو یوسف ؒ کا پہلا قول اور امام محمد ؒ کا آخری قول یہ ہے کہ تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ اس صورت میں بھی مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت میں بھی مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(279) : ایضا ۔

مسئلہ(280) : ایضا ۔

مسئلہ(281) : ایضا ۔

---

[166] میزان المدعیین ،ص 10 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(282)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اس تاریخ سے جو مدعی غیر قابض نے بتائی ہے۔	میزان
(283)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز ایک سال سے میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔ (کہ فلاں تاریخ سے میں اس کا مالک ہوں)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے کسی سبب کے ساتھ اور یہ بھی ملکیت کی تاریخ وہ بتائے جو مدعی غیر قابض نے بتائی ہے۔	میزان
(284)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے کیونکہ یہ میں نے ایک سال پہلے خرید لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز تین سالوں سے میری ملکیت ہے۔	میزان
(285)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز دو سالوں سے میری ملکیت ہے کسی سبب کے ساتھ۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز تین سالوں سے میری ملکیت ہے۔	فیض

(1) مثلاً میں نے خرید لی ہے یا مجھے کسی نے ھبہ کی ہے یا کوئی اور سبب ملکیت کا بتائے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(282) : ایضا۔

مسئلہ(283) : ایضا ۔

مسئلہ(284) : ایضا ۔

مسئلہ(285) : و ان ادعی احدهما الشرآء او الارث والاخر الملك المطلق والعين فی يد ثالث واقاما البينة فصاحب المطلق اولی ولو كان فی يد مدعی الشرآء او الارث وادعی الخارج انه ملكه مطلقا يقضی للخارج ۔ [167]

---

[167] فتاوی فیض الکرکی ، ص 351 ۔

اگر ایک شخص مدعی اور مدعیٰ علیہ میں سے بیع یا میراث کا دعوی کرے اور دوسرا ملک مطلق کا اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں گواہ قائم کریں تو جس شخص نے ملک مطلق کا دعوی کیا ہے اس کے گواہ راجح ہیں اور اگر وہ چیز بیع یا میراث کے مدعی کے قبضہ میں ہو اور مدعی غیر قابض یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے تو اس صورت میں مدعی غیر قابض کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(286)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے وہ میری ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ میری ہے اور یہ بھی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	فیض
(287)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے کسی سبب کے ساتھ اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحب قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے اور یہ اپنی ملکیت کی وہ تاریخ بتائے جو مدعی غیر قابض نے بتائی ہے۔	فیض
(288)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ میری ہے اور یہ اپنی ملکیت کی وہ تاریخ بتائے جو مدعی غیر قابض نے بتائی ہے۔	فصولین
(289)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز فلاں تاریخ سے میری ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ میری ہے کسی سبب کے ساتھ اسی تاریخ سے جو مدعی نے بتائی ہے۔	فصولین
(290)	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اسی چیز کی ملکیت پر کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	فصولین

مسئلہ(286) : ایضا ۔

مسئلہ(287) : ایضا ۔

مسئلہ(288) : فلو ادعی احدهما بسبب والآخر مطلقا فان ادعی الخارج ملكا مطلقا مؤرخا بسنة وادعی ذواليد ملكا بسبب الشراء من بكر منذ سنتين وهو يملكه يحكم للخارج ۔۔۔ وكذا لو برهن الخا رج على الملك بسبب مؤرخا بسنتين وبرهن ذواليد انه ملكه مطلقا مؤرخا بثلاث سنين فهو للخا رج أيضا ۔[168]

[168] ابن قاضی سماونة ، بدرالدين ، محمود بن اسرائيل، المتوفى 823 ھ ، جامع الفصولين ، ص 76،
اسلامی کتب خانه کراتشی بدون الطبع وبدون التاريخ ۔

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ میں مدعی ملک مطلق کا دعوی کرے اور یہ کہے کہ میں ایک سال سے اس کا ملک ہوں اور صاحب قبضہ یہ دعوی کرے کہ میں اس کا مالک ہوں کیونکہ میں نے یہ چیز دو سال پہلے بکر سے خرید لی ہے تو اس صورت میں مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا ۔۔۔اور اسی طرح اگر مدعی کسی سبب کے ساتھ اپنی ملکیت کا دعوی کرے دو سالوں سے اور صاحب قبضہ تین سالوں سے ملک مطلق کا دعوی کرے تو اس صورت میں بھی مدعی کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(289) : ایضا ۔مسئلہ(290): ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(291)	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اسی چیز کی ملکیت پر اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	نور العین
(292)	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اسی چیز کی ملکیت پر کسی سبب کے ساتھ اور تاریخ نہ بتائے۔	نور العین
(293)	گواہ مدعی غیر قابض کے کسی چیز کی ملکیت پر کسی سبب کے ساتھ اور ملکیت کی تاریخ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اسی چیز کی ملکیت پر اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	نور العین
(294)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور زید نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(295)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے میں نے زید کو بطور امانت دی ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین

مسئلہ(291) : بینة ذی الید علی النتاج انما یترجح علی بینة الخارج علی مطلق الملک او علی النتاج اذا لم یدع الخارج علیه فعلا کرهن او غصب او ودیعة او اجارة او عاریة او نحوها اما لو ادعی فعلا مع ذلک فبینته اولی۔[169]

صاحب قبضہ کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے یہ مدعی کے گواہوں سے تب راجح ہیں جب مدعی ملک مطلق یا اپنے گھر میں اس جانور کی پیدائش کا دعوی کرے جب کہ مدعی صاحب قبضہ پر کسی فعل یا سبب کے ساتھ دعوی نہ کرے مثلا رہن، غصب، ودیعت، اجارہ اور عاریت وغیرہ لیکن اگر وہ ان چیزوں کے ساتھ دعوی کرے تو پھر اس مدعی کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(292) : ایضا ۔

[169] نور العین ، ص 29 ۔

مسئلہ(293) : ایضا ۔

مسئلہ(294) : ان ذاالید اذاادعی النتاج وادعی الخارج انه ملکه غصبه منه ذوالید او اودعه له او اعارمنه کانت بینة الخارج اولی ۔ [170]

اگر صاحبِ قبضہ کسی چیز کی پیدائش کا دعوی کرے اور مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لی ہے یا اس کے پاس بطور امانت ہے اور یا اس کو بطور عاریت دی ہے تو اس صورت میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(295) : ایضا ۔

---

[170] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
نورالعین	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے میں نے زید کو بطور عاریت اور سوال دیا ہے۔	(296)
تبصرہ	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	(297)
تبصرہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں زید کے پاس رہن کر لی ہے۔	(298)

مسئلہ(296) : ایضا ۔

مسئلہ(297) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب۔ [171]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال کے طور پر ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(298) : و تقدم البینة الناقلة علی المستصحبة و مثالها ان تشهد بینة ان هذه الدار لزید بناها منذ مدة ولا یعلمونها خرجت عن ملکه الی الان وتشهد البینة الاخر ان هذا اشتراها منه بعد ذلک فالبینة الناقلة علمت والمستصحبة لم تعلم فلاتعارض بین الشهادتین [172]

وہ گواہ جو کسی کی ملکیت کے انتقال کو ثابت کریں یہ ان گواہوں سے راجح ہیں جو صرف ملکیت کی معیت کو ثابت کریں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک قسم کے گواہ اس طرح گواہی دیں کہ یہ گھر زید کا ہے اس نے کچھ مدت پہلے بنایا ہے اور ان گواہوں کو یہ معلوم نہیں کہ اب اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں اور دوسری قسم کے گواہ اس طرح گواہی دیں کہ اس نے زید سے خرید لیا تھا تو اس صورت میں یہ ثابت ہوا کہ زید کی ملکیت ختم ہو چکی ہے اور اب اس کی معیت معلوم نہیں تو ایسے گواہوں میں کوئی تعارض نہیں۔

[171] علامه برمان الدین ، ابراهیم بن محمد فرحون المالکی ،تبصرة الحکام فی اصول الاقضیة ومناهج الاحکام،ج 2 ص 147 ،

ادارة الشؤون الاسلامیه دولة قطر ، الطبعة الاولی 1437 ھ ۔

[172] ایضا ، ص 149۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(299)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں قاضی صاحب نے میرے لئے اس جانور کے بارے میں فیصلہ سنایاہے جو اس صاحبِ قبضہ کے پاس ہے۔(کہ یہ میرا ہے)	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	تبصرہ
(300)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس مدعی سے خرید لیا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔	تبصرہ
(301)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔	تبصرہ
(302)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔	تبصرہ

مسئلہ(299) : ولوشهد شاهدان ان احد الخصمين غلب الاخر على ما في يديه فانه يحكم على هذاالغالب بان يرده الى المغلوب عليه ۔ [173]

اگر دو گواہ اس طرح گواہی دیں کہ ان دو دعویداروں میں ایک مدعی اس دوسرے پر غالب آگیا ہے جس کے قبضہ میں وہ چیز تھی تو اس صورت میں وہ چیز اس غالب سے لے کر مغلوب علیہ کی طرف لوٹائی جائے گی۔

مسئلہ(300) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البينتين سبب الملک من نتاج او زراعة وتكون شهادة البينة الاخرى مطلقة لا تذكر سوى مجرد لاملک فانه يرجح من ذكر السبب۔ [174]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (301) : ایضا ۔

مسئلہ(302) : ایضا ۔

---

[173] تبصرة الحكام ص 148 ۔

[174] ایضا ، ص 147 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(303)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ جانور میری ملکیت ہے۔	تبصرہ
(304)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے یہ میری ملکیت ہے میں نے زید کو بطور اجارہ دیا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	تبصرہ
(305)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز جو زید کے پاس ہے یہ میری ملکیت ہے میں نے زید کو بطور امانت دی ہے۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے۔	تبصرہ

مسئلہ(303) :وتقدم البينة الناقلة على المستصحبة و مثالها ان تشهد بينة ان هذه الدار لزيد بناها منذ مدة ولا يعلمونها خرجت عن ملكه الى الان وتشهد البينة الاخر ان هذا اشتراها منه بعد ذلك فالبينة الناقلة علمت والمستصحبة لم تعلم فلاتعارض بين الشهادتين ۔[175]

وہ گواہ جو کسی کی ملکیت کے انتقال کو ثابت کریں یہ ان گواہوں سے راجح ہیں جو صرف ملکیت کی معیت کو ثابت کریں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک قسم کے گواہ اس طرح گواہی دیں کہ یہ گھر زید کا ہے اس نے کچھ مدت پہلے بنایا ہے اور ان گواہوں کو یہ معلوم نہیں کہ اب اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں اور دوسری قسم کے گواہ اس طرح گواہی دیں کہ اس نے زید سے خریدا تھا تو اس صورت میں یہ ثابت ہوا کہ زید کی ملکیت ختم ہو چکی ہے اور اب اس کی معیت معلوم نہیں تو ایسے گواہوں میں کوئی تعارض نہیں۔

مسئلہ(304):ایضا ۔

مسئلہ(305): واما سبب الملك فمثل ان تذكر احدى البينتين سبب الملك من نتاج او زراعة وتكون شهادة البينة الاخرى مطلقة لا تذكر سوى مجرد لاملك فانه يرجح من ذكر السبب ۔[176]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

---

[175]تبصرة الحكام ص 149 ۔

[176]ايضا ، ص 147 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تبصرہ	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے پاس ہے یہ میری ملکیت ہے زید نے مجھ سے چھین لی ہے۔	(306)
تبصرہ	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ جانور میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ جو جانور زید کے پاس ہے وہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	(307)
تبصرہ	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور اتنی مدت سے میری ملکیت ہے اور یہ بھی وہ تاریخ بتائے جو اس دوسرے نے بتائی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اتنی مدت پہلے۔	(308)
تبصرہ	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور اتنی مدت سے میری ملکیت ہے اور یہ اس دوسرے مدعی سے کم مدت بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اتنی مدت پہلے اور مدت زیادہ بتائے۔	(309)

مسئلہ(305) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب ۔ [177]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(306) : ایضا ۔

مسئلہ(307) : ایضا ۔

مسئلہ(308) : ایضا ۔

مسئلہ(309) : ایضا ۔

---

[177] تبصرة الحکام ص 147 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(310)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے قبضہ میں ہے یہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ ایسی بتائے جو اس دوسرے مدعی کی تاریخ سے مقدم ہو۔	تبصرہ
(311)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے قبضہ میں ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اتنی مدت پہلے۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	تبصرہ
(312)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے قبضہ میں ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے فلاں تاریخ سے۔	تبصرہ
(313)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے قبضہ میں ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	تبصرہ

مسئلہ(310) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب۔ [178]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(311) : ایضا ۔

مسئلہ(312) : ایضا ۔

مسئلہ(313) : ایضا ۔

---

[178] تبصرة الحکام ص 147۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(314)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے قبضہ میں ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اسی تاریخ سے جو مدعی غیر قابض نے بتائی ہے۔	تبصرہ
(315)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ جو جانور صاحب قبضہ کے پاس ہے یہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی تاریخ ایسی بتائے جو مدعی کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	تبصرہ
(316)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ زید کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی ایسی تاریخ بتائے جو مدعی کی تاریخ سے مقدم ہو۔	تبصرہ
(317)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	تبصرہ

مسئلہ(314) : ایضا ۔

مسئلہ(315) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب۔ [179]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال کے طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(316) : ایضا ۔

مسئلہ(317) : ایضا ۔

[179] تبصرة الحکام ص 147۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تبصرہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور جو زید کے پاس ہے میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	(318)
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	(319)
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی تاریخ وہ بتائے جو دوسرے صاحبِ قبضہ نے بتائی ہو۔	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور یہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے فلاں تاریخ کو۔	(320)
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی تاریخ وہ بتائے جو دوسرے صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور یہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	(321)

مسئلہ(318) : ایضا ۔

مسئلہ(319) : ایضا۔

مسئلہ(320) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب۔ [180]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(321) : ایضا ۔

[180] تبصرة الحکام ص 147 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں فلاں تاریخ سے اور ملکیت کی تاریخ وہ بتائے جو دوسرے صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور یہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	(322)
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میں اس کا مالک ہوں اور اپنی ملکیت کی تاریخ نہ بتائے۔(کہ کس تاریخ سے میں اس کا مالک ہوں)	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور یہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ بتائے۔	(323)
تبصرہ	گواہ اس دوسرے صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے فلاں تاریخ سے۔	گواہ اس شخص کے کہ کوئی جانور اس کے اور کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور یہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور پیدائش کی تاریخ نہ بتائے۔	(324)

مسئلہ(322) : واما سبب الملک فمثل ان تذکر احدی البینتین سبب الملک من نتاج او زراعة وتکون شهادة البینة الاخری مطلقة لا تذکر سوی مجرد لاملک فانه یرجح من ذکر السبب۔ [181]

اور ملکیت کا سبب یہ ہے کہ مثال طور پر کہ ایک قسم کے گواہ ملکیت کا سبب ذکر کرے یعنی یہ کہے کہ یہ جانور میں گھر میں پیدا ہوا ہے یا یہ کہے کہ یہ فصل میرے کھیت میں اگ گئی ہے اور دوسرا مطلق ملکیت کا دعوی کرے جو صرف یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں جو کسی سبب کا ذکر کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(323) : ایضا ۔

مسئلہ(324) : ایضا ۔

[181] تبصرة الحکام ص 147 ۔

باب دوم: خیار شرط،اقرار، صلح، مضاربت، ودیعت، عاریت، ھبہ اوراجارہ کے مسائل

فصل اول: خیار شرط کے مسائل

فصل دوم: اقرار کے مسائل

فصل سوم: صلح کے مسائل

فصل چہارم: مضاربت کے مسائل

فصل پنجم: ودیعت کے مسائل

فصل ششم: عاریت کے مسائل

فصل ہفتم: ھبہ کے مسائل

فصل ہشتم: اجارہ کے مسائل

فصل اول:

خیارِ شرط کے مسائل

فصل اول:

خیارِ شرط(1) کے مسائل

ان مسائل میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر بیچنے اور خریدنے والا بیع کی اس چیز کے ضائع کرنے میں اختلاف کرنے لگے مثلاً(ایک شخص نے دوسرے کو ایک غلام بیچ دیا تھا اور اس بیع میں ایک کے لئے خیار مقرر تھا پھر وہ دونوں اس غلام کی موت میں مختلف اختلاف کرنے لگے تو ان میں)ایک شخص یہ دعوی کرتا تھا کہ وہ غلام خیار کی مدت ہی میں مر چکا ہے تو بیع ختم ہو چکی ہے اور اس غلام کی مناسب قیمت لازم ہو چکی ہے اور دوسرا شخص یہ دعوی کرے'' کہ وہ غلام زندہ ہے اور بیع نافذ ہو چکی ہے اور جو قیمت ہم نے مقرر کی تھی وہ لازم ہو چکی ہے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ قول اس شخص کا راجح ہے جس نے اس غلام کے زندہ ہونے کا دعوی کیا ہے اور گواہ بھی اس کے راجح ہیں اور یہ حکم ظاہر الروایہ پر مبنی ہے اور اگر دونوں (خریدنے اور بیچنے والے) یہ مانتے ہیں کہ وہ غلام مر چکا ہے لیکن اس کی موت کے وقت میں اختلاف ہے مثلاً ایک شخص یہ دعوی کرے کہ وہ تین دن کے اندر مر چکا ہے (یعنی خیار کی مدت میں) اور بیع ختم ہو چکی ہے اور وہ دوسرا شخص یہ دعوی کرے کہ وہ تین کے بعد مر چکا ہے (یعنی خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد)اور بیع نافذ ہو چکی ہے تو حکم یہ ہے کہ جو شخص یہ دعوی کرے کہ وہ غلام مدتِ خیار کے اندر مر چکا ہے تو اس کا قول راجح ہے اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوی پر گواہ قائم کر دئے تو گواہ اس دوسرے شخص کے راجح ہیں اور یہ حکم مبنی ہے صحیح قول پر اور اگر خریدنے اور بیچنے والے دونوں یہ مانتے ہیں کہ وہ غلام تین دن گزرنے کے بعد مر چکا ہے لیکن ایک شخص یہ دعوی کرے کہ اس بیچنے والے (صاحبِ خیار) نے ان تین دنوں کے اندر بیع کو فسخ کیا تھا اور دوسرا شخص یہ دعوی کرے کہ اس بیچنے والے نے ان تین دن کے اندر اس بیع کو نافذ کیا تھا تو حکم یہ ہے کہ مدعی کی اجازت کا قول راجح ہے اور اگر گواہ ہوں تو گواہ اس دوسرے کے راجح ہیں اور یہ حکم مبنی ہے اس دلیل پر جس کو قیاس کہا جاتا ہے اور جس دلیل کو استحسان کہا جاتا ہے اس کے مطابق حکم یہ ہے کہ یہاں حکم اس کے برعکس ہو۔یعنی قول اس کا راجح ہے جس نے بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کیا ہے اور گواہ اس کے راجح ہیں جس نے بیع کی اجازت دی ہے۔

---

(1) بیع میں خیارِ شرط یہ ہے کہ خریدنے یا بیچنے والا یا دونوں اپنے لئے ایک، دو یا تین دن کا اختیار مشروط کرے۔ مثلاً خریدنے والا کہے کہ یہ چیز میں نے آپ سے دس روپیہ کے عوض خرید لی لیکن میرے لئے اس میں تین دن کا اختیار ہے اگر مجھے پسند نہ آئی تو میں اس کو اسی مدت کے اندر رد کر دوں گا اور اگر پسند آئی تو اجازت دوں گا تو اگر اُن تین دنوں میں رد کر دے تو یہ جائز ہے اور اگر جواب نہ دیا اور نہ اُس چیز کو واپس کر دیا اور خیار کی مدت گزر گئی تو اب اُس چیز کو رد نہیں کر سکتا اور خیارِ شرط تین دن تک ہے۔ ۱۲۔ مترجم۔

(2) اگر خیار بیچنے والے کو ہو اور خریدنے والے نے بیع کی اس چیز کو قبض کر لیا پھر اس سے وہ چیز خیارِ مدت ہی میں ضائع ہو گئی تو یہ خریدنے والا اس چیز کی مناسب قیمت کا ضامن ہے۔اور اگر خیارِ مدت کے گزرنے کے بعد وہ چیز ضائع ہو گئی تو جس قیمت پر انہوں نے بیع کی تھی تو یہ اسی قیمت کا ضامن ہے اور اگر خیار خریدنے والے کے لئے تھا اور اس نے بیع کی اس چیز کو قبض کر لیا پھر اس سے ضائع ہو گئی تو جو قیمت انہوں نے مقرر کی ہے یہ اسی قیمت کا ضامن ہے۔ ۱۲۔ مترجم

میں کہتا ہوں کہ یہاں پر دو دلیلیں ہیں ایک قیاس اور دوسرا استحسان۔ لیکن صاحب محیط نے قیاس کو اختیار کیا ہے۔ اور اگر خریدنے اور بیچنے والے دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ وہ غلام مر چکا ہے خیار کی مدت میں لیکن ایک کہتا ہے کہ اس خریدنے والے (صاحبِ خیار) نے خیار کی مدت ہی میں بائع کی موت سے پہلے وہ بیع فسخ کی تھی اور دوسرا کہے کہ میں نے اس بیع کی اجازت دی ہے۔ تو اس میں اس کا قول راجح ہے جو بیع کے فسخ کرنے کا دعوی کرے اور اگر گواہ موجود ہوں تو گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے۔ اور اگر خریدنے اور بیچنے والے دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ وہ غلام مر چکا ہے لیکن دونوں موت کے وقت میں اور ایک دوسری چیز میں اختلاف کرتے ہیں ، مثلاً ایک شخص دعوی کرے کہ وہ تین دن اس حال میں گزر چکے ہیں کہ وہ غلام زندہ تھا پھر اس کے بعد مر چکا ہے اور اس بیچنے والے نے اُن تین دن کے اندر اس کی اجازت دی تھی اور وہ دوسرا یہ دعوی کرے کہ وہ غلام اُن تین کے اندر مر چکا ہے اور اس کے مرنے سے پہلے اس خریدنے والے نے بیچنے والے کے حضور میں یہ بیع فسخ کی تھی اور گواہ اس کے راجح ہیں جس نے بیع کی اجازت کا دعوی کیا ہو اور اگر اس بیع میں خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو خیار حاصل تھا اور دونوں تسلیم کریں کہ وہ غلام مر چکا ہے لیکن اختلاف کرتے ہیں موت کے وقت میں اور کسی دوسری چیز میں۔ تو ایک دعوی کرے کہ وہ تین دن کے اندر مر چکا ہے اور ہم نے اس کی موت سے پہلے ہی اس کی بیع کی تھی اور وہ دوسرا دعوی کرے کہ وہ غلام اُن تین دنوں کے بعد مر چکا ہے اور بیع ایک دوسرے کی موجودگی میں ہم نے فسخ کی تھی تو حکم یہ ہے کہ قول اس کا راجح ہے جو بیع کے فسخ کا دعوی کرے اور اگر گواہ ہوں تو گواہ اس دوسرے کے راجح ہیں۔

مسئلہ(325) : ایک شخص نے دوسرے کو ایک غلام بیچ دیا اور اس بیع میں ان دونوں میں سے ایک کو تین دن کا خیار حاصل تھا پھر اُن تین دنوں کے گزرنے کے بعد یہ دونوں اختلاف کرنے لگے اس بیع کے فسخ اور نافذ کرنے میں (مثلاً ایک نے دعوی کیا کہ اس صاحبِ خیار نے خیار کی مدت ہی میں اس بیع کو فسخ کیا تھا اور صاحبِ خیار نے یہ دعوی کیا کہ نہیں بلکہ میں نے اس بیع کی اجازت دی تھی)اس حال میں کہ یہ غلام خریدنے والے کے قبضہ میں تھا تو حکم یہ ہے کہ اس کا قول راجح ہے جو بیع کی اجازت کا دعوی کرے۔ اور گواہ اس کے راجح ہیں جو بیع کو فسخ کرنے کا دعویٰ کرے۔ اور اگر خریدنے اور بیچنے والے کا اختلاف خیار کی مدت میں ہی ہو یعنی خیار کی مدت ابھی تک رہتی ہے تو پھر صاحبِ خیار کا قول راجح ہے اور گواہ اس دوسرے کے راجح ہیں۔

مسئلہ(325) : ولو تصادقا ان العبد مات بعد الثلاث في يد المشتري فاقام احدهما البينة ان البائع نقض البيع في الثلاث بمحضر من المشتري واقام الآخر البينة ان البائع اجاز البيع في الثلاث فالبينة بينة من يدعي النقض۔[182]

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ غلام خیار کے تین دن کے گزرنے کے بعد مشتری کے قبضہ میں وفات پا چکا ہے پھر ایک ان میں گواہ قائم کریں کہ بائع نے مشتری کے حضور میں خیار کے تین دن ہی میں بیع فسخ کی ہے اور دوسرا اس بات پر

[182] المحیط البرهانی ، ج10 ص34 ۔

گواہ قائم کرے کہ بائع نے خیار کے تین دن ہی میں بیع کو نافذ کیا تھا تو اس صورت میں گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے۔

مسئلہ (326): ایک شخص نے دوسرے کہ ایک غلام بیچ دیا اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل تھا اور خریدنے والے نے وہ غلام قبض کر لیا پھر وہ دونوں اس مدت کے گزرنے کے بعد اس بیع کے فسخ اور اجازت میں اختلاف کرنے لگے (مثلاً ایک نے دعوی کیا کہ صاحبِ خیار نے مدتِ خیار میں بیع کی اجازت دی تھی اور صاحبِ خیار دعوی کرتا ہے کہ میں نے بیع رد کی تھی اور دونوں نے اپنے اپنے دعوی پر گواہ قائم کر دئے) تو گواہ بیع کو فسخ کرنے کے راجح ہیں۔ اور اگر خریدنے اور بیچنے والے کا یہ اختلاف خیار کی مدت ہی میں ہو یعنی وہ تین دن نہیں گزرے ہیں تو پھر گواہ اس کے راجح ہیں جو بیع کو نافذ کرنے کا دعویکرے۔

یہ مضمون ختم ہو گیا۔

یہ بیان محیط کتاب کا ہے اختلاف فی الخیار کے باب میں اور اس سے اگلے مسائل کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔

مسئلہ (326) : ولو كان الخيار لهما جميعا واقام احدهما البينة على النقض منهما جميعا واقام الآخر البينة على الاجازة منهما جميعا وكان الاختلاف بينهما بعد مضى الايام الثلاثة فالبينة بينة من يدعى النقض ----- ولو اختلفا على هذا الوجه فى الايام الثلاثة ولم تكن لهما بينة فالقول قول من يدعى النقض -------- ولو اقام البينة فالبينة بينة مدعى الاجازة ۔ [183]

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں کو خیار حاصل ہو اور ایک ان میں سے اس بات پر گواہ قائم کرے کہ ہم نے اس بیع کو فسخ کیا تھا اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کرے کہ ہم نے اس بیع کو نافذ کیا تھا تو اگر یہ اختلاف خیار کے تین دن کے گزر جانے کے بعد ہو تو اس صورت میں گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے اور اگر یہ اختلاف خیار کی مدت ہی میں ہو تو اگر گواہ موجود نہیں ہیں تو قول اس شخص کا راجح ہے جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے۔

---

[183] المحيط البرهانى ، ج 10 ص 35 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(327)	گواہ(1) کسی چیز کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ اس بیع میں مجھے تین دن کا خیار حاصل تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز خرید لی ہو اس بات پر کہ بیع قطعی ہو چکی ہے یعنی اس میں خیار نہ تھا۔	ھندیہ
(328)	گواہ کسی چیز کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس بیع میں مجھے تین دن کا خیار حاصل تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز بیچ دی ہو اس بات پر کہ یہ بیع قطعی تھی یعنی اس میں خیار نہ تھا۔	ھندیہ
(329)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے کے اس بات پر کہ اس بیع میں مجھے تین دن کا خیار حاصل تھا۔	گواہ اس دوسرے کے اس بات پر کہ یہ بیع قطعی تھی یعنی اس میں خیار نہ تھا۔	ھندیہ
(330)	گواہ(2) کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے کے جس کو کوئی خیار حاصل نہ ہو اور دونوں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت سے پہلے اس بات پر کہ اس صاحبِ خیار نے بیع کی اجازت دی ہے۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس کو خیار حاصل ہو اور اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے سے پہلے، اس بات پر کہ یہ بیع میں نے رد کی ہے۔	ھندیہ

(1) یہ حکم پہلے تین مسائل میں مبنی ہے ظاہر الروایہ پر جیسا کہ قاضی خان میں مذکور ہے۔ ۱۲۔ح

(2) اس مسئلہ میں دو صورتیں ہیں اسی طرح آئندہ میں بھی۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(327) : اختلفا فی شرط الخیار وأقاما البینة فبینة مدعی الخیار أولی کذا فی القنیة ۔ [184]

اگر بائع اور مشتری دونوں میں اس بات میں اختلاف پیدا ہو جائے کہ اس بیع میں خیار تھا یا نہیں اور دونوں اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو اس صورت میں اس شخص کے گواہ راجح ہیں جو خیار کے ثبوت کا دعوی کرے۔ اسی طرح قنیہ میں ہے۔

مسئلہ(328) : ایضا ۔

مسئلہ(329) : ایضا ۔

مسئلہ(330) : ان کان الخیار لاحدهما واختلفا فی الاجازة والنقض فی المدة فالقول لمن له الخیار ادعی الفسخ او الاجازة والبینة بینة الآخر۔ [185]

[184] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 51 ۔

[185] ایضا ۔

اگر بائع اور مشتری دونوں میں کسی ایک کو خیار حاصل تھا اور دونوں میں اس بات میں اختلاف پیدا ہو جائے کہ یہ بیع میں خیار کی مدت میں نافذ کی گئی تھی یا فسخ کی گئی تھی تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو جس کو خیار حاصل تھا چاہے وہ بیع کے نافذ ہونے کا دعوی کرے یا فسخ ہونے کا اور گواہ دوسرے کا راجح ہیں جو صاحبِ خیار نہ ہو۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(331)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے کے جس کو کوئی خیار حاصل نہ ہو اور دونوں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت سے پہلے اس بات پر کہ اس صاحبِ خیار نے بیع کو رد کیا ہے۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس کو خیار حاصل ہو اور دونوں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے سے پہلے اس بات پر کہ میں نے اس بیع کی اجازت دی تھی۔	هندیه
(332)	گواہ(1) کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے بیع کی ہے جس میں ایک کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد، پھر وہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ صاحبِ خیار نے یہ بیع خیار کی مدت میں فسخ کی ہے۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے بیع کی ہے اور اس بیع میں ایک کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ صاحبِ خیار (خریدنے والا ہو یا بیچنے والا) نے اس بیع کی خیار کی مدت میں اجازت دی ہے۔	هندیه
(333)	گواہ عمرو کے جس نے کوئی چیز زید سے خرید لی ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت میں یہ بیع فسخ کی ہے۔	گواہ عمرو کے جس نے کوئی چیز زید سے خرید لی ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ زید نے خیار کی مدت میں یہ بیع نافذ کی ہے۔	هندیه

(1) اس مسئلہ کی چار صورتیں ہیں میں نے آسانی کی خاطر وہ چاروں صورتیں کتاب کے متن میں اس مسئلہ کے بعد لائی ہیں۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(331) : ایضا ۔

مسئلہ(332) : ان كان الخيار لاحدهما واختلفا فى الاجازة والنقض فى المدة فالقول لمن له الخيار ادعى الفسخ او الاجازة والبينة بينة الآخر وان اختلفا بعد مضى المدة فالقول لمدعى الاجازة أيهما كان والبينة لمدعى النقض ۔[186]

[186] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

اگر بائع اور مشتری دونوں میں کسی ایک کو خیار حاصل تھا اور دونوں میں اس بات میں اختلاف پیدا ہو جائے کہ یہ بیع میں خیار کی مدت میں نافذ کی گئی تھی یا فسخ کی گئی تھی تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو جس کو خیار حاصل تھا چاہے وہ بیع کے نافذ ہونے کا دعوی کرے یا فسخ ہونے کا اور گواہ دوسرے کا راجح ہیں جو صاحبِ خیار نہ ہو اور اگر ان دونوں میں یہ اختلاف خیار کی مدت کے گزر جانے کے بعد پیدا ہو جائے تو اس صورت میں اس شخص کا قول راجح ہے جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے چاہے وہ بائع ہو یا مشتری، اور گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کے فسخ ہونے کا دعوی کرے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(334)	گواہ عمرو کے جس نے کوئی چیز زید سے خرید لی ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ زید نے خیار کی مدت میں یہ بیع فسخ کی ہے۔	گواہ زید کے جس نے وہ چیز عمرو کو بیچ دی ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت میں یہ بیع نافذ کی ہے۔	ھندیہ
(335)	گواہ زید کے جس نے کوئی چیز عمرو کو بیچ دی ہو اور اس بیع میں عمرو کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ عمرو نے خیار کی مدت میں یہ بیع فسخ کی ہے۔	گواہ عمرو کے جس نے وہ چیز زید سے خرید لی ہو اور اس بیع میں عمرو کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت میں یہ بیع نافذ کی ہے۔	ھندیہ
(336)	گواہ عمرو کے جس نے کوئی چیز زید سے خرید لی ہو اور اس بیع میں عمرو کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد تو یہ عمرو گواہ قائم کرے اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت میں یہ بیع فسخ کی ہے۔	گواہ زید کے جس نے وہ چیز عمرو کو بیچ دی ہو اور اس بیع میں عمرو کو خیار حاصل تھا پھر وہ دونوں آپس اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد تو یہ زید گواہ قائم کرے اس بات پر کہ عمرو نے خیار کی مدت میں یہ بیع نافذ کی ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(333) : ایضا ۔

مسئلہ(334) : ایضا ۔

مسئلہ(335) : ایضا ۔

مسئلہ(336) : وان اختلفا بعد مضی المدة فالقول لمدعی الاجازة أیهما كان والبینة لمدعی النقض۔[187]
اگران دونوں میں یہ اختلاف خیار کی مدت کے گزر جانے کے بعد پیدا ہو جائے تو اس صورت میں اس شخص کا قول راجح ہے جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے چاہے وہ بائع ہو یا مشتری، اور گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کے فسخ ہونے کا دعوی کرے۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(337)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے یہ بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر۔	ھندیہ
(338)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر خیار کی مدت میں۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر خیار کی مدت ہی میں۔	ھندیہ

مسئلہ(337) : وأما اذا كان الخیار لهما واختلفا فی النقض و الاجازة فی المدة فالقول لمدعی النقض والبینة للآخر وان اختلفا بعد مضی المدة فالقول لمدعی الاجازة والبینة لمدعی النقض كذا فی محیط السرخسی ۔[188]
اگر بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہو اور دونوں خیار کی مدت ہی میں بیع کے نافذ ہونے اور فسخ ہونے میں اختلاف کریں تو اس صورت میں قول اس کا راجح ہے جو بیع کے فسخ کا دعوی کرے اور گواہ اس دوسرے کے راجح ہیں جو بیع کے نفاذ کا دعوی کرے اور اگران دونوں میں یہ اختلاف خیار کی مدت کے گزر جانے کے بعد پیدا ہوا ہے تو اس صورت میں قول اس کا راجح ہے جو بیع کے نفاذ کا دعوی کرے اور گواہ اس کے راجح ہیں جو بیع کے فسخ کا دعوی کرے اسی طرح محیط سرخسی میں ہے۔

[187] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 51 ۔
[188] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 51 ۔

مسئلہ(338) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(339)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر ایسی تاریخ کے ذکر کرنے کے ساتھ جو مقدم ہو۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے یہ بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر ایسی تاریخ کو ذکر کرنے کے ساتھ جو مؤخر ہو۔	هندیه
(340)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر ایسی تاریخ کے ذکر کرنے کے ساتھ جو مقدم ہو۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے یہ بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر ایسی تاریخ کو ذکر کرنے کے ساتھ جو مؤخر ہو۔	هندیه
(341)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے یہ بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر ایسی تاریخ کو ذکر کرنے کے ساتھ جو مؤخر ہو۔	هندیه

مسئلہ(339) : هذا كله اذالم يكن لبينتهما تاريخ ولو أرخت البينتان يقبل بينة أسبقهما تاريخا أيهما كان على الفسخ اوالاجازة كذا فى شرح الطحاوى [189] مندرجہ بالا حکم تب ہے جب بائع اور مشتری دونوں کے گواہوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور اگر گواہوں نے تاریخ بتائی ہو تو اس صورت میں اس شخص کے گواہ راجح ہیں جس نے مقدم تاریخ بتائی ہو وہ گواہ بائع اور مشتری میں سے جس کے بھی ہوں چاہے وہ بیع کے نفاذ پر گواہی دیں یا اس کے فسخ پر۔

مسئلہ(340) : ایضا ۔

[189] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

مسئلہ(341) : ایضا

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(342)	گواہ کسی شخص کے خریدنے یا بیچنے والے میں سے جنہوں نے آپس میں بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت ہی میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کے فسخ پر خیار کی مدت(1) میں ایسی تاریخ کو ذکر کرنے کے ساتھ جو مقدم ہو۔	گواہ اس دوسرے شخص کے جس نے یہ بیع کی ہے اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو پھر وہ دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے خیار کی مدت میں تو یہ ایک گواہ قائم کرے بیع کی اجازت پر خیار کی مدت ہی میں ایسی تاریخ کو ذکر کرنے کے ساتھ جو مؤخر ہو۔	ھندیہ
(343)	گواہ زید(1) کے جس نے عمرو کو ایک غلام بیچ دیا ہو اور اس نے قبض کیا ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل ہو پھر خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد دونوں آپس میں اختلاف کرنے لگے تو زید گواہ قائم کرے اس بات پر کہ وہ غلام زندہ ہے اور بھاگ گیا ہے تو بیع ختم نہیں ہوئی ہے اور میرے لئے وہ قیمت ہے جو میں نے عمرو کے ساتھ مقرر کی تھی۔	گواہ عمرو کے جس نے وہ غلام زید سے خرید لیا ہے اور گواہ قائم کرے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد اس بات پر کہ وہ غلام مر چکا ہے خیار کی مدت ہی میں تو بیع ختم ہو چکی ہے اور مجھ پر اس غلام کی وہ قیمت لازم ہے جو واقع میں مناسب ہو۔	ھندیہ

(1) یہ حکم مبنی ہے ظاہر الروایہ پر۔ ۱۲

مسئلہ(342) : ایضا ۔

مسئلہ(343) : قال محمد ؒ في الجامع الكبير رجل باع عبدا من رجل بالف درهم على ان البائع فيه بالخيار ثلاثة أيام وقبضه المشترى فمضت المدة فقال أحدهما أيهما كان ان العبد مات فى الثلاث وانتقض البيع ووجبت القيمة وقال الآخر لابل هو حي آبق فالقول قول من يدعى انه حي آبق وان اقاما البينة كانت البينة بينة من يدعى انه حي آبق أيضا كذا في المحيط [190]

امام محمدؒ نے جامع الکبیر میں فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص نے ایک ہزار درھم کے عوض کوئی غلام اس شرط پر خرید لیا کہ بیچنے والے کو اس میں تین دن کا خیار حاصل ہوگا اور وہ غلام مشتری نے قبض کر لیا پھر مدت گزرنے کے بعد مشتری اور بائع میں سے ایک نے کہا کہ وہ غلام خیار کی مدت ہی میں وفات پا چکا ہے تو بیع فسخ ہو چکی ہے اور اس کی مناسب قیمت لازم ہو چکی ہے اور دوسرے نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ

[190] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

زندہ ہے تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو یہ دعوی کرے کہ وہ زندہ ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ بھی اس شخص کے راجح ہیں جو یہ دعوی کرے کہ وہ زندہ ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(344)	گواہ زید کے جس کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ جو غلام میں نے عمرو کو بیچ دیا تھا وہ عمرو کے پاس مر چکا ہے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو مجھے وہ قیمت ادا کرے گا جو میں نے اس کے ساتھ مقرر کی ہے۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ وہ غلام مر چکا ہے میرے پاس خیار کی مدت ہی میں تو مجھ پر اس غلام کی مناسب قیمت لازم ہے۔	ھندیہ
(345)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی جانور خرید لیا ہو اور اس بیع میں بیچنے والے کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ وہ جانور میرے پاس مر چکا ہے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو میں وہ قیمت ادا کروں گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	گواہ اس جانور کے بیچنے والے کے جس کو خیار حاصل ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ جانور خریدنے والے کا پاس مر چکا ہے خیار کی مدت ہی میں تو مجھے اس جانور کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	ھندیہ

مسئلہ(344) : واما اذا تصادقا على الموت فقال أحدهما مات فى الثلاث وقال الآخر مات بعد الثلاث فالقول لمدعيه فى الثلاث والبينة للآخر ـ [191]

اور اگر دونوں بائع اور مشتری اس غلام یا جانور کی موت کی تصدیق کرے لیکن ایک یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت ہی میں فوت ہو چکا ہے اور دوسرا یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت گزر جانے کے بعد فوت ہو چکا ہے تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت ہی میں فوت ہو چکا ہے اور گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو یہ دعوی کرے کہ وہ خیار کی مدت گزر جانے کے بعد فوت ہو چکا ہے۔

مسئلہ(345) : ایضا ـ

[191] فتاوی الھندیه ، ج 4 ص 51 ـ

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(346)	گواه(1) زید کے جس نے عمرو سے کوئی جانور خریدلیا ہو اس بات پر کہ عمرو نے یہ بیع خیار کی مدت ہی میں فسخ کی تھی اور دونوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جانور مر چکا ہے۔	گواہ عمرو کے جس کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ میں بیع کو خیار کی مدت ہی میں نافذ کیا تھا اس جانور کے مرنے سے پہلے اور دونوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جانور مر چکا ہے۔	هندیه
(347)	گواہ کسی جانور کے بیچنے والے کے جس کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ میں نے بیع کی اجازت دی ہے خیار کی مدت ہی میں اس جانور کے مرنے سے پہلے تو جو قیمت ہم نے بیع کے وقت مقرر کی تھی خریدنے والا مجھے وہ قیمت ادا کرے گا اور یہ دونوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جانور مر چکا ہے۔	گواہ اس جانور کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس بیچنے والے نے خیار کی مدت ہی میں یہ بیع فسخ کی تھی اور وہ جانور اس بیع کے فسخ کے بعد مر چکا ہے تو میں اس کو اس جانور کی مناسب قیمت ادا کروں گا۔	هندیه

(1) بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حکم قیاس کا ہے اور استحسان کی بنا پر اجازت کے گواہ راجح ہیں۔ اسی طرح محیط میں ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(346) : واما اذا تصادقا على الموت بعد الثلاث فی يد المشترى واختلفا فی الفسخ والاجازة فأقام احدهما البينة ان البائع نقض فی الثلاث واقام آخر انه أجازه فالبينة لمدعى النقض وقيل هذا قياس وفی الاستحسان البينة لمدعى الاجازة ۔ [192]

اور اگر دونوں بائع اور مشتری اس غلام یا جانور کی موت کی تصدیق کرے خیار کی مدت گزرنے کے بعد مشتری کے قبضہ میں اور دونوں بیع کے فسخ اور نفاذ میں اختلاف کریں تو ایک اس بات پر گواہ قائم کرے کہ بائع نے اس بیع کو خیار کی مدت ہی میں فسخ کیا تھا اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس نے بیع کو نافذ کیا ہے تو گواہ اس کے راجح ہیں جو بیع کے فسخ کے دعوی کرے اور کہا گیا ہے کہ یہ قیاس کا حکم ہے اور استحسان کے موافق جس نے بیع کو نافذ کیا ہے اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(347) : وان تصادقا على الموت فی الثلاث والمسئلة بحالها فبينة مدعى الاجازة اولى ۔ [193]

[192] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

[193] ايضا ۔

اور اگر دونوں بائع اور مشتری اس غلام یا جانور کی موت کی تصدیق کرے خیار کی مدت میں اور باقی مسئلہ اسی طرح ہو جو پہلے (مسئلہ میں) گزر چکا ہے تو اس صورت میں اس شخص کے گواہ راجح ہیں جو بیع کے نفاذ کا دعوی کرے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس جانور کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس بیچنے والے نے یہ بیع خیار کی مدت ہی میں فسخ کی تھی اور وہ جانور خیار کی مدت ہی مر چکا ہے۔	گواہ کسی جانور کے بیچنے والے کے جس کو خیار بھی حاصل ہو اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت ہی میں اس بیع کی اجازت دی ہے اور وہ جانور اس مدت کے گزرنے کے بعد مر چکا ہے۔	(348)
محیط	گواہ عمرو کے کہ یہ بھی صاحبِ خیار ہو اس بات پر کہ زید نے یہ بیع خیار کی مدت ہی میں فسخ کی تھی اور وہ جانور اس خیار کی مدت کے بعد مر چکا ہے تو میں اس کو اس جانور کی مناسب قیمت ادا کروں گا۔	گواہ صاحب خیار زید کے جس نے عمرو کو کوئی جانور بیچ دیا ہو اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت ہی میں اس بیع کی اجازت دی تھی اس جانور کے (مدت میں) مرنے سے پہلے تو یہ عمرو مجھے وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	(349)

مسئلہ (348) : ولو ادعى أحدهما الموت بعد الثلاث واجازة البائع في الثلاث وادعى الآخر الموت في الثلاث ونقض البائع قبله فالقول لمدعي النقض والبينة للآخر ۔ [194]

اگر بائع اور مشتری دونوں میں سے ایک یہ دعوی کرے کہ وہ جانور یا غلام خیار کی مدت کے بعد مر چکا ہے اور اور صاحبِ خیار نے اس بیع کو تین دن کے اندر نافذ کیا تھا اور دوسرا شخص یہ دعوی کرے کہ وہ جانور یا غلام خیار کی مدت ہی میں مر چکا ہے اور صاحبِ خیار نے اس بیع کو اس مدت سے پہلے اس بیع کو فسخ کیا تھا تو اس صورت میں دعوی اس شخص کا راجح ہے جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے اور گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے۔

مسئلہ (349) : ولو كان الخيار لهما جميعا واقام احدهما البينة على النقض منهما جميعا واقام الآخر البينة على الاجازة منهما جميعا وكان الاختلاف بينهما بعد مضى الايام الثلاثة فالبينة بينة من يدعى النقض --- ولو اختلفا على هذا الوجه في الايام الثلاثة ولم تكن لهما بينة فالقول قول من يدعى النقض --- ولو اقاما البينة فالبينة بينة مدعى الاجازة ۔ [195]

[194] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 51 ۔

[195] المحيط البرهاني ، ج 10 ص 35 ۔

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں کو خیار حاصل ہو اور ایک ان میں سے اس بات پر گواہ قائم کرے کہ ہم نے اس بیع کو فسخ کیا تھا اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کرے کہ ہم نے اس بیع کو نافذ کیا تھا تو اگر یہ اختلاف خیار کے تین دن کے گزر جانے کے بعد ہو تو اس صورت میں گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے اور اگر یہ اختلاف خیار کی مدت ہی میں ہو تو اگر گواہ موجود نہیں ہیں تو قول اس شخص کا راجح ہے جو بیع کو فسخ کرنے کا دعوی کرے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو بیع کو نافذ کرنے کا دعوی کرے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(350)	گواہ زید کے جس نے کوئی جانور عمرو کو بیچ دیا ہو اور اس بیع میں دونوں کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ میں نے خیار کی مدت ہی میں اس بیع کی اجازت دی تھی، وہ جانور خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد مر چکا ہے اس لئے وہ مجھے مقرر کردہ قیمت دے گا۔	گواہ عمرو کے کہ یہ بھی صاحبِ خیار ہو اس بات پر کہ زید نے یہ بیع خیار کی مدت ہی میں فسخ کی تھی اور وہ جانور خیار کی مدت ہی میں مر چکا ہے تو میں اس کو مناسب قیمت ادا کروں گا۔	محیط
(351)	گواہ(1) زید کے جس نے بکر کو ایک غلام بیچ دیا ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ اس بکر نے اس غلام کو خیار کی مدت میں اس کی قیمت زیادہ ہونے کے بعد غلطی سے قتل کیا ہے تو مجھے بکر کا قبیلہ تین سال میں اس غلام کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ وہ غلام اس زید نے غلطی سے قتل کیا ہے خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد تو مجھے زید کا قبیلہ اس غلام کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	ھندیہ

(1) گواہ خریدنے والے کے راجح ہیں مقدم ہونے کی وجہ سے (یعنی اس کی تاریخ مقدم ہے) اسی طرح محیط کتاب میں مذکور ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(350) : ایضا ۔

مسئلہ(351) : قال محمد ؒ فی الجامع ایضا رجل باع عبدا علی ان البائع بالخیار ثلثة ایام فقبضه المشتری وقیمته الف درهم فزادت قیمته فی الایام الثلاثة فصارت الفی درهم ثم مضت الایام الثلاثة فاقام البائع بینة ان المشتری قتله خطأ فی الایام الثلاثة بعد ماصارت قیمته الفی درهم وانکره المشتری فاقام المشتری بینة ان البائع قتله خطأ بعد مضی الایام الثلاثة فالبینة بینة البائع۔ [196]

[196] الفتاوی الهندیه ، ج 3 ص 51، 52 ۔

امام محمدؒ جامع الکبیر میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی غلام خرید لیااس شرط پر کہ بائع کو تین دن کا خیار حاصل ہو گااور اس غلام کو مشتری نے قبضہ میں لے لیااور اس کی قیمت ایک ہزار درھم تھی پھر اس کی قیمت تین دن کے اندر زیادہ ہو گئی پس وہ دو ہزار درھم ہو گئی پھر اس کے بعد خیار کی مدت گزر گئی اور بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مشتری نے اس غلام کو خیار کی مدت ہی میں خطا کے ساتھ قتل کیا ہے اور اس وقت اس کی قیمت دو ہزار ہو چکی تھی اور مشتری اس کا انکار کرے اور اس بات پر گواہ قائم کرے کہ بائع نے اس غلام کو خیار کی مدت گزرنے کے بعد خطا کے ساتھ قتل کیا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس غلام کو خریدنے والے جو عمرو ہے اس بات پر کہ وہ غلام میرے پاس خیار کی مدت ہی میں مر چکا ہے تو مجھ پر اس کی مناسب قیمت لازم ہے۔	گواہ زید کے جس نے عمرو کو ایک غلام بیچ دیا تھا اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ وہ غلام عمرو کے ہاں خیار کی مدت کے بعد مر چکا ہے تو مجھے وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	(352)
ھندیہ	گواہ بیچنے والے صاحبِ خیار کے اس بات پر کہ وہ جانور خریدنے والے کے ساتھ مر چکا ہے خیار کی مدت ہی میں تو مجھے یہ اس جانور کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	گواہ(1) کسی جانور کے خریدنے والے کے جب کہ اس بیع میں بیچنے والے کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ وہ جانور میرے پاس خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد مر چکا ہے تو مجھ پر وہ قیمت لازم ہے جو ہم نے مقرر کی تھی۔	(353)

(1) یہاں بیچنے والے کے گواہ راجح ہیں کیونکہ تاریخ کی تقدیم اس وقت راجح ہوتی ہے جب گواہ کے مراتب برابر ہوں کسی چیز کے ثبوت کیلئے۔(اور یہاں ایسا نہیں ہے) اسی طرح محیط کتاب میں مذکور ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(352) : ولو اقام احدهما البينة انه مات في يد المشتري في الايام الثلاثة واقام الآخر البينة انه مات بعد الثلاثة كانت البينة بينة من يدعي الموت بعد الثلاثة ۔ [197]

اگر بائع اور مشتری دونوں میں سے ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ مشتری کے پاس خیار کی مدت ہی میں مر چکا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ غلام خیار کی مدت گزر جانے کے بعد مر چکا ہے تو اس صورت میں گواہ اس شخص کے راجح ہیں کہ جو خیار کے بعد غلام کی موت کا دعوی کرے۔

[197] فتاوی الهنديه ، ج 4 ص 52 ۔

مسئلہ(353) : واما اذا تصادقا على الموت فقال أحدهما مات في الثلاث وقال الآخر مات بعد الثلاث فالقول لمدعيه في الثلاث والبينة للآخر ۔ [198]

اوراگر دونوں بائع اور مشتری اس غلام یاجانور کی موت کی تصدیق کرے لیکن ایک یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت ہی میں فوت ہو چکاہے اور دوسرا یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت گزر جانے کے فوت ہو چکاہے تواس صورت میں قول اس شخص کاراجحہے جو یہ کہے کہ وہ خیار کی مدت ہی میں فوت ہو چکاہے اور گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو یہ دعوی کرے کہ وہ خیار کی مدت گزر جانے کے بعد فوت ہو چکاہے۔

[198] ایضا ، ص 51 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
ھندیہ	گواہ بکر کے اس بات پر کہ خالد نے وہ غلام خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد غلطی سے قتل کیا تھا تو میں زید کو وہ قیمت ادا کروں گا جو میں نے اس کے ساتھ مقرر کی تھی ۔(اور خالد کے قبیلے سے اس کی مناسب قیمت لوں گا)	گواہ زید کے جس نے بکر کو ایک غلام بیچ دیا ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ خالد نے اس غلام کو خیار کی مدت ہی میں غلطی سے قتل کیا ہے تو مجھے خالد کا قبیلہ تین سال میں اس غلام کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	(354)
ھندیہ	گواہ اس غلام کے خریدنے والے کے کہ اس شخص یا کسی دوسرے شخص نے وہ غلام خیار کی مدت ہی میں قتل کیا ہے تو خریدنے والے کیلئے اس غلام کی مناسب قیمت ہے۔	گواہ کسی شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو ایک غلام بیچ دیا ہو اور اس بیع میں خریدنے والے کو خیار حاصل ہو اس بات پر کہ فلاں اجنبی نے اس غلام کو خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد قتل کیا ہے تو مجھے یہ خریدنے والا وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	(355)

مسئلہ(354) : وكذلک ان اقام البائع بينة ان فلانا قتله فى الايام الثلاثة خطأ واقام المشترى بينة على ذلک الرجل او غيره انه قتله خطأ بعد مضى الايام الثلاثة كانت بينة البائع اولى ويقضى للبائع على عاقلة القاتل بقيمته يوم القتل ۔ [199]

اسی طرح اگر بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس غلام کو فلاں شخص نے خیار کے تین دنوں میں خطا سے قتل کیا ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس غلام اسی شخص یا کسی اور نے خیار کے تین دنوں کے بعد قتل کیا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔اور بائع کے لئے قاتل کے خاندان پر غلام کی وہ قیمت ادا کرنی ہو گی جو قیمت قتل کے دن تھی۔

مسئلہ(355) : ولو اقام البائع بينة على ان هذا الاجنبى قتله بعد الايام الثلاثة واقام المشترى بينة على ان هذا الاجنبى او غيره قتله فى الايام الثلاثة فالبينة بينة البائع ۔ [200]

[199] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 52 ۔

[200] ایضا ۔

اور اگر بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس اجنبی نے اس غلام کو خیار کی مدت گزرنے کے بعد قتل کیا ہے اور مشتری گواہ قائم کرے اس بات پر کہ اس اجنبی نے یا کسی دوسرے شخص نے اس غلام کو خیار کی مدت ہی میں قتل کیا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
محیط	گواہ خریدنے والے یعنی زید کے جو صاحبِ خیار تھا اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ جانور مر چکا ہے خیار کی مدت ہی میں تو مجھے اس غلام کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔	گواہ عمرو کے جس نے زید سے جس کو خیار حاصل ہو کوئی جانور خرید لیا ہو اس بات پر کہ وہ جانور خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد بکر کے ساتھ مر چکا ہے تو میں زید کو وہ قیمت ادا کروں گا جو ہم نے مقرر کی تھی اور زید اور عمرو دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ بکر نے وہ جانور چھین لیا تھا۔	(356)
محیط	گواہ اس جانور کو خریدنے والے کے جو عمرو ہے اس بات پر کہ وہ جانور خیار کی مدت ہی میں بکر کے ساتھ مر چکا ہے جس نے یہ جانور چھین لیا تھا تو میں زید کو اس کی مناسب قیمت ادا کروں گا۔	گواہ(1) زید صاحب خیار کے جس نے عمرو کو کوئی جانور بیچ دیا ہو اس بات پر کہ وہ جانور خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد بکر کے ساتھ مر چکا ہے تو مجھے عمرو وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی اور زید اور عمرو دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ بکر نے وہ جانور چھین لیا تھا۔	(357)

(1) عمرو زید کا ضامن ہے اس قیمت کیلئے جس پر بیع ہو چکی ہے اور عمرو، بکر سے اس جانور کی اصلی اور مناسب قیمت لے گا اسی طرح محیط میں ذکر ہے۔۱۲۔مترجم

مسئلہ (356) : قال محمدؒ فی الجامع ایضا: رجل باع عبدا من رجل بالف درهم علی ان البائع بالخیار فیه ثلاثة ایام فقبضه المشتری فصارت قیمته الفی درهم فاقام البائع بینة علی ان هذا الاجنبی غصب هذاالعبد من المشتری بعد ماصارت قیمته الفی درهم فمات فی الایام الثلاثة عنده واقام المشتری البینة ان هذاالرجل او غیره غصب هذا العبد فی الایام الثلاثة وقیمته الف درهم فمات عنده بعد مضی الایام الثلاثة فان بینة المشتری اولی۔ [201]

امام محمدؒ نے جامع الصغیر میں فرمایا ہے: کہ اگر ایک شخص نے کسی سے ایک غلام ہزار درھم کے عوض خرید لیا اس شرط کے ساتھ کہ بائع کو تین دن کا اختیار حاصل ہوگا، پس مشتری نے اس غلام کو اپنے قبضہ میں لے لیا پھر اس کی قیمت دو ہزار درھم ہو گئی اس کے بعد بائع نے اس بات پر گواہ قائم کر دئے کہ فلاں اجنبی شخص نے اس غلام کو مشتری سے چھین لیا تھا اور اسوقت اس غلام کی قیمت بڑھ کر دو ہزار ہو گئی تھی اور یہ غلام اس شخص کے پاس تین دن کے اندر مر گیا ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اسی شخص نے یا کسی اور نے وہ غلام چھین لیا تھا اور اس کی قیمت ایک ہزار درھم تھی اور یہ اس چھیننے والے پاس تین دن کے گزرنے کے بعد مر چکا ہے تو اس صورت میں مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

[201] المحیط البرہانی ، ج 10 ص 37 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
قاضیخان	گواہ خریدنے والے صاحبِ خیار کے اس بات پر کہ یہی عیب دار کپڑا وہ ہے جو اس نے مجھے بیچ دیا تھا۔	گواہ زید کے جس نے کچھ کپڑا کسی دوسرے شخص کو بیچ دیا تھا اور اس بیع میں خریدنے والے کو خیار حاصل تھا اب خریدنے والا وہ کپڑا واپس کرنا چاہتا ہے اب زید گواہ قائم کرے اس بات پر کہ جو کپڑا یہ لایا ہے یہ وہ نہیں ہے جو میں نے اس کو بیچ دیا تھا۔	(358)
قاضیخان	گواہ خریدنے والے کے اس بات پر کہ یہی عیب دار کپڑا وہ ہے جو اس نے مجھے بیچ دیا تھا۔	گواہ زید کے جس نے کپڑا کسی شخص کو بیچ دیا تھا اور اس بیع میں بیچنے والے کو خیار حاصل تھا اب خریدنے والا وہ کپڑا واپس کرنا چاہتا ہے اور یہ زید گواہ قائم کرے اس بات پر کہ جو کپڑا یہ لایا ہے یہ وہ نہیں ہے جو میں نے اس کو بیچ دیا تھا۔	(359)

مسئلہ (357) : و لو اقام البائع بينة على الموت بعد الثلاث عند الغاصب واقام المشترى بينة على الموت فى الثلاث فالبينة بينة البائع ۔ [202]

اور اگر بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ جانور خیار کے تین دنوں کے بعد غاصب کے پاس مر چکا ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ خیار کے تین دنوں ہی میں مر چکا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (358) : رجل اشترى ثوبا على انه بالخيار يوما وقبضه ثم جاء يرده بالخيار وفيه عيب فقال البائع ليس هذا ثوبى وقال المشترى لا بل هو ثوبک قال أبو حنيفة ؒ وأبويوسف ؒ : القول للمشترى والبينة للبائع ، وكذا لو كان الخيار للبائع ۔ [203]

اگر کسی شخص نے کپڑا خرید لیا اس شرط کے ساتھ کہ میرے لئے اس بیع میں ایک دن کا خیار ہے اور کپڑے کو وصول کر لیا پھر وہ آ کر کپڑا کسی عیب کی وجہ سے واپس کرنا چاہتا ہے تو بائع یہ دعوی کرے کہ یہ میرا کپڑا نہیں ہے اور مشتری کہے کہ یہ آپ ہی کا کپڑا ہے تو امام

[202] المحيط البرهانى ، ج 10 ص 38 ۔

[203] فتاوى قاضى خان ، ج 2 ص 69 ۔

ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قول مشتری کا راجح ہے جب کہ گواہ بائع کے راجح ہیں، اور اسی طرح مسئلہ تب بھی ہے جب اس بیع میں خیار بائع کو حاصل ہو۔

مسئلہ (359) : ایضا -

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(360)	گواہ(1) اس شخص کے جس سے زید نے کوئی کپڑا بِن دیکھے خرید لیا تھا اور اب اس کو واپس کرنا چاہتا ہے اس بات پر کہ جو کپڑا میں نے اس کو بیچ دیا ہے یہ وہ نہیں ہے جو یہ واپس کرنا چاہتا ہے خیارِ رؤیت کے ساتھ۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہی وہ کپڑا ہے کہ جو اس بیچنے والے نے مجھے بیچ دیا ہے اور میں اس کو واپس کرنا چاہتا ہوں خیارِ رؤیت کے ساتھ۔	قاضیخان
(361)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی سے کوئی چیز خرید لی ہو اور کچھ دیکھا ہو اور کچھ نہیں اب گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس باقی اور جو میں نے دیکھا تھا ان کی صفت الگ الگ ہے تو میں اس کو واپس کرنا چاہتا ہوں خیارِ عیب کے ساتھ۔	گواہ بیچنے والے کے اس بات پر کہ ان دونوں کی صفت الگ الگ نہیں ہے بلکہ ایک ہی ہے۔	قاضیخان
(362)	گواہ اس شخص کے جس نے زید کو سرکہ بیچ دیا ہو اس بات پر کہ یہ سرکہ میں نے اس حال میں بیچ دیا تھا کہ وہ سرکہ تھا لہذا یہ بیع صحیح ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس بیچنے والے نے مجھے یہ سرکہ اس حال میں بیچا تھا کہ یہ سرکہ نہیں بنا تھا (بلکہ شراب تھی) لہذا یہ بیع صحیح نہیں ہے۔	قاضیخان

(1) اگر کسی نے کوئی چیز بغیر دیکھے خرید لی مثلاً ڈبیہ میں موتی یا ٹین میں گھی، تو جس وقت اس کو دیکھ لے گا تو اس کو خیار حاصل ہے چاہے تو اسی قیمت کے ساتھ خرید لے یا واپس کر دے اور اس کو خیارِ رؤیت کہا جاتا ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (360) : وكذا اذا لم يكن في البيع خيار الشرط ، واراد ان يرده بخيار الرؤية وان كان يريد الرد بالعيب فالقول فيه قول البائع ۔ [204]

اسی طرح گواہ بائع کے راجح ہیں جب بیع میں خیار شرط نہ ہو اور مشتری اس کپڑے کو خیار رؤیت کے ساتھ واپس کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر مشتری اس کپڑے کو خیار عیب کے ساتھ واپس کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں قول بائع کا راجح ہے۔ (گواہ مشتری کے راجح ہیں۔)

مسئلہ (361) : ایضا ۔

[204] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 69 ۔

مسئلہ (362) : وكذا لو اشترى خلا ثم ادعى انه اشتراه بعد ما صار خلا وقال البائع لابل بعته حين كان خمرا كان القول قول مدعى الصحة وان اقاما البينة كانت الشهادة ۔۔۔ على بيع الخمر بعد ما صار خلا أولى[205] ۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے سرکہ خرید لیا پھر دعوی کرے کہ یہ میں اس وقت خرید لیا تھا کہ یہ سرکہ بنا تھا اور بائع کہے کہ نہیں بلکہ میں نے اس حال میں بیچ دیا تھا کہ یہ شراب تھی تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو بیع کی صحت کا دعوی کرے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو یہ دعوی کرے کہ یہ بیع اس وقت ہوا تھا کہ یہ شراب سرکہ بن چکی تھی ۔

[205] ایضا ، ص 55 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(363)	گواہ(1) اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کوئی جانور بیچ دیا ہو اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے خیار کی مدت کے بعد وہ جانور قتل کیا ہے جس کو اس نے مجھ سے خرید لیا تھا تو میں وہ قیمت مانگتا ہوں جو ہم نے مقرر کی تھی۔	گواہ خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس جانور کو اس بیچنے والے نے خیار کی مدت ہی میں قتل کیا ہے تو اس کا مجھ پر کچھ نہیں ہے کیونکہ وہ بیع باطل ہو چکی ہے۔	محیط
(364)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کوئی جانور بیچ دیا ہو اس بات پر کہ وہ جانور خریدنے والے کے پاس مرچکا ہے قبضہ میں لینے کے بعد تو مجھے وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	گواہ اس جانور کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس خریدنے والے کے پاس میرے قبضہ کرنے سے پہلے مرچکا ہے۔ تو اس کا مجھ پر کوئی حق نہیں ہے۔	الجامع الکبیر

(1) گواہ بیچنے والے کے اس وجہ سے راجح ہیں کہ وہ خریدنے والے پر ضمان ثابت کر رہا ہے اور خریدنے والے کے گواہ بیچنے والے پر کوئی چیز ثابت نہیں کرتا ۔اور یہی وجہ تمام مسائل میں جاری ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ (363) : ولو كان المشترى اقام البينة على البائع ان البائع قتله فى الايام الثلاثة واقام البائع بينة ان المشترى قتله بعد الايام الثلاثة ، فالبينة بينة البائع ههنا ۔ [206]

اور اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ بائع نے اس جانور کو خیار کے تین دن کے اندر قتل کیا ہے اور بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مشتری نے اس کو خیار کی مدت گزرنے کے بعد قتل کیا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (364) : رجل اشترى جارية ولم ينقد الثمن حتى ماتت فاقام البائع البينة ان المشترى قبضها وماتت فى يديه واقام المشترى بينة انها ماتت فى يدى البائع قبل قبضه ، فالبينة بينة البائع والقول قول المشترى ۔ [207]

اگر ایک شخص نے کوئی باندی خرید لی اور اس کی قیمت ادا نہیں کی یہاں تک کہ وہ مر گئی تو بائع نے اس بات پر گواہ قائم کر دئے کہ مشتری نے اس کو اپنے قبضہ میں لیا تھا اور اس کے قبضہ میں مر چکی ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ باندی بائع کے پاس میرے قبضہ میں لینے سے پہلے مر چکی ہے تو اس صورت میں گواہ بائع کے راجح ہیں اور قول مشتری کا راجح ہے۔

---

[206] المحيط البرهانى ، ج 10 ص 37 ۔

[207] الشيبانى ، ابو عبد الله محمد بن الحسن ؒ،المتوفى سنة 189 هـ ، الجامع الكبير ، ص 253 ، مكتبه ايج – ايم سعيد ، كراتشى ، بدون الطبع وبدون التاريخ ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
الجامع الکبیر	گواہ اس جانور کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ اُس جانور کو اس خریدنے والے نے بیع کے دو دن بعد قبضہ میں لیا تھا اور اس کے پاس مر چکا ہے تو مجھے وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی جانور خریدا ہو اس بات پر کہ وہ جانور خریدنے والے کے پاس مر چکا ہے بیع کے ایک دن بعد تو بیچنے والا کا مجھ پر کوئی حق نہیں ہے۔	(365)
الجامع الکبیر	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ وہ جانور خیار کی مدت ہی میں بکر کے پاس مر چکا ہے جس وہ چھین لیا تھا تو میں اس کی اصلی اور مناسب قیمت ادا کروں گا۔	گواہ زید کے جس نے عمرو کو کوئی جانور بیچ دیا ہو اور اس بیع میں زید کو خیار حاصل ہو اور اس بات پر کہ وہ جانور خیار کی مدت کے گزرنے کے بعد بکر کے ساتھ مر چکا ہے جس نے وہ جانور چھین لیا تھا تو مجھے عمرو وہ قیمت ادا کرے گا جو ہم نے مقرر کی تھی۔	(366)
الجامع الکبیر	گواہ اسی جانور کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس بیچنے والے کے قبضہ میں مر چکا ہے اور میں نے اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا۔	گواہ کسی جانور کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس خریدنے والے نے قبضہ میں لیا تھا اور اس کے قبضہ میں مر چکا ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	(367)

مسئلہ (365) : وان قالت بینة المشتری : قتلها البائع بعد البیع بیوم وقالت بینة البائع : قتلها المشتری بعد البیع بیومین، فالبینة بینة المشتری ۔[208]

اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس باندی (یا جانور) کو بائع نے بیع سے ایک دن کے بعد قتل کیا ہے اور بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس کو مشتری نے بیع سے دو دن کے بعد قتل کیا ہے تو اس صورت میں مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (366) : ولو کان البائع اقام بینة انه مات فی یدی الغاصب بعد الثلاث واقام المشتری البینة انه مات فی الثلاث، فالبینة بینة البائع ۔[209]

اگر بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ جانور غاصب کے قبضہ میں خیار کی مدت گزرنے کے بعد مر چکا ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ جانور خیار کی مدت ہی مر چکا ہے تو اس صورت میں بائع کے گواہ راجح ہیں۔

[208] الجامع الکبیر ، ص 253 ۔

[209] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(368)	گواہ کسی جانور کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور میں نے قبض نہیں کیا تھا کہ بیچنے والے نے اس کی بیع سے ایک دن بعد اس کو ہلاک کیا تھا۔	گواہ اسی جانور کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس خریدنے والے نے بیع کے دو دن بعد اس کے قبض کرنے کے بعد ہلاک کیا ہے۔	محیط
(369)	گواہ کسی جانور کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس خریدنے والے نے قبض کرنے کے ساتھ ہی ہلاک کیا ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اسی جانور کو خریدنے والے اس بات پر کہ وہ جانور اس بیچنے والے نے ہلاک کیا ہے اس حال میں کہ میں نے قبض نہیں کیا تھا۔	محیط

مسئلہ (367) : رجل اشترى جارية ولم ينقد الثمن حتى ماتت فاقام البائع البينة ان المشترى قبضها وماتت فى يديه واقام المشترى بينة انها ماتت فى يدى البائع قبل قبضه ، فالبينة بينة البائع والقول قول المشترى ۔[210]

اگر ایک شخص نے کوئی باندی خرید لی اور اس کی قیمت ادا نہیں کی یہاں تک کہ وہ مر گئی تو بائع نے اس بات پر گواہ قائم کر دئے کہ مشتری نے اس کو اپنے قبضہ میں لیا تھا اور اس کے قبضہ میں مر چکی ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ باندی بائع کے پاس میرے قبضہ میں لینے سے پہلے مر چکی ہے تو اس صورت میں گواہ بائع کے راجح ہیں اور قول مشتری کا راجح ہے۔

مسئلہ (368) : بينة البائع على ان الدابة اتلفها المشترى بعد ان قبضها بلا تاريخ راجحة من بينة المشترى على ان البائع اتلفها قبل ان يقبضها المشترى بلا تاريخ ۔[211]

اور اگر بائع اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس جانور کو مشتری اپنے قبضہ میں لینے کے بعد ہلاک کیا ہے اور تاریخ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں مشتری کے گواہوں سے جو اس بات کی گواہی دیں کہ بائع نے اس کو ہلاک کیا ہے میرے قبضہ میں لینے سے پہلے اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔

مسئلہ (369) : بينة المشترى على ان البائع اتلف الدابة قبل قبضه وبعد البيع بيوم راجحة من بينة البائع على ان المشترى اتلف الدابة بعد ان قبضها وبعد البيع بيومين ۔[212]

---

[210] الجامع الكبير ، ص 253 ۔

[211] المحيط البرهانى ،بحواله الطريقة الواضحه ، ص 179 ۔

[212] ايضا ۔

اور اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس جانور کو بائع نے اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے اور بیع سے ایک دن کے بعد ہلاک کیا ہے تو یہ گواہ راجح ہیں بائع کے گواہوں سے جو اس بات کی گواہی دیں کہ مشتری نے اس جانور کو اپنے قبضہ میں لینے اور اور بیع سے دو دن کے بعد ہلاک کیا ہے۔

فصل دوم:

اقرار کے مسائل

فصل دوم:

اقرار کے مسائل(1)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(370)	گواہ(2) زید کے کسی وارث کے اس بات پر کہ زید نے میرے لئے صحت میں اقرار کیا تھا۔	گواہ زید کے دوسرے وارث کے اس بات پر کہ اس زید نے یہ اقرار حالتِ مرض میں کیا تھا۔	تنقیح
(371)	گواہ اس شخص کے کہ اس کے اور زید کے کسی وارث کے درمیان کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا تھا کہ میرا اس چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ زید کے وارث کے اس بات پر کہ زید ایسی حالت میں مر چکا ہے کہ یہ چیز اس کی ملکیت میں تھی تو یہ میراث میں سے ہے۔	تنقیح

(1) اگر کسی عاقل بالغ اور آزاد شخص نے کسی شخص کیلئے کسی چیز یا قرض کا اقرار کر لیا مثلاً یہ کہا کہ یہ چیز جو میرے قبضہ میں ہے یہ فلاں کی ہے یا فلاں شخص کے میرے ذمہ اتنی رقم ہے تو یہ اقرار شریعت میں راجح ہے۔ ۱۲۔ مترجم

(2) اگر مریض نے مرض الموت میں اپنے کسی وارث کیلئے کسی چیز یا قرض کا اقرار کر لیا مثلاً کہا کہ فلاں چیز جو میرے قبضہ میں ہے وہ اُس کا ہے تو یہ اقرار شریعت میں راجح نہیں ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (370) : بینة انه اقر لوارثه فی الصحة أولی من بینة انه اقر له فی المرض ۔ [213]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس مورث نے وارث کے لئے حالتِ صحت میں اقرار کیا ہے تو یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کریں کہ اس مورث نے حالت مرض میں اقرار کیا تھا۔

مسئلہ(371) : بینة ان المیت کان اقر ان لاحق لی فی الدار أولی من بینة الوارث الارث ۔ [214]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میت نے اقرار کیا تھا کہ میرا اس گھر میں کوئی حق نہیں ہے تو گواہ راجح ہیں اس وارث کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ گھر میرے مورث کا تھا۔

---

[213] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 596 ۔

[214] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
نتیجه	گواہ زید کے اور ورثاء کے اس بات پر کہ وہ اقرار اس نے حالتِ مرض میں کیا تھا۔	گواہ کسی وارث کے جس کیلئے میت نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ وہ اقرار صحت کی حالت میں تھا۔	(372)
تنقیح	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ قاضی نے اس چیز کا فیصلہ میرے حق میں سنایا ہے۔(کہ یہ آپ کا ہے)	گواہ زید کے جس کا عمرو کے ساتھ جھگڑا ہو کسی چیز میں اس بات پر کہ اس عمرو نے اقرار کر کے کہا ہے کہ یہ چیز زید کی ہے۔	(373)
بھجه	گواہ اس عورت کے شوہر کے اس بات پر کہ اس نے مجھے جو ابراء کی ہے (یعنی میرا ذمہ اپنے قرض سے فارغ کیا ہے) تو وہ ابراء صحیح ہے۔	گواہ کسی عورت کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس نے اپنے شوہر کو جس قرض سے ابراء کی ہے (یعنی اس کو اپنا قرض معاف کیا ہے) تو یہ ایک فاسد شرط کے ساتھ تھی۔(مثلاً اس کو کہا تھا کہ آپ کا ذمہ میں نے اپنے قرض سے فارغ کر دیا اس شرط پر کہ جب میں چاہوں تو یہ ابراء رد کر سکتی ہوں)۔ تو یہ ابراء فاسد ہے۔	(374)

مسئلہ(371) : رجل اقر لوارثه بشئ ثم مات واختلف المقرله مع الورثة فقال كان فى الصحة والورثة قالوا كان فى المرض فالقول للورثة ۔ [215]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میت نے اقرار کیا تھا کہ میرا اس گھر میں کوئی حق نہیں ہے تو گواہ راجح ہیں اس وارث کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ گھر میرے مورث کا تھا۔

مسئلہ(373) : بينة المقضى عليه بالدار ان المدعى اقر قبل القضاء بان لاحق له فيها اولى ولو بانه اقر بعد القضاء لا يبطل القضاء۔ [216]

اگر کوئی شخص جس کے لئے قاضی نے کسی گھر کا فیصلہ کیا ہو اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مدعی نے قاضی کے فیصلے سے پہلے اقرار کیا تھا کہ اس گھر میرا کوئی حق نہیں ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اگرچہ مدعی قاضی کے فیصلے کے بعد اقرار کرے تب بھی وہ فیصلہ باطل نہ ہوگا۔

---

[215] قرق ، السيداحمد ، المتوفى بعد سنة 1238ھ،(مخطوطه)نتيجة الفتاوى،ص 12،مكتبه مصطفى الالكترونى ، الرقم 071107۔

[216] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1ص 596 ۔

حوالہ	مرجوحه	راجحه	مسئلہ نمبر
بھجہ	گواہ زید کے وارث کے اس بات پر کہ وہ ابراء اس نے حالتِ مرض میں کی تھی۔	گواہ زید کے کسی مقروض کے اس بات پر کہ زید جو فوت ہو چکا ہے اس نے مجھے اپنے قرض سے حالتِ صحت میں اپنے قرض سے ابراء کی ہے۔	(375)
الفقرویہ	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو (جیسا کہ اس مثال میں زید ہے) اس بات پر کہ اس اقرار کرنے والے نے یہ اقرار بخوشی اور رضا کیا تھا اسی تاریخ کو۔	گواہ اس شخص کے جس نے اقرار کیا ہو مثلاً کہا ہو کہ میرے ذمہ زید کے سو روپیہ ہیں اس بات پر کہ یہ اقرار مجھ سے زبردستی کروایا گیا تھا فلاں تاریخ کو۔	(376)

مسئلہ (374) : بينة الورثة على ان ابرآء المورث كان بشرط فاسد اولى من بينة الزوج على ان ابرآء المورث ذمته من الدين كان صحيحا ۔ [217]

اگر کسی عورت کا کوئی وارث اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مورث نے جو ابراء کی تھی وہ فاسد شرط کے ساتھ مشروط تھی تو یہ گواہ راجح ہیں شوہر کے گواہوں سے جو اس بات کے گواہی دیں کہ مورث کی ابراء قرض سے صحیح تھی۔

مسئلہ (375) : بينة المديون على ان ابراء الميت كان حال صحته راجحة من بينة الورثة على ان ابراء كان في مرضه۔[218]

اگر مقروض اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میت نے مجھے اپنے قرض سے بری کیا تھا تو یہ اس حال میں تھا کہ وہ تندرست تھا اور ورثاء اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ ابراء اس نے اپنے مرض الموت میں کی تھی تو اس صورت میں مقروض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (376) : ولو ادعى الاقرار طائعا فاقام المدعى عليه البينة انه كان ذلك الاقرار بهذا التاريخ عن اكراه فالبينة بينة المدعى عليه ولو لم يؤرخا اوأرخا على التفاوت فالبينة للمدعى ۔[219]

اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ جو اقرار میں نے کیا تھا وہ مجھ سے کروایا گیا تھا اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ یہ اقرار اسی تاریخ کو رضامندی کے ساتھ تھا تو اس صورت میں گواہ مدعیٰ علیہ کے راجح ہیں اور اگر دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں الگ الگ تاریخ بتائے تو اس صورت میں گواہ مدعی کے راجح ہیں۔

---

[217] بهجة الفتاوى ، بحواله ملجاالقضاة ، ص 180 ۔

[218] ايضا ، ص 181 ۔

[219] فتاوى الانقرويه ، ص 423 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(377)	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار بخوشی اور رضا کیا گیا ہے اور اقرار کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اس شخص کے جس نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار مجھ سے زبردستی اور جبر کے ساتھ کروایا گیا ہے اور اقرار کی تاریخ نہ بتائے۔	انقرویہ
(378)	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو اس بات پر کہ اقرار بخوشی اور رضا کیا گیا ہے اور اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ اس شخص کے جس نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار مجھ سے زبردستی اور جبر کے ساتھ کروایا گیا ہے اور اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	انقرویہ
(379)	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار برضا کیا گیا ہے اور اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ اس شخص کے جس نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار مجھ سے زبردستی کروایا گیا تھا اور اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	انقرویہ
(380)	گواہ عورت کے اس بات پر کہ میں نے اپنے شوہر کو اپنے مہر سے کسی شرط کے ساتھ ابراء کی ہے۔	گواہ اس عورت کے شوہر کے اس بات پر کہ اس مہر کے چھوڑنے کوئی شرط نہیں تھی۔	انقرویہ

مسئلہ(377) : ایضا ۔

مسئلہ(378) : ایضا ۔

مسئلہ(379) : ایضا ۔

مسئلہ(380) : ولو ادعت المرأة البرآءة عن المهر بشرط وادعاها الزوج مطلقا واقاما البينة فبينة المرأة أولى ، وان كان الشرط متعارفا يصح الابراء معه فبينة الزوج اولى ۔ [220]

اگر کوئی عورت یہ دعوی کرے کہ میں نے اپنے شوہر کو اپنے مہر سے بری کیا ہے لیکن وہ کسی شرط کے ساتھ مشروط ہے اور شوہر یہ دعوی کرے کہ اس عورت نے مجھے بغیر کسی شرط کے ساتھ بری کیا ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں عورت کے گواہ راجح ہیں اور اگر شوہر یہ دعوی کرے کہ یہ ابراء ایسے شرط کے ساتھ مشروط تھی جس کے ساتھ ابراء صحیح ہے جب کہ عورت ایسی شرط کے ساتھ مشروط ہونے کا دعوی کرے جو فاسد ہو تو اس صورت میں شوہر کے گواہ راجح ہیں۔

[220] فتاوى الانقرويه ، ص 426 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
القرویہ	گواہ اس عورت کے اس بات پر کہ میں نے اس کو ابراء کی تھی ایسی شرط کے ساتھ جو ابراء کو فاسد کر دیتا ہے۔	گواہ کسی عورت کے شوہر کے اس بات پر کہ اس عورت نے مجھے اپنے مہر سے ابراء کی ہے کسی ایسی شرط کے ساتھ جس کے ساتھ ابراء صحیح ہے۔	(381)
ذخیرہ	گواہ قرض خواہ کے اپنے قرض پر تاریخ کو ذکر کرنے کے بغیر۔	گواہ کسی مقروض کے اس بات پر کہ مجھے اس قرض خواہ نے اپنا قرض چھوڑ دیا ہے اور ابراء کی تاریخ نہ بتائے۔	(382)
ذخیرہ	گواہ قرض خواہ(1) کے قرض پر ایسی تاریخ پر جو ابراء کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی مقروض کے اس بات پر کہ اس قرض خواہ نے مجھے ابراء کی ہے فلاں تاریخ کو اپنے قرض سے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	(383)
ذخیرہ	گواہ قرض خواہ کے قرض پر اسی تاریخ کو۔	گواہ کسی مقروض کے اس بات پر کہ اس قرض خواہ نے مجھے اپنے قرض سے فلاں تاریخ کو ابراء کی ہے۔	(384)

(1) مثلاً یہ کہے کہ میں اس کو فلاں تاریخ کو اتنا قرض دیا تھا، یا میں نے اس کو کوئی چیز بیچ دی تھی۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(381) : ایضا ۔

مسئلہ(382) : بينة المديون على الابراء من الدين بلا تاريخ راجحة من بينة الدائن على الدين بلا تاريخ[221]
اگر کوئی مقروض کسی قرض سے ابراء پر بغیر تاریخ کے گواہ قائم کریں تو یہ گواہ راجح ہیں قرض خواہ کے گواہوں سے قرض پر بغیر تاریخ کے ۔

مسئلہ(383) : بينة المديون على الابراء من الدين بتاريخ راجحة من بينة الدائن على الدين بتاريخ سابق على الابراء۔[222]
اگر کوئی مقروض کسی قرض سے ابراء پر گواہ قائم کریں اور تاریخ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں قرضدار کے گواہوں سے قرض پر اسی تاریخ پر جو مدعی نے ابراء کے لئے بتائی ہے۔

[221] ألقرافي ، ابو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي (المتوفى: 684ھ) ، الذخیرہ ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 181 ۔
[222] ایضا ، ص 182 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(385)	گواہ کسی مقروض کے اس بات پر کہ اس قرض خواہ نے مجھے اپنے قرض سے ابراء کی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ قرض خواہ کے قرض پر اور قرض کی تاریخ بتائے (مثلاً فلاں تاریخ کو میں نے اس کو سو روپیہ قرض دئے تھے۔	ذخیرہ
(386)	گواہ کسی مقروض کے اس بات پر کہ اس قرض خواہ نے مجھے اپنے قرض سے فلاں تاریخ کو ابراء کی ہے۔	گواہ قرض خواہ کے اپنے قرض پر اور قرض کی تاریخ نہ بتائے (کہ کب اس کو دئے ہیں یا کب سے اس کے ذمہ ہیں)	ذخیرہ
(387)	گواہ کسی قرض خواہ کے اپنے قرض پر اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو ابراء کی تاریخ سے۔	گواہ مقروض کے اس بات پر کہ اس نے مجھے اپنا قرض چھوڑ دیا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ذخیرہ

مسئلہ (384) : بينة المديون على الابراء من الدين بتاريخ راجحة من بينة الدائن على الدين بذالک التاريخ ۔[223]

اگر کوئی مقروض کسی قرض سے ابراء پر گواہ قائم کرے اور تاریخ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں قرض خواہ کے گواہوں سے قرض پر اسی تاریخ کو جو مقروض نے بتائی ہے۔

مسئلہ(385) : بينة المديون على الابرآء بلا تاريخ راجحة من بينة الدائن على الدين بتاريخ ۔[224]

اگر کوئی مقروض قرض سے ابراء پر بغیر تاریخ کے گواہ قائم کرے تو یہ گواہ راجح ہیں قرض خواہ کے گواہوں سے قرض پر جو تاریخ بتائے۔

مسئلہ(386) : بينة المديون على الابراء بتاريخ راجحة من بينة الدائن على الدين بلا تاريخ ۔ [225]

اگر کوئی مقروض قرض سے ابراء پر گواہ قائم کرے اور تاریخ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں قرض خواہ کے گواہوں سے قرض پر بغیر تاریخ کے۔

مسئلہ(387) : بينة الدائن على الدين بتاريخ لاحق راجحة من بينة المديون على الابراء بتاريخ سابق ۔[226]

اگر کوئی قرض خواہ کسی قرض پر گواہ قائم کرے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو تو یہ گواہ راجح ہیں مقروض کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ قرض خواہ نے اس قرض سے ابراء کی ہے۔

---

[223] الذخيره ،بحواله الطريقة الواضحه ، ص 181 ۔

[224] ايضا ۔

[225] ايضا ۔

[226] ايضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(388)	گواہ کسی وصی کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا تھا کہ جو قرض میرا اس میت کے ذمہ تھا وہ اس قرض کے بدلے میں تھا جو اس کا میرے ذمہ تھا۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اس قرض کا اقرار کیا تھا۔	قاضیخان
(389)	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ اس زید نے سو روپیہ مجھ سے اس طریقہ پر لئے تھے۔	گواہ مدعیٰ علیہ زید کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ وہ روپیہ جس نے لئے تھے وہ عمرو ہے۔	قاضیخان
(390)	گواہ مدعیٰ علیہ زید کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ وہ رقم مجھ سے زید کے وکیل نے لی ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ مجھ سے اس رقم کا لینے والا یہی زید ہے۔	قاضیخان

مسئلہ (388) : رجل احضر وصی المیت وادعی ان له علی المیت خمسین درهما وکان المیت اقر بخمسین درهما فی حیاته دینا لازما فاقام وصی المیت بینة ان المدعی هذا اقر ان له علی المیت هذه الخمسین لانه کان باع منه مائة درهم له علی ثالث قالوا تقبل بینة الوصی ویکون ذلک ردًا لبینة المدعی ۔[227]

اگر کوئی شخص کسی میت کے وصی کے پاس حاضر ہوا اور دعوی کیا کہ میرے میت کے ذمہ پچاس درھم تھے اور اس میت نے میرے لئے اپنی زندگی میں اس رقم کا اقرار بھی کیا تھا تو میت کا وصی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ اس کے میت کے ذمے پچاس درھم تھے کیونکہ اس میت نے اس سے پچاس درھم خرید لئے تھے جو اس کے کسی تیسرے شخص کے ذمہ تھے تو اس صورت میں وصی کے گواہ قبول ہوں گے اور مدعی کے گواہ رد کئے جائیں گے۔

مسئلہ(389) : رجل ادعی علی رجل انه اخذ منه الفا ووصف الالف فاقام المدعی علیه البینة ان المدعی اقر ان هذاالمال المفسر المسمی ، اخذ منه فلان آخر، وانکرالمدعی الاول اقراره ۔ وقال محمدؒ لاتبطل بهذا دعوی المدعی الاول ولاتبطل بینته ۔[228]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر دعوی کرے کہ اس نے مجھ سے ایک ہزار رقم لی ہے اور یہ بھی بتائے کہ وہ رقم دینار یا درھم ہے، اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ رقم اس سے فلاں شخص نے لی ہے اور مدعی اول اس کے دعوی کے انکار کرے تو امام محمدؒ کے نزدیک مدعی اول کے دعوی باطل نہ ہوگا اور نہ اس کے گواہ باطل ہوں گے۔

---

[227] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 413 ۔

[228] ایضا ، ص 306 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(391)	گواہ اس شخص کے جس پر ہزار روپیہ کا دعوی کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے ابراء کی ہے اور پہلے یہ کہا ہو کہ آپ کا مجھ پر کچھ نہیں ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ میرے اس مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہزار روپیہ ہیں۔	قاضیخان
(392)	گواہ(1) کسی مدعی کے ہزار روپیہ پر اس کے بعد کہ مدعیٰ علیہ نے انکار کیا ہو اوہ مدعی کہ کہا ہو کہ میں آپ کو نہیں جانتا۔	گواہ مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے ابراء کی ہے یعنی مجھے اپنا حق چھوڑ دیا ہے اس حال میں کہ اس نے پہلے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آپ کو نہیں جانتا۔	قاضیخان

(1) اگر مدعیٰ علیہ نے قرض سے انکار کر لیا اور یہ مدعی کو یہ بھی کہا کہ میں آپ کو نہیں جانتا پھر مدعی نے اپنے دعوی پر قائم کر دئے اب یہ مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس مدعی نے مجھے ابراء کی ہے یعنی اپنا قرض چھوڑ دیا ہے تو جامع الصغیر کتاب کی روایت کے مطابق مدعیٰ علیہ کے یہ گواہ قابل قبول نہیں ہیں اور قدوری کے مطابق قبول ہیں۔ اسی طرح فتاوی قاضی خان میں مذکور ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(390) : ولو ادعى المدعى اولا ان هذا اخذ منه الفا واقام البينة ثم ان المدعى عليه اقام البينة ان هذا المدعى اقر: ان فلان بن فلان وكيل المدعى عليه اخذ منه هذا المال كان ذالک ابطالا لدعوى المدعى الاول و تكذيبا لبينته۔[229] اگر مدعی پہلے یہ دعوی کرے کہ اس شخص نے مجھ سے یہ رقم لی ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کریں پھر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ فلاں شخص نے جو فلاں کا بیٹا ہے اور مدعیٰ علیہ کا وکیل ہے اس نے مجھ سے یہ رقم لی ہے تو یہ مدعی کے پہلے دعوی کا باطل کرے گا اور اس کے گواہ قبول نہ ہوں گے۔

مسئلہ(391) : ولو ادعى الفا فقال المدعى عليه : ماكان لک على شيئ قط ، فاقام المدعى بينة على المال ، ثم اقام المدعى عليه بينة على القضاء او الابراء ، قبلت ۔[230]
اگر مدعی نے کسی شخص پر ہزار درھم کا دعوی کر لیا تو مدعیٰ علیہ نے کہا کہ آپ کا مجھ پر کچھ حق نہیں ہے تو مدعی نے اپنے مال پر گواہ قائم کر دیں، پھر مدعیٰ علیہ اس مال کے ادا کرنے یا ابراء پر گواہ قائم کریں تو یہ گواہ قبول ہوں گے۔

مسئلہ (392) : وان ادعى الفا ، فقال المدعى عليه ، ماكان لک على شيئ قط ولا اعرفک ، فاقام المدعى البينة على المال ، ثم اقام المدعى عليه البينة على القضاء ، او الابراء ذكر فى الجامع الصغير : انها تقبل ۔ وذكر القدورى عن اصحابنا انها لاتقبل ۔ [231] اگر مدعی نے کسی شخص پر ہزار درھم کا دعوی کر لیا تو مدعیٰ علیہ نے کہا کہ آپ

---

[229] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 413 ۔
[230] ایضا ، ص 297 ۔
[231] ایضا ، ص 298 ۔

کا مجھ پر کچھ حق نہیں ہے اور نہ میں آپ کو جانتا ہوں تو مدعی نے اپنے مال پر گواہ قائم کردئے، پھر مدعیٰ علیہ اس مال کے ادا کرنے یا ابراء پر گواہ قائم کرے، تو جامع صغیر میں کہا گیا ہے: کہ یہ گواہ قبول ہوں گے اور قدوری میں کہا گیا ہے: کہ یہ گواہ قبول نہ ہوں گے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(393)	گواہ اس شخص کے جس پر ہزار روپیہ کا دعوی کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے ابراء کی ہے اور ابراء کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ میں نے اس مدعیٰ علیہ کو ہزار روپیہ دئے ہیں اور یہ بھی قرض دینے کی تاریخ نہ بتائے۔	محیط
(394)	گواہ عمرو کے جس پر زید نے ہزار روپیہ کا دعوی کیا ہو اس بات پر کہ زید نے اقرار کرکے کہا ہے کہ عمرو نے مجھے ہزار روپیہ ادا کردئے ہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے اقرار کیا ہے کہ میں نے زید سے ہزار روپیہ قرض لئے ہیں اور یہ بھی تاریخ نہ بتائے۔	محیط
(395)	گواہ عمرو کے جس پر زید نے ہزار روپیہ کا دعوی کیا ہو اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ عمرو کے ذمہ میرا کچھ نہیں ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے اقرار کیا ہے کہ میں نے زید سے ہزار روپیہ قرض لئے ہیں اور یہ تاریخ نہ بتائے۔	محیط

(1) گواہ عمرو کے راجح ہیں لیکن عمرو قسم بھی اٹھائے گا۔۱۲۔ مترجم

مسئلہ (393) : بينة المدعى عليه على ان المدعى ابرأه عن الالف بلاتاريخ راجحة من بينة المدعى على انه اقرض المدعى عليه الفا بلا تاريخ ۔[232]

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مدعی نے اس کو قرض رقم سے بری کیا ہے اور تاریخ نہ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں مدعی کے گواہوں سے جو اس بات کا دعوی کریں کہ مدعی نے مدعیٰ علیہ کو ہزار روپیہ قرض دئے ہیں۔

مسئلہ (394) : بينة المدعى عليه على ان المدعى اقر باستيفاء الالف بلاتاريخ راجحة من بينة المدعى على ان المدعى عليه اقر باستقراض الالف بلا تاريخ ۔[233]

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مدعی نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اس نے وہ قرض رقم وصول کیا ہے اور تاریخ نہ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں مدعی کے گواہوں سے جو اس بات کا دعوی کریں کہ مدعیٰ علیہ نے مدعی سے ہزار روپیہ قرض لینے کا اقرار کیا ہے۔

مسئلہ (395) : بينة المدعى عليه على ان المدعى اقرأنه لا حق له قبله بلاتاريخ راجحة من بينة المدعى على انه اقرض المدعى عليه الفا بلا تاريخ ۔[234]

[232] المحيط البرهانى ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 183 ۔
[233] ايضا ۔
[234] ايضا ۔

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مدعی نے اس بات کااقرار کیاہے کہ میرا مدعیٰ علیہ پر کوئی حق نہیں تھااور تاریخ نہ بتائے تو یہ گواہ راجح ہیں مدعی کے گواہوں سے جو اس بات کا دعوی کریں کہ مدعیٰ علیہ نے مدعی سے ہزار روپیہ قرض لینے کااقرار کیاہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
علی العمادی	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید نے کہا تھا کہ میرا وہ اقرار جھوٹا تھا۔	گواہ(1) عمرو کے جس کے قبضہ میں کوئی گھر ہو (اور اس پر زید کے وارث نے دعوی کیا ہو کہ یہ گھر زید کا تھا اور ہمیں میراث میں ملا ہے) اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھر میرا ہے۔	(396)
علی العمادی	گواہ اس شخص کے جس سے قرض طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس طلب کرنے والے کا قرض ادا کیا ہے اور قرض ادا کرنے کی تاریخ ایسی بتائے جو طلب کرنے والے کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ اپنے قرض کے طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس قرضدار نے میرے قرض کا فلاں تاریخ کو اقرار کیا تھا۔	(397)
ھندیہ	گواہ اس میت کی اولاد کے اس بات پر کہ ہمارے والد نے اس عورت کو اپنے آپ پر ایک سال پہلے حرام کر دیا تھا تو اس کو میراث میں کوئی حصہ نہیں ہے۔	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ میرا شوہر جس مرض میں فوت ہو گیا تھا اس میں اس نے اقرار کر کے کہا تھا کہ یہ عورت میرے لئے حلال ہے اور اس کے لئے حق مہر اور میراث ہے میرے مال میں سے۔	(398)

(1) گواہ اس کے راجح ہیں اور جبر کرنے والے کا نام بتانا ضروری نہیں۔ ۱۲

مسئلہ (396) : بینة ذی الید علی ان مورث المدعی اقر ان الدار لی راجحة من بینة الورثة علی ان المورث قال ان اقراری کاذب ۔ [235]

اگر مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مدعی کے وارث نے اس بات کااقرار کیاہے کہ یہ گھر میرا ہے تو یہ گواہ ورثاء کے گواہوں سے راجح ہیں جو اس بات کا دعوی کرے کہ مورث نے کہا تھا کہ میرا اقرار جھوٹا ہے۔

مسئلہ (397) : بینة الطالب علی اقرار المدیون بالدین بتاریخ لاحق راجحة من بینة المطلوب علی الدفع والاداء بتاریخ سابق ۔ [236]

[235] فتاوی العمادی ، بحوالہ الطریقة الواضحه ، ص 184 ۔

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ مقروض نے قرض کااقرار کیا تھاایسی تاریخ پر جو مؤخر ہو تو یہ گواہ راجح ہیں مدعیٰ علیہ کے گواہوں سے جواس بات کادعوی کریں کہ مدعیٰ علیہ نے وہ قرض ادا کیاہےاور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔

---

[236] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(399)	گواہ(1)اس شخص کے جس سے اپنا قرض طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا وہ مجھ سے جبر و اکراہ کے ساتھ کروایا گیا تھا اور جبر کرنے والے کا نام نہ بتائے۔	گواہ زید اپنے قرض کے طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس نے بخوشی اور رضا اقرار کیا تھا کہ میرے ذمہ زید کا اتنا قرض ہے۔	ھندیہ
(400)	گواہ اس شخص کے جو اقرار میں جبر کا دعوی کرے جس طریقے سے بھی ہو۔	گواہ اس شخص کے جو اقرار میں رضا کا دعوی کرے۔	ھندیہ

(1) یہ حکم عطاء بن حمزہ السعدی کے قول پر مبنی ہے۔ ۱۲۔

مسئلہ (398) : ادعت المراة على ورثة زوجها المهر والميراث فقالت الورثة فى دفع دعواها ان ابانا قد حرمها على نفسه قبل موته بسنتين وقالت هى فى دفع دعواهم ان الزوج اقر فى مرض الموت انى حلال عليه فهذا دفع صحيح كذا فى المحيط ۔ [237]

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے مال میں مہر اور میراث کا دعوی کرے تو ورثاء اس کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ ہمارے والد نے اس عورت کو اپنی زندگی میں موت سے دو سال پہلے اپنے لئے حرام کیا تھا اور عورت ورثاء کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ میرے شوہر نے اپنے مرض الموت میں اقرار کیا تھا کہ میں اس کے لئے حلال ہوں تو یہ دفع صحیح ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ (399) : رجل ادعى على آخر دينا ثم قال وهكذا اقر فقال المدعى عليه كنت مكرها فى الاقرار صح الدفع ولا يشترط ذكر اسم المكره ونسبه كذا فى الخلاصة۔ [238]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر قرض کا دعوی کرے پھر کہے کہ اس نے اسی طرح اقرار بھی کیا تھا تو مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ مجھ سے زبردستی اقرار لیا گیا تھا تو یہ دفع صحیح ہے اور اس کے لئے مکرِہ کا نام اور اس کا نسب بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (400) : وفى مجموع النوازل سئل شيخ الاسلام عطاء بن حمزةالسعدى ؒ عن رجل اثبت على رجل بالبينة انه اقر له بكذا طائعا واقام المدعى عليه فى دفع ذلك بينة ان اقراره ذلك كان باكراه هل يكون ذلك دفعا لبينة المدعى قال نعم وبينة الاكراه اولى بالقبول كذا فى المحيط ۔ [239]

مجموع النوازل میں کہا گیا ہے: کہ شیخ الاسلام عطاء بن حمزہ السعدی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی دوسرے شخص پر گواہوں کے ذریعے یہ ثابت کیا ہو کہ اس نے میرے لئے اس مال کا رضامندی کے واتھ اقرار کیا ہے اور مدعیٰ علیہ اس کے دعوی کو دفع

[237] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 53 ۔
[238] ايضا ، ص 55 ۔
[239] ايضا ۔

کرنے کے لئے اس بات پر گواہ قائم کرے کہ وہ اقرار اس سے زبردستی لیا گیا تھا تو کیا مدعیٰ علیہ کا دعوی مدعی کے دعوی کو دفع کر سکتا ہے تو شیخ الاسلام نے فرمایا کہ ہاں! زبردستی کے گواہ راجح ہیں رضا کے گواہوں سے۔اسی طرح محیط میں ہے۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ مقروض کے اس بات پر کہ اس مدعی نے مجھے بیس دن پہلے ابراء کی ہے۔	گواہ قرض کے مدعی کے اس بات پر کہ اس مقروض نے مجھ سے پانچ دن پہلے مہلت مانگی ہے۔	(401)
ھندیہ	گواہ مقروض کے اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے میرے لئے اس دعوی سے ابراء کی ہے۔(یعنی مجھے اس دعوی سے آزاد کیا ہے)	گواہ اپنے قرض کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس مقروض کو میں نے جو ابراء کی ہے اس کے بعد اس نے اپنے ذمہ میرے لئے مال کا اقرار کیا ہے۔	(402)

مسئلہ (401) : ادعى على غيره دينا فانكر المدعى عليه ذلك فاقام المدعى بينة على انک استمهلتنى هذا المال منذعشرة ايام وذلک اقرار منک بهذا المال عليک وقال المدعى عليه فى دفع دعواه انک ابراتنى عن هذا المال منذ عشرين يوما واقام على ذلک بينة فهذا لايكون دفعا كذافى المحيط۔[240]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر کسی قرض کا دعوی کرے اور مدعیٰ علیہ اس کا انکار کرے تو مدعی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ آپ نے مجھ سے اس مال کے لئے مہلت طلب کی تھی اور یہ آپ کی طرف سے اس مال پر اقرار ہے کہ یہ آپ کے ذمہ ہے اور مدعیٰ علیہ اس کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ دعوی کرے کہ آپ نے مجھے اس مال سے بیس دن پہلے بری کیا ہے اور اس پر گواہ قائم کرے تو یہ دفع صحیح نہیں ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ (402) : رجل ادعى على رجل مالا وقال المدعى عليه فى دفع دعوى المدعى انه ابرأنى عن هذه الدعوى واقام على ذلک بينة فادعى ثانيا ان المدعى عليه قد كان اقر بالمال بعد ابرائى اياه هل يصح دفع الدفع قيل ان قال المدعى عليه ابراتنى عن هذه الدعوى وقبلت الابراء او قال صدقته فى ذلک لايصح منه دفع الدفع يعنى دعوى الاقرار وان لم يكن قال قبلت الابراء يصح منه دفع الدفع كذا فى الظهيرية ۔ [241]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر کسی قرض کا دعوی کرے اور مدعیٰ علیہ اس کا دعوی کو دفع کرتے ہوئے کہے کہ مدعی نے مجھے اس دعوی سے بری کیا ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کرے تو وہ مدعی دوبارہ دعوی کرے کہ مدعیٰ علیہ نے میرے بری کرنے کے بعد اس مال کا دوبارہ اقرار کیا تھا تو کیا یہ دفع صحیح ہے؟ تو کہا گیا ہے: کہ اگر مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ اس نے مجھے بری کیا ہے اور میں اس ابراء کو کو قبول کر لیا

[240] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 53 ۔

[241] ایضا ، ص 56 ۔

ہے یا یہ کہے کہ میں نے اس ابراء میں اس کی تصدیق کی تو یہ دفع صحیح نہیں ہے یعنی اقرار کا دعوی دفع کرنا صحیح نہیں ہے اور اگر یہ نہیں کہا ہو کہ میں نے ابراء کو قبول کیا ہے تو پھر اس دفع کو دفع کرنا صحیح ہے۔اسی طرح ظہیر یہ میں ہے۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اپنے دعوی سے جو ابراء کی ہے اس نے اس کے بعد بھی میرے مال کے اپنے ذمہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔(اور کہا ہے کہ اس کے میرے ذمہ اتنی رقم ہے)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے دعوی سے ابراء کی ہے (یعنی مجھے اس دعوی سے آزاد کیا ہے) اور میں نے اس ابراء کو قبول کیا ہے۔	(403)
هندیه	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اپنے دعوی سے جو ابراء کی ہے اس نے اس کے بعد بھی میرے مال کے اپنے ذمہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔(اور کہا ہے کہ اس کے میرے ذمہ اتنی رقم ہے)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے ابراء کی ہے اس حال میں کہ وہ خود بھی اس کی تصدیق کرتا ہو کہ میں نے اس کو ابراء کی ہے۔	(404)
هندیه	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میرے اس کے ذمہ اتنی رقم ہے۔	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے ابراء کی ہے۔	(405)

مسئلہ(403) : ایضا ۔

مسئلہ(404) : ایضا ۔

مسئلہ (405) : ادعی علی آخر خمسین دینارا فقال المدعی علیه فی الدفع ان المدعی قد اقر انه دفع الیه العدالی بکل دینار خمسین ولکن اخذت الحط بالدنانیر صح الدفع وکذلک لو قال انک ابرأتنی عن الدعاوی کلها فی سنة کذا یصح الدفع کذا فی المحیط ۔ [242]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر پچاس دینار کا دعوی کرے تو مدعیٰ علیہ نے اس کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے کہے کہ مدعی نے اقرار کیا تھا کہ مدعیٰ علیہ نے مجھے ہر دینار کے بدلے پچاس عدالی (اور قسم کی رقم) دیے ہیں لیکن میں نے کمی کر کے اب اس کے ذمہ

[242] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 53 ۔

اتنے دینار ہیں تو یہ دفع صحیح ہے اسی طرح اگر یہ کہے کہ آپ مجھے اس سال کے ہر قسم کے دعوی سے بری کیا ہے تو یہ دفع بھی صحیح ہے۔اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(406)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے ابراء کی ہے اور ابراء کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مال کو طلب کرنے والے کے مال پر تاریخ کو ذکر کرنے کے بغیر۔ (یعنی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میں نے اس کو مثلاً سو روپیہ قرض دئے ہیں)	تنقیح
(407)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے فلاں تاریخ کو ابراء کی ہے۔	گواہ مال کو طلب کرنے والے کے مال پر اسی تاریخ کو۔ (مثلاً یہ کہے کہ اس تاریخ کو میں نے اس کو سو روپیہ قرض دئے ہیں)	تنقیح
(408)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے ابراء کی ہے اور ابراء کی تاریخ بتائے۔	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کو اتنی رقم دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(409)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے اس دعوی سے ابراء کی ہے اور ابراء کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس شخص کو فلاں تاریخ کو اتنی رقم دی ہے۔	تنقیح

مسئلہ(406) : بينة البراءة اولى من البينة على المال ان لم يؤرخا او ارخ احدهما فقط او أرخا سوآء ا۔ [243]

اگر کوئی شخص کسی قرض سے براءت پر گواہ قائم کریں تو یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ اس شخص کے ذمہ مال ہے یہ اس صورت میں ہے اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں تاریخ نہ بتائے یا صرف ایک ہی ان دونوں میں سے تاریخ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے۔

مسئلہ(407) : ایضا ۔

[243] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 598 ۔

مسئلہ(408) : ایضا ۔

مسئلہ(409) : ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے مجھے اس مال سے فلاں تاریخ کو ابراء کی ہے اس حال میں کہ یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس شخص کو میں نے فلاں تاریخ کو اتنا مال دیا ہے تو میں اس مال کو طلب کرتا ہوں اور یہ تاریخ مؤخر ہو۔	(410)
مجلہ	گواہ اس جانب کے جو راجح ہوں لیکن یہ اس وقت گواہی دیں جب کہ قاضی نے دوسری جانب کیلئے فیصلہ سنایا ہو۔(تو اب یہ گواہ مرجوح ہیں)	گواہ اس جانب کے جو مرجوح ہوں اور قاضی فیصلہ کرے ان گواہوں کی وجہ سے۔(تو اب یہ گواہ اُس دوسری جانب کے گواہوں سے راجح ہیں)	(411)

مسئلہ (410) : بینة البراءة اولی من البینة علی المال ان لم یؤرخا او ارخ احدهما فقط او أرخا سوآءًا۔ [244]

اگر کوئی شخص کسی قرض سے براءت پر گواہ قائم کرے تو یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ اس شخص کے ذمہ مال ہے یہ اس صورت میں ہے اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں تاریخ نہ بتائے یا صرف ایک ہی ان دونوں میں سے تاریخ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے۔(چونکہ اس مسئلہ میں ای1ک نے مقدم تاریخ بتائی ہے اور ایک نے مؤخر، لہذا جس نے مؤخر تاریخ بتائی ہے اس کے گواہ راجح ہیں اور براءت کے گواہ تب راجح ہیں جب دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا صرف ایک نے تاریخ بتائی ہو یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو، جیسا کہ عبارت سے واضح ہے)

مسئلہ (411) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحکم بموجب اقامة الطرف المرجوح البینة علی ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البینة فلایلتفت الیه بعد۔ [245]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کرے تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کرے تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

[244] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 598 ۔

[245] مجلة الاحکام العدلیه ، ص 360 ۔

فصل سوم:

صلح کے مسائل

فصل سوم:

صلح کے مسائل

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اُس دوسرے شخص کے اس بات پر کہ یہ صلح بخوشی اور رضا ہوئی تھی۔	گواہ(1) اس شخص کے جس کا دوسرے شخص کے ساتھ صلح کی بابت میں جھگڑا ہو اس بات پر کہ یہ صلح جبر واکراہ کے ساتھ کروائی گئی تھی۔	(412)
انقرویه	گواہ اس دوسرے شخص کے اس بات پر کہ اس صلح کا اقرار بخوشی اور رضا ہوا تھا۔	گواہ(2) اس شخص کے جس کا دوسرے شخص کے ساتھ اقرار کی بابت میں جھگڑا ہو صلح میں اس بات پر کہ اس صلح میں اقرار زبردستی کے ساتھ کروایا گیا تھا۔	(413)

(1) یہ حکم گواہی کے تمام مسائل میں جاری ہے۔ خبردار رہو۔ ۱۲۔ ح

(2) یہ حکم مبنی ہے صحیح قول پر جیسا کہ قاضی خان میں موجود ہے۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ(412) : بينة مدعى الصلح عن كره أولى من بينة مدعيه عن طوع ۔ [246]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کرے کہ صلح زبردستی کروائی گئی تھی تو یہ گواہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ صلح رضامندی کے ساتھ کروائی گئی تھی۔

مسئلہ (413) : ولو ادعى الاقرار طائعا فاقام المدعى عليه البينة انه كان ذلك الاقرار بهذا التاريخ عن اكراه فالبينة بينة المدعى عليه ولو لم يؤرخا اوأرخا على التفاوت فالبينة للمدعى ۔ [247]

اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ میرا اقرار رضامندی کے ساتھ تھا اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ یہ اقرار اسی تاریخ کو جبر واکراہ کے ساتھ تھا تو اس صورت میں مدعیٰ علیہ کے گواہ راجح ہیں اور اگر دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں الگ الگ تاریخ بتائے تو اس صورت میں گواہ مدعی کے راجح ہیں۔

---

[246] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 596 ۔

[247] فتاوى الانقرويه ، ص 423 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ عمرو کے جس کے قبضہ میں وہ گھر ہے اس بات پر کہ اس زید نے اپنے حق سے جو اس گھر میں ہے میرے لئے ابراء کی ہے۔(یعنی مجھے بلا عوض چھوڑ دیا ہے)	گواہ مدعی غیر قابض زید کے اس بات پر کہ میں نے اس گھر کی بابت عمرو کے ساتھ سو روپیہ کے عوض صلح کی ہے۔(یعنی میں سو روپیہ لوں گا اور اس گھر میں اپنا حصہ چھوڑ دوں گا)	(414)
قاضیخان	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ اس مدعیٰ علیہ نے اس دعٰوی کے عوض میرے ساتھ صلح کی ہے اور میں نے اس صلح کا عوض قبض کیا ہے۔	گواہ(1)مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میرا اس مدعیٰ علیہ کے ذمہ کوئی حق نہیں ہے۔	(415)

(1) مثلاً زید نے بکر پر کچھ مال کا دعٰوی کیا اور بکر نے انکار کیا لیکن پھر زید کو وہ مال دیدیا۔ یا اس کے ساتھ آدھے مال پر صلح کر لی تھی کہ یہ لو اور باقی دعٰوی چھوڑ دو تو زید نے وہ عوض لیا۔ اب بکر گواہ قائم کرے اس بات پر کہ زید نے اس مال کے لینے اور یا صلح کرنے سے پہلے ہی اقرار کر کے کہا تھا کہ میرا زید کے ذمہ کچھ نہ تھا تو حکم یہ ہے کہ وہ صلح برقرار ہے اور قاضی نے جو حکم زید کیلئے کیا ہے اپنی حالت پر ہے۔ اور اگر بکر نے اس بات پر گواہ قائم کر دئے کہ اس زید نے صلح کے بعد یا مال لینے کے بعد ایسا اقرار کیا ہے کہ میرا زید کے ذمہ کچھ بھی نہ تھا تو پھر وہ صلح بگڑ گئی اور اگر قاضی نے زید کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ نہیں سنایا ہو کہ بکر نے گواہ قائم کر دئے زید کے اقرار پر کہ میرا زید کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے تو زید کا دعٰوی فضول ہے اور قاضی بکر پر کوئی چیز لازم نہیں کرے گا۔ اسی طرح قاضی خان میں مذکور ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (414) : فی المنتقی دار فی یدی رجل اقام رجل بینة انی کنت ادعیت هذه الدار وان صاحب الید صالحنی منها علی مائة درهم واقام الذی فی یدیه الدار بینة انه ابره من حقه من دعواه فی هذه الدار فبینة الصلح اولی کذا فی الذخیرة ۔[248]

منتقی میں ہے: کہ اگر کوئی گھر دو شخصوں کے قبضہ میں ہے اور ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میں نے اس گھر پر دعوی کیا تھا اور یہ گھر جس کے پاس ہے اس نے میرے ساتھ سو درھم پر صلح کی تھی اور مدعیٰ علیہ گواہ قائم کرے اس بات پر کہ اس نے مجھے اس حق سے بری کیا ہے تو اس صورت میں صلح کے گواہ راجح ہیں۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

مسئلہ (415): رجل ادعی علی رجل الفا ، فجحد المدعی علیه ، واعطاه ایاه علی الجحود او صالحه من دعواه ثم ان المدعی علیه اقام البینة ان المدعی قال قبل ان یقبض منی المال او قال قبل الصلح : لیس لی قبل فلان شیئ فالصلح وقضاء المال ماضیان ۔[249]

اگر کوئی شخص یہ کسی دوسرے شخص پر ہزار درھم کا دعوی کرے اور مدعیٰ علیہ اس کا انکار کرے اور انکار کے باوجود بھی اس کو وہ رقم دے یا اس کے ساتھ صلح کرے پھر مدعیٰ علیہ اس پر گواہ قائم کریں کہ مدعی نے مجھ سے مال لینے سے پہلے یہ اقرار کیا تھا یا صلح سے پہلے اس نے یہ کہا تھا: کہ اس سے پہلے میرا کوئی حق نہیں تھا تو یہ صلح اور مال کا فیصلہ باطل ہے۔

---

[248]فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 88 ۔

[249]فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 218 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(416)	گواہ اس شخص کے کہ جس کے قبضہ میں کوئی چیز ہو اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ اس چیز میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ میرا اس چیز میں جو حق تھا میں نے اس کے عوض اس مدعیٰ علیہ کے ساتھ اتنی رقم پر صلح کی ہے۔یعنی مجھے اتنی رقم دے گا۔	قاضیخان
(417)	گواہ اس شخص کے جس کے ذمہ زید کے ہزار روپیہ ہوں بات پر کہ اس زید نے میرے ساتھ اس رقم کے عوض چار سو روپیہ کے دینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے۔	گواہ زید کے جو اپنی رقم کو طلب کرتا ہے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے۔	ھندیہ
(418)	گواہ اس شخص کے جس کے ذمہ زید کے ہزار روپیہ ہوں اس بات پر کہ زید نے میرے ساتھ فلاں تاریخ کو چار سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے جو زید ہے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اسی تاریخ کو جو اس مقروض نے بتائی ہے۔	ھندیہ
(419)	گواہ اس شخص کے جس کے ذمہ کسی کے ہزار روپیہ ہوں اس بات پر کہ اس نے میرے ساتھ چار سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور صلح کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور یہ صلح کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ھندیہ

مسئلہ (416) : ایضا ۔

مسئلہ (417) : المدیون بالالف برھن علی ان الطالب صالحنی علی اربعمائة علی ان اؤدیھا وابرأنی عن الباقی وقال الطالب ابراتک عن خمسمائة وصالحت علی خمسمائة وبرھنا وقتا واحدا او وقتین او لم یوقتا فالبینة للمطلوب فی جمیع ذلک ۔ کذا فی الوجیز الکردری ۔ [250]

اگر کوئی قرضدار اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میرے ذمہ جس شخص کے ہزار روپیہ قرض تھے اس نے میرے ساتھ چار سو روپیہ پر صلح کرلی ہے یعنی میں اس کو چار سو روپیہ دوں گا اور باقی اس نے چھوڑ دئے ہیں اور قرض خواہ یہ کہے کہ میں نے آپ کو پانچ سو روپیہ چھوڑ دئے ہیں اور پانچ سو پر صلح ہو گئی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور ایک ہی تاریخ بھی بتائے یا دونوں الگ الگ تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو ان سب صورتوں میں قرضدار کے گواہ راجح ہیں۔اسی طرح وجیز کردری میں ہے۔

---

[250] فتاوی الھندیہ ، ج 4 ص 278، 279 ۔

مسئلہ(418) : ایضا ۔مسئلہ(419) : ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(420)	گواہ اس شخص کے جس کے ذمہ زید کے ہزار روپیہ ہوں اس بات پر کہ زید نے میرے ساتھ چار سو کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے جو زید ہے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور یہ صلح کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	ھندیہ
(421)	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میرا زید پر جو دعٰوی ہے اس کے بدلے میں نے اس کے ساتھ ہزار روپیہ پر صلح کی ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس نے ابراء کی ہے۔ (یعنی اپنا پورا دعٰوی بغیر عوض کے چھوڑ دیا ہے)	وجیز للسرخسی
(422)	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ ایک کپڑے کے بدلے دوسرے کپڑے کے ساتھ صلح کی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس سے طلب کرنے والا اپنا حق مانگتا ہے اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے مجھے اپنا پورا دعٰوی چھوڑ دیا ہے اور ابراء کی ہے۔	وجیز للسرخسی

مسئلہ(420) : ایضا ۔

مسئلہ(421) ولو اجتمع بينة الصلح وبينة البرآءة فبينة الصلح اولى ۔ [251]

اگر صلح اور براءت کے گواہوں میں تعارض آجائے تو صلح کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (422) : وبينة الصلح مع بينة البرآءة عن الكل فان كان الصلح فبينة الصلح اولى وان كان اسقاط فبينة البرآءة اولى ۔ [252]

اگر ایک جانب کسی چیز پر صلح کے گواہ قائم ہوں اور دوسری جانب پورے حق سے براءت کے گواہ قائم ہوں تو اس صورت میں اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ آپ نے مکمل حق چھوڑ دیا ہے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ آپ نے میرے ساتھ کسی دوسری چیز لینے پر صلح کی تھی تو پھر صلح کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ آپ نے مکمل چیز چھوڑی تھی اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ آپ نے کچھ چیز کو چھوڑ کر کچھ لینے پر صلح کی تھی تو اس صورت میں براءت کے گواہ راجح ہیں۔

[251] السرخسی ، رضی الدين ، محمد بن محمد بن محمد ،المتوفى بعد سنة 1190 هـ، فتاوى الوجيز ،ص 211، مكتبه جامعة الملك سعود ،الرقم 2825 ۔

[252] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(423)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس نے مجھے اس کپڑے کا دعٰوی چھوڑ دیا ہے۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ہم دونوں نے دو کپڑوں میں سے کسی ایک پر صلح کی ہے۔	وجیز للسرخسی
(424)	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس عمرو نے مجھے ابراء کی ہے۔(یعنی اپنا حق چھوڑ دیا ہے)	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ میرے زید کے ذمہ ہزار روپیہ ہے۔	وجیز للسرخسی
(425)	گواہ زید کے اس بات پر کہ میں نے عمرو کے ساتھ اپنے دعٰوی میں کسی عوض کے ساتھ صلح کی ہے۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے مجھے ابراء کی ہے۔ (یعنی مجھے اپنے تمام دعٰوی سے آزاد کیا ہے)	وجیز للسرخسی
(426)	گواہ اس شخص کے جس سے کسی نے اپنا حق طلب کیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے نے مجھے اپنے تمام دعٰوی سے ابراء کی ہے۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ صلح کی ہے کم کرنے پر۔(یعنی کچھ حق مجھے دے گا اور کچھ میں چھوڑ دوں گا)	وجیز للسرخسی

مسئلہ(423) : ایضا ۔

مسئلہ(424) : ولو اجتمع بینة الدین مع بینة البرآءة فبینة البراءة اولی ۔ [253]

اگر ایک شخص قرض پر گواہ قائم کریں اور دوسرا شخص براءت پر گواہ قائم کریں تو اس صورت میں براءت کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (425) : وبینة الصلح مع بینة البرآءة عن الکل فان کان الصلح فبینة الصلح اولی وان کان اسقاط فبینة البرآءة اولی ۔ [254]

اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ آپ نے مکمل حق چھوڑ دیا ہے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ آپ نے کسی دوسری چیز لینے پر صلح کی تھی تو پھر صلح کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ آپ نے مکمل چیز چھوڑی تھی اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ آپ نے کچھ چیز کو چھوڑ کر کچھ لینے پر صلح کی تھی تو اس صورت میں براءت کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(426) : ایضا ۔

---

[253] فتاوی الوجیز ،ص 211 ۔

[254] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیہ	گواہ قرض خواہ کے اس بات پر کہ میں نے اس قرض کے عوض عمرو کے ساتھ صلح کی ہے جو زید کا وارث ہے تو مجھے وہ اس صلح کا عوض دے گا۔	گواہ زید کے جو میت کا وارث ہو اس بات پر کہ میت نے اس قرض خواہ کو پورا قرض ادا کیا ہے۔	(427)
هندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ بکر نے اس قرض خواہ کو اس کو پوری رقم ادا کر دی ہے۔	گواہ قرض خواہ کے اس بات پر کہ جو قرض میرا زید کے ذمہ تھا جو مر چکا ہے اس کے عوض میں نے اس کے وارث بکر کے ساتھ اتنی رقم میں صلح کی ہے۔	(428)
هندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس نے مجھے آزاد کیا ہے اپنے قرض سے۔(یعنی وہ مجھے چھوڑ دیا ہے)	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ زید کے ذمہ میرے جو ہزار روپیہ تھے اس کے عوض میں میں نے اس کے ساتھ سو روپیہ اور اس کپڑے میں صلح کی ہے۔	(429)

مسئلہ(427) : بينة زيد الوارث على ان الميت اوفى الدائن المال راجحة من بينة الدائن على الصلح مع عمرو الوارث۔[255]

اگر کوئی وارث اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس کے مورث(میت) نے مقروض کو اس کا قرض ادا کیا تھا تو یہ گواہ راجح ہیں مقروض کے گواہوں سے جو یہ دعوی کریں کہ ہم نے اس وارث کے ساتھ صلح کر لی ہے۔

مسئلہ(428) : بينة الدائن على الصلح مع الوارث على كذا راجحة من بينة هذا الوارث على ان الميت اوفاه المال۔[256]

اگر کوئی مقروض اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس نے اس وارث کے ساتھ اتنے مال پر صلح کر لی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں میت کے وارث کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ اس میت نے اس مقروض کو مال ادا کیا ہے۔

[255] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 279 ۔

[256] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(430)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے جو میرے ذمہ ہزار روپیہ تھے اس سے ہم نے سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ہم نے اس سے پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے۔(یعنی یہ مجھے پانچ سو روپیہ دے گا اور باقی میں نہیں لوں گا۔	هندیه
(431)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے جو میرے ذمہ ہزار روپیہ تھے اس سے ہم نے سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور تاریخ بتائے۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ہم نے پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے صلح کی ہے اور یہ بھی صلح کی وہ تاریخ بتائے۔	هندیه

مسئلہ (429) : قال ابویوسف ؒ رجل له علی رجل الف درهم واقام الطالب البینة انه صالحه منه علی مائة درهم وهذا الثوب فاقام المطلوب البینة انه ابرأه منه فالبینة بینة الصلح۔ [257]

امام ابویوسفؒ فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کے دوسرے شخص کے ذمہ ہزار درھم تھے اور مدعی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میں نے اس کے ساتھ سو درھم اور اس کپڑے پر صلح کرلی ہے اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس نے مجھے اپنے حق سے بری کیا ہے یعنی مجھے اپنا حق چھوڑ دیا ہے تو اس صورت میں صلح کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (430) : المدیون بالالف برهن علی ان الطالب صالحنی علی اربعمائة علی ان اؤدیها وابرأنی عن الباقی وقال الطالب ابراتک عن خمسمائة وصالحت علی خمسمائة وبرهناووقتا وقتا واحدا او وقتین او لم یوقتا فالبینة للمطلوب فی جمیع ذلک ۔ کذا فی الوجیز الکردری ۔ [258]

اگر کوئی قرضدار اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میرے ذمہ جس شخص کے ہزار روپیہ قرض تھے اس نے میرے ساتھ چار سو روپیہ پر صلح کرلی ہے یعنی میں اس کو چار سو روپیہ دوں گا اور باقی اس نے چھوڑ دئے ہیں اور مقروض یہ کہے کہ میں نے آپ کو پانچ سو روپیہ چھوڑ دئے ہیں اور پانچ سو پر صلح ہو گئی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور ایک ہی تاریخ بھی بتائے یا دونوں الگ الگ تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو ان سب صورتوں میں قرضدار کے گواہ راجح ہیں۔اسی طرح وجیز کردری میں ہے۔

مسئلہ (431) : ایضا ۔

---

[257] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 278 ۔

[258] ایضا ، ص 278 ، 279 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(432)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے جو میرے ذمہ ہزار روپیہ تھے اس سے ہم نے سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ہم نے پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے صلح کی ہے اور یہ بھی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	هندیه
(433)	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے جو میرے ذمہ ہزار روپیہ تھے اس سے ہم نے سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے پر صلح کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ اپنے حق کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ہم نے پانچ سو روپیہ کے لینے اور باقی کے چھوڑنے صلح کی ہے اور یہ بھی صلح کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	هندیه

مسئلہ (432) : المدیون بالالف برهن علی ان الطالب صالحنی علی اربعمائة علی ان اؤدیها وابرأنی عن الباقی وقال الطالب ابراتک عن خمسمائة وصالحت علی خمسمائة وبرهناووقتا وقتا واحدا او وقتین او لم یوقتا فالبینة للمطلوب فی جمیع ذلک ۔ کذا فی الوجیز الکردری ۔ [259]

اگر کوئی قرضدار اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میرے ذمہ جس شخص کے ہزار روپیہ قرض تھے اس نے میرے ساتھ چار سو روپیہ پر صلح کرلی ہے یعنی میں اس کو چار سو روپیہ دوں گا اور باقی اس نے چھوڑ دئے ہیں اور مقروض یہ کہے کہ میں نے آپ کو پانچ سو روپیہ چھوڑ دئے ہیں اور پانچ سو پر صلح ہو گئی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور ایک ہی تاریخ بھی بتائے یا دونوں الگ الگ تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو ان سب صورتوں میں قرضدار کے گواہ راجح ہیں۔ اسی طرح وجیز کردری میں ہے۔

مسئلہ (433) : ایضا ۔

[259] الفتاوی الهندیه ، ج 4 ص 278 ، 279 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
	گواہ طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ ان ہزار روپیہ کے عوض ہم سو روپیہ پر صلح کی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس سے اپنا حق طلب کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس طلب کرنے والے کے جو میرے ذمہ ہزار روپیہ تھے اس نے مجھے ابراء کی ہے۔ (یعنی مجھے بغیر عوض کے چھوڑ دئے ہیں)	(434)
ھندیہ			
مجلہ	گواہ اس جانب کے جو راجح ہوں لیکن پہلے فیصلہ سنایا گیا ہو دوسری جانب کے گواہوں کی وجہ سے ۔(تو یہ گواہ اب مرجوح ہیں)	گواہ اس جانب کے جو مرجوح ہوں لیکن قاضی نے ان کی وجہ سے سنایا ہو ۔(تو یہ راجح ہوتے ہیں اس دوسری جانب سے)	(435)

مسئلہ (434) : ولو اقام الطالب البينة انه صالحه منه على مائة فقط كانت بينة البراءة اولى كذا في محيط السرخسي۔[260]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کرے کہ میں نے اس کے ساتھ صرف سو روپیہ پر صلح کی ہے(اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کرے کہ اس نے مجھے پورے حق سے بری کیا ہے) تو اس صورت میں براءت کے گواہ راجح ہیں، اسی طرح محیط سرخسی میں ہے۔

مسئلہ (435) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحكم بموجب اقامة الطرف المرجوح البينة على ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البينة فلايلتفت اليه بعد ـ [261]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کرے تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کرے تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

[260] الفتاوی الهنديه ، ج 4 ص 278 ـ

[261] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ـ

فصل چہارم:

مضاربت کے مسائل

فصل چہارم:

مضاربت کے مسائل

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ وہ رقم مضاربت کی تھی۔ (یعنی میں نے اس لئے دی تھی کہ یہ اس سے تجارت کرے گااور منافع مشترک ہو گا)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ وہ رقم اس نے مجھے قرض دی ہے۔	(436)
تنقیح	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ وہ رقم مضاربت کی ہے۔ (یعنی میں اس تجارت کروں گااور منافع مشترک ہو گا)	گواہ زید کے جس نے عمرو کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ وہ رقم میں نے عمرو کو قرض دی ہے۔	(437)
تنقیح	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ ہم نے مقرر کیا تھا کہ منافع اس طریقے پر لیں گے۔(مثلاً دو تین یعنی دو حصے میرے ہوں گے اور ایک آپ کا)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ ہم نے یہ مقرر کیا تھا کہ اس کا منافع اس طریقے پر لیں گے۔(مثلاً آدھا تیرا آدھا میرا)	(438)

مسئلہ(436) : بينة القابض ان المال قرض اولى من بينة الدافع انه مضاربة ـ [262]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مجھے جو رقم دی گئی تھی وہ قرض تھی تو یہ گواہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ رقم میں نے اس کو مضاربت کے لئے دی تھی۔

مسئلہ(437) : بينة الدافع ان المال قرض اولى من بينة القابض انه مضاربة۔ [263]

اگر ایک شخص جس نے کسی کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ رقم قرض ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جس کو کسی نے رقم دی ہو اور یہ دعوی کرے کہ یہ رقم مضاربت کی ہے۔

مسئلہ(438) : بينة المضارب اولى فيما لو اختلفا في قدر المشروط من الربح۔ [264]

مضارب کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں کہ جب مضارب اور جس نے مضاربت کے لیے رقم دی ہے دونوں منافع کی شرح میں اختلاف کریں۔

---

[262] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 597 ـ

[263] ايضا ـ

[264] ايضا ـ

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(439)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کچھ رقم مضاربت کیلئے دی ہو اس بات پر کہ میں نے اس کو کہا تھا کہ تو خاص قسم کی تجارت کرے گا اور نقد لے گا اور قرض نہیں دے گا۔	گواہ اس شخص کے جس نے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے مجھ پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی۔	تنقیح
(440)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ میرے لئے منافع کا تیسرا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے کچھ رقم مضاربت کیلئے دی ہو اس بات پر کہ اس کیلئے تیسرے حصے سے کم مقرر ہے ۔	تنقیح
(441)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ میرے لئے اس نے منافع میں سو روپیہ مقرر کئے ہیں۔	گواہ اس شخص کے جس نے کچھ رقم مضاربت کیلئے دی ہو اس بات پر کہ میں نے اس کیلئے منافع کا خاص حصہ مقرر کیا تھا۔(مثلاً تیسرا حصہ)	تنقیح

مسئلہ(439) : بینة رب المال اولی فیما لو اختلفا فی التخصیص بتجارة او بیع بنقد وعدمه ـ [265]

رب المال (مال کے مالک) کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں جب اس کا مضارب کے ساتھ اختلاف پیدا ہو جائے اس چیز میں کہ رب المال یہ کہے کہ میں نے خاص قسم تجارت کا کہا تھا اور یہ کہا تھا کہ تجارت صرف نقد ہو گی ادھار اس میں نہ ہو گا۔

مسئلہ(440) : بینة المضارب اولی انک شرطت لی الثلث اولی من بینة الآخر علی الثلث الا عشرة ـ [266]

اگر مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے میرے لئے تیسرا حصہ شرط کیا ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس دوسرے شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ میں نے آپ کے لئے تیسرے حصہ میں دس روپے کم شرط کئے تھے۔

مسئلہ (441) : بینة المضارب انک شرطت لی مائة او لم تشترط لی شیئا فلی علیک اجر المثل اولی من بینة الآخر علی شرط النصف ـ [267]

مضارب کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں کہ جب مضارب یہ کہے کہ آپ نے میرے لئے سو روپیہ شرط کئے تھے یا میرے لئے کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا تو میرے لئے اجر مثل ہے اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ میں نے آپ کے لئے آدھا حصہ شرط کیا تھا۔

[265] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ـ

[266] ایضا ـ

[267] ایضا ـ

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(442)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے مجھے فلاں تاریخ کو کہا تھا کہ تو تجارت کیلئے مختلف علاقوں میں جا سکتا ہے۔(اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس کو کہا تھا کہ خاص فلاں شہر اور فلاں گاؤں میں تجارت کرے گا۔(اور یہ اپنے اس کہنے کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو)	نتیجہ
(443)	گواہ زید کے جس نے کسی شخص سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہے اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے یہ اقرار کر کے کہا ہے کہ زید نے مجھے وہ اصل رقم واپس کر دی ہے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ اس نے مجھ سے جو رقم لی ہے مضاربت کیلئے تو اس نے اقرار کیا ہے کہ میں نے وہ رقم اس کے مالک کو واپس نہیں کی ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(442) : بينة المضارب على تعميم رب المال له البلاد راجحة من بينة رب المال على التخصيص بتاريخ سابق۔[268]

مضارب کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں کہ جب مضارب یہ کہے کہ مجھے رب المال نے تجارت کے لئے کسی جگہ کی قید نہیں لگائی تھی اور رب المال یہ کہے کہ میں نے اس کو خاص جگہ میں تجارت کا کہا تھا اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔

مسئلہ (443) : اذا اختلف رب المال مع المضارب فقال المضارب : رددت عليک راس المال --- فان اقاما البينة اقام رب المال ان المضارب اقر انه لم يرد عليه راس المال او اقام المضارب البينة على اقرار رب المال انه رد عليه راس المال فهذا على وجوه : ان ارخا وتاريخ احدهما اسبق يقضى لآخر سابقا --- وان ارخا وتاريخهما سواء او اطلقا يقضى ببينة المضارب ۔[269]

اگر رب المال اور مضارب کا آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مضارب یوں کہے : کہ میں نے آپ کا اصل مال واپس کیا تھا۔۔۔اور دونوں گواہ قائم کریں، رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مضارب نے اقرار کیا تھا کہ میں نے مال واپس نہیں کیا ہے یا مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رب المال نے اقرار کیا تھا کہ میں نے مال واپس کیا ہے، تو اس کی کئی صورتیں بنتی ہیں : اگر دونوں تاریخ

---

[268] نتيجة الفتاوى ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 190 ۔

[269] فتاوى قاضى خان ، ج 2 ص 318 ۔

بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مؤخر ہو اس کے گواہ راجح ہوں گے۔۔۔اور اگر دونوں ایک ہی تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مضارب کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(444)	گواہ کسی رقم کے مضاربت کیلئے لینے والے کے اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میں وہ رقم واپس کر دی ہے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ زید نے اس تاریخ کو(جو اس نے بتائی ہے)اقرار کیا ہے کہ میں نے وہ رقم واپس نہیں کی ہے۔	قاضیخان
(445)	گواہ کسی رقم کے مضاربت کیلئے لینے والے کے اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میں نے وہ رقم اس کو واپس کر دی ہے اور اقرار کی تاریخ ایسی بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ اس نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میں نے صاحبِ رقم کو وہ رقم واپس نہیں کی ہے۔اور یہ اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو رقم لینے والے کی تاریخ سے مقدم ہو۔	قاضیخان
(446)	گواہ مضاربت کے لئے رقم دینے والے کے اس بات پر کہ رقم لینے والے نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میں نے وہ رقم صاحبِ رقم کو واپس نہیں کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے فلاں تاریخ کو اقرار کر کے کہا ہے کہ وہ رقم اس نے مجھے واپس کر دی ہے اور اقرار کی تاریخ ایسی بتائے جو مقدم ہو۔	قاضیخان

مسئلہ (444) : اذا اختلف رب المال مع المضارب فقال المضارب : رددت علیک راس المال --- فان اقاما البینة اقام رب المال ان المضارب اقر انه لم یرد علیه راس المال او اقام المضارب البینة علی اقرار رب المال انه رد علیه راس المال فهذا علی وجوه : ان ارخا وتاریخ احدهما اسبق یقضی لآخر سابقا --- وان ارخا وتاریخهما سواء او اطلقا یقضی ببینة المضارب ۔ [270]

اگر رب المال اور مضارب کا آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مضارب یوں کہے : کہ میں نے آپ کا اصل مال واپس کیا تھا۔۔۔اور دونوں گواہ قائم کریں، رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مضارب نے اقرار کیا تھا کہ میں نے مال واپس نہیں کیا ہے یا مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رب المال نے اقرار کیا تھا کہ میں نے مال واپس کیا ہے، تو اس کی کئی صورتیں بنتی ہیں : اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مؤخر ہو اس کے گواہ راجح ہوں گے۔۔۔اور اگر دونوں ایک ہی تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مضارب کے راجح ہوں گے۔

---

[270] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 318 ۔

مسئلہ(445) : ایضا ۔

مسئلہ(446) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(447)	گواہ مضاربت کے لئے رقم دینے والے کے جس نے اس میں تصرف کیا ہو (مثلاً تجارت کیلئے خریدا ہوا سامان) اس بات پر کہ میں نے آپ کو کہا تھا کہ صرف فلاں فلاں چیز کی تجارت کرے گا کسی دوسری چیز کا نہیں کرے گا، اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے عام طور پر تجارت کا کہا تھا کسی خاص تجارت کا نہیں کہا تھا اور اس کہنے کی تاریخ نہ بتائے۔	القول لمن
(448)	گواہ صاحبِ رقم کے جس نے کسی کو مضاربت کیلئے رقم دی ہو اور اس نے اس میں تصرف کیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ صرف فلاں چیز کی تجارت مقرر کی تھی کسی عام چیز کی نہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے فلاں تاریخ کو عام تجارت کا کہا تھا خاص کا نہیں۔	القول لمن

مسئلہ (447) : قال فی مختصر المحیط اختلفا فی العموم قال رب المال دفعتک مضاربة فی الطعام خاصة وقال العامل ماسمیته تجارة بعینها فان کان قبل التصرف لایکون للمضارب التصرف فی العموم وان اختلفا بعد التصرف فالقول للعامل استحسانا ولرب المال قیاسا وهو قول زفرؒ و محمدؒ وان اقاما البینة فالبینة لرب المال وقت احدهما اولا۔[271]

مختصر محیط میں کہا گیا ہے: کہ اگر مضارب اور رب المال مضاربت کے عموم اور خصوص میں اختلاف کریں، رب المال کہے کہ میں نے آپ کو یہ رقم صرف کھانے کی چیزوں کے لئے دی تھی اور مضارب کہے کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی شرط نہیں لگائی تھی تو اگر یہ اختلاف مال میں تصرف سے پہلے ہو تو پھر مضارب کے لئے عام چیزوں میں یہ رقم لگانا درست نہیں ہے اور اگر یہ اختلاف تصرف کے بعد ہو تو اس صورت میں مضارب کا قول راجح ہے اور یہ استحسان کا تقاضا ہے اور قیاس یہ ہے کہ مضارب کا قول راجح ہے۔ اور یہی امام زفرؒ اور امام محمدؒ اور حسنؒ کا قول ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں اور دونوں میں سے صرف ایک وقت بتائے یا دونوں وقت نہ بتائے تو اس صورت میں گواہ رب المال کے راجح ہیں۔

[271] افندی ، نوعی زادہ ، عطاء الله امین یحیی ،المتوفی بعد سنة 1088 ھ ، (مخطوطه) القول لمن ، ص 115 ، مکتبه شبکة الالوکة ، الرقم 172 ۔

مسئلہ(448) : ایضا ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
القول لمن	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے کہا تھا کہ تجارت کرو اور کسی تجارت کو خاص نہیں کیا تھا اور اس کہنے کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ رقم کے جس نے کسی کو مضاربت کیلئے رقم دی ہو اور اس نے اس میں تصرف کیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ فلاں تاریخ کو یہ شرط لگائی تھی کہ صرف فلاں چیز کی تجارت کرے گا۔	(449)
القول لمن	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے کہا تھا کہ تجارت کرو اور کسی تجارت کو خاص نہیں کیا تھا اور اس کہنے کی تاریخ ایسی بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ رقم کے جس نے کسی کو مضاربت کیلئے رقم دی ہو اور اس نے اس میں تصرف کیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ فلاں تاریخ کو یہ شرط لگائی تھی کہ صرف فلاں چیز کی تجارت کرے گا اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	(450)
القول لمن	گواہ رقم کے دینے والے کے مضاربت کیلئے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ فلاں تاریخ کو خاص تجارت کی شرط لگائی تھی عام کی نہیں اس حال میں کہ یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے کہا تھا کہ تجارت کرو اور کسی تجارت کو خاص نہیں کیا تھا اور اس کہنے کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	(451)

مسئلہ(449) : ایضا ۔

مسئلہ(450) : وان اقاما البينة فالبينة لرب المال وقت احدهما اولا وان وقتا وقتا يوخذ بينة الوقت الاخير ۔ [272]

اگر رب المال اور مضارب کا آپس میں مضاربت کے عموم اور خصوص میں اختلاف آجائے ، رب المال کہے کہ میں نے آپ کو یہ رقم صرف کھانے کی چیزوں کے لئے دی تھی اور مضارب کہے کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی شرط نہیں لگائی تھی تو اگر یہ اختلاف تصرف

[272] القول لمن ، ص 115 ۔

کے بعد ہو اور دونوں گواہ قائم کریں اور دونوں میں صرف ایک ہی تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہوں گے اور اگر دونوں الگ الگ تاریخ بتائے تو اس صورت میں جس کی تاریخ مؤخر ہو تو اس کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ (451) : ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(452)	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے عام کہا تھا کہ غلے کی تجارت کرو اور کسی قسم کو خاص نہیں کیا تھا اور اس کہنے کی تاریخ ایسی بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ مضاربت کیلئے رقم دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ فلاں تاریخ کو خاص قسم گندم کی تجارت کی شرط لگائی تھی اس حال میں کہ یہ تاریخ مقدم ہو۔	القول لمن
(453)	گواہ مضاربت کیلئے رقم دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ فلاں تاریخ کو خاص قسم گندم کی تجارت کی شرط لگائی تھی اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے عام کہا تھا کہ غلے کی تجارت کرو اور کسی قسم کو خاص نہیں کیا تھا اور اس کہنے کی تاریخ ایسی بتائے جو مقدم ہو۔	القول لمن

مسئلہ (452) : وان اتفقا ان العقد وقع خاصا ثم اختلفا فی الجنس بان قال رب المال اذنت لک فی البر خاصة وقال العامل اذنت لی فی الطعام فالقول لرب المال واذا اقاما البينة فان وقتا اخذ بالوقت الاخير۔ [273]

اگر رب المال اور مضارب کا آپس میں مضاربت کے خصوص میں تو اتفاق ہو لیکن جنس میں اختلاف آجائے، رب المال کہے کہ میں نے آپ کو یہ رقم صرف گندم کے لئے دی تھی اور مضارب کہے کہ آپ نے مجھے کھانے کی چیزوں کا کہا تھا تو اگر یہ اختلاف تصرف کے بعد ہو اور دونوں گواہ قائم کریں اور دونوں میں صرف ایک ہی تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہوں گے اور اگر دونوں الگ الگ تاریخ بتائے تو اس صورت میں جس کی تاریخ مؤخر ہو تو اس کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ (453) : وان اتفقا ان العقد وقع خاصا ثم اختلفا فی الجنس بان قال رب المال اذنت لک فی البر خاصة وقال العامل اذنت لی فی الطعام فالقول لرب المال واذا اقاما البينة فان وقتا اخذ بالوقت الاخير وان وقت احدهما ولم يوقت الاخر فالبينة للمضارب۔ [274]

---

[273] القول لمن ، ص 115 ۔

اگر رب المال اور مضارب کا آپس میں مضاربت کے خصوص میں تو اتفاق ہو لیکن جنس میں اختلاف آجائے، رب المال کہے کہ میں نے آپ کو یہ رقم صرف گندم کے لئے دی تھی اور مضارب کہے کہ آپ نے مجھے کھانے کی چیزوں کا کہا تھا تو اگر یہ اختلاف تصرف کے بعد ہو اور دونوں گواہ قائم کریں اور دونوں میں صرف ایک ہی تاریخ بتائے یا دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہوں گے اور اگر دونوں الگ الگ تاریخ بتائے تو اس صورت میں جس کی تاریخ مؤخر ہو تو اس کے گواہ راجح ہوں گے اور ایک نے تاریخ بتائی اور دوسرے نے نہ بتائی تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(456)	گواہ مضاربت کے لئے رقم دینے والے کے اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے عام کہا تھا کہ غلے کی تجارت کرو اور کسی قسم کو خاص نہیں کیا تھا اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس کو فلاں تاریخ کو کہا تھا کہ صرف گندم کی تجارت کرو۔	القول لمن
(455)	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اس بات پر کہ صاحبِ رقم نے مجھے فلاں تاریخ کو کہا تھا کہ غلے کی تجارت کرو۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس کو کہا تھا کہ صرف گندم کی تجارت کرو اور تاریخ نہ بتائے۔	القول لمن
(456)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس زید کو جو رقم مضاربت کیلئے دی ہے تو اس کو یہ کہا ہے کہ تو نقد سودا لے گا۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس نے مجھے کہا تھا کہ نقد اور ادھار دونوں کر سکتا ہے۔	القول لمن
(457)	گواہ اس شخص کے جس نے زید سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اور پھر تجارت کے بعد منافع تقسیم کیا ہے اس بات پر کہ منافع تقسیم کرنے سے پہلے زید نے اپنی رقم وصول کرلی ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ ہم نے منافع تقسیم کیا ہے اور میں نے اپنی رقم نہیں لی ہے۔	القول لمن

مسئلہ(454) : ایضا ۔

مسئلہ(455) : ایضا ۔

---

[274] ایضا ۔

مسئلہ(456) : ولو قال المضارب امرتنی بالنقد والنسیئة وقال رب المال امرتک بالنقد فالقول للمضارب ۔[275]
اگر مضارب یہ کہے کہ آپ نے مجھے نقد اور ادھار دونوں کا حکم دیا تھا اور رب المال یہ کہے کہ میں نے آپ کو صرف نقد کا کہا تھا تو اس صورت میں گواہ مضارب کے راجح ہیں۔

[275]القول لمن ، ص 115 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
القول لمن	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ باندی آپ نے اس رقم کے ضائع ہونے کے بعد خرید لی ہے	گواہ(1) اس شخص کے جس نے زید سے کچھ رقم مضاربت کیلئے لی ہو اس بات پر کہ یہ باندی میں اس رقم سے خرید لی ہے اور رقم ضائع نہ ہوئی ہو۔	(458)
القول لمن	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ اس مقدار کی رقم امانت ہے۔	گواہ مضاربت کے لئے رقم لینے والے کے اس بات پر کہ اتنی مقدار کی رقم قرض ہے۔	(459)

(1) اگر کسی شخص نے ایک باندی خرید لی ہے اور رقم ابھی تک بیچنے والے کو نہیں دی تھی کہ وہ رقم ضائع ہو گئی اب یہ چاہتا ہے کہ باندی کی رقم زید سے لے لے کیونکہ یہ اس نے مضاربت میں خریدی تھی اور زید کہتا ہے کہ یہ تو نے اس رقم کے ضائع ہونے کے بعد خرید لی ہے تو مال تو میرا ضائع ہوا اور باندی آپ نے اپنے لئے خرید لی ہے تو اس کی رقم میں آپ کو نہیں دوں گا۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (457) : ولو اختلف المضارب مع رب المال بعد قسمة الربح وقال المضارب قسمنا بعد قبض راس المال وانكر رب المال قبض راس المال كان القول لرب المال ولو اقاما البينة كانت البينة بينة المضارب۔ [276]

اگر مضارب اور رب المال کا اختلاف آ جائے منافع تقسیم کرنے کے بعد اور مضارب کہے کہ ہم نے تقسیم اصل مال کو قبضہ میں لینے کے بعد کی تھی اور رب المال اس کا انکار کرے اور کہے کہ ہم نے اصل مال قبضہ میں نہیں لیا ہے تو اس صورت میں قول رب المال کا راجح ہے اور گواہ مضارب کے راجح ہیں۔

مسئلہ (458) : ولو قال رب المال ضاع قبل الشرآء وقال المضارب لا بل بعده فالقول لرب المال لانه يدعى على رب المال الرجوع بالثمن وهو ينكروان برهنا فللمضارب ۔ [277]

اگر رب المال یہ کہے کہ مال خریدنے سے پہلے ضائع ہو گیا تھا اور آپ نے اس کے بعد خریداری کی ہے اور مضارب یہ کہے کہ نہیں بلکہ وہ چیز میں نے مال کے ضائع ہونے سے پہلے خریدی تھی تو اس صورت میں رب المال کا قول راجح ہے کیونکہ وہ رب المال کے خلاف دعوی کرتا ہے کہ اس کو قیمت نہیں دے گا اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ مضارب کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ (459) : ولودفع مالا فربح فقال انه قرض وقال رب المال بضاعة او مضاربة صحيحة او فاسدة فالقول لرب المال والبينة بينة المضارب۔ [278]

اگر رب المال اپنا مضارب کو دیدے اور اس میں منافع ہو جائے تو مضارب یہ کہے کہ یہ مال قرض تھا اور رب المال یہ کہے کہ یہ امانت تھا یا مضاربت کا تھا، مضاربت صحیح ہو یا فاسد تو اس صورت میں رب المال کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ مضارب کے راجح ہیں۔

[276] القول لمن ، ص 115 ۔
[277] ایضا ، ص 116 ۔
[278] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
ھندیہ	گواہ مضاربت کیلئے رقم لینے والے کے اس بات پر کہ میرے لئے منافع کا صرف تیسرا حصہ مقرر کیا گیا تھا تو مضاربت کا یہ معاملہ صحیح ہے فاسد نہیں ہوا ہے۔ (تو یہ مجھے منافع کا تیسرا حصہ دے گا)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کو مضاربت کیلئے رقم دی ہو اور وہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ ہم نے منافع تیسرا حصہ اور پانچ روپیہ مقرر کیا تھا۔(یعنی میں نے اس کو کہا تھا کہ میں آپ کو منافع کا تیسرا حصہ اور اس کے ساتھ پانچ روپیہ مزید دوں گا) تو اس شرط کی وجہ سے یہ معاملہ فاسد ہو چکا ہے ۔(اب میں اس کو صرف مناسب اجرت دوں گا)	(460)
ھندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس نے وہ رقم مجھے دی ہے اور اس میں منافع کی کوئی شرط نہیں لگائی ہے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس زید کو جو رقم مضاربت کیلئے دی ہے تو اس کیلئے منافع کا آدھا حصہ مقرر کیا ہے۔	(461)

مسئلہ(460) : ولوكان المضارب قال شرطت لى ثلث الربح وقال رب المال شرطت لک ثلث الربح وزيادة عشرة دراهم ولک على اجر مثل عملک فان القول قول المضارب وله ثلث الربح ولايصدق رب المال على ما ادعى من الفساد فان اقاما جميعا البينة على ما ادعيا كانت البينة بينة رب المال كذا فى المحيط ۔ [279]

اور اگر مضارب یہ کہے کہ آپ نے میرے لئے منافع کا تیسرا حصہ شرط کیا تھااور رب المال کہے کہ میں نے آپ کے لئے منافع کا تیسرا حصہ اوراس کے علاوہ دس درھم شرط کئے تھے اس لئے اب آپ کے لئے اجر مثل ہے تو اس صورت میں مضارب کا قول راجح ہے اور اس کے لئے منافع کا تیسرا حصہ ہو گا اور رب المال کا دعوی جس میں فساد ہے راجح نہ ہو گا، پس اگر دونوں اپنے اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو گواہ رب المال کے راجح ہیں۔اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(461) : فان اقام رب المال البينة انه اشترط له نصف الربح واقام المضارب البينة انه لم يشترط له شيئا فالبينة بينة رب المال ۔ [280]

اگر رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے مضارب کے لئے آدھا منافع شرط کیا ہے اور مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میرے لئے کوئی منافع شرط نہیں کیا گیا ہے تو اس صورت میں رب المال کے گواہ راجح ہیں۔

[279] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

[280] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(462)	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس صاحب ِ رقم نے مجھے جو رقم دی ہے تو اس نے مجھے کہا تھا کہ تو اس سے تجارت کرو اور میں منافع میں سے آپ کو سو روپیہ دوں گا۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس زید کو جو رقم مضاربت کیلئے دی ہے تو اس کیلئے میں نے منافع کا آدھا حصہ مقرر کیا تھا اس حال میں کہ مال میں کمی آئی ہو۔	هندیه
(463)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ رأس المال دو ہزار روپیہ ہے ۔ (یعنی جو رقم میں نے اس کو مضاربت کیلئے دی ہے وہ دو ہزار روپیہ ہے)	گواہ اس شخص کے جس نے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ رأس المال ہزار روپیہ ہے۔(اور باقی ہزار روپیہ منافع ہو چکا ہے)	هندیه
(464)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے مضاربت کیلئے رقم لی ہو اور اس پر معاملہ کیا ہو اس بات پر کہ منافع دو ہزار ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ رقم مضاربت کیلئے دی ہو اس بات پر کہ منافع ہزار روپیہ ہے۔	هندیه

مسئلہ(462) : وان اقام رب المضارب البينة انه شرط له ربح مائة درهم واقام رب المال البينة انه شرط له نصف الربح فالبينة بينة المضارب كذا فى المبسوط ۔ [281]

اگر مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے لئے سو درھم منافع شرط کیا گیا تھا اور رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے لئے آدھا منافع شرط کیا گیا تھا تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(463) : واذا اختلف رب المال والمضارب فى راس المال والربح فقال رب المال راس المال الفان وشرطت لک ثلث الربح وقال المضارب راس المال الف وشرطت لى النصف فالقول للمضارب فى قدر راس المال ولرب المال فيما شرط له من الربح وايهما اقام البينة على ما ادعى من الفضل قبلت بينته كذا فى الكافى ۔ [282]

اگر مضارب اور رب المال میں اصل مال اور منافع کی مقدار میں اختلاف آ جائے تو رب المال یہ کہے کہ اصل مال دو ہزار تھا اور میں نے آپ کے لئے منافع کا تیسرا حصہ مقرر کیا تھا اور مضارب یہ کہے کہ اصل مال ایک ہزار تھا اور آپ نے میرے لئے آدھا منافع مقرر کیا تھا

[281] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

[282] ايضا ۔

تواس صورت میں اصل مال کے بارے میں مضارب کا قول راجح ہے اور منافع کی مقدار کے بارے میں رب المال کا قول راجح ہے اور جو بھی ان دونوں میں سے اصل مال اور منافع میں زیادتی پر گواہ قائم کریں تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(465)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ جو رقم میں نے اس رقم لینے والے کو دی ہے اس نے کاروبار شروع نہیں کیا تھا کہ وہ ضائع ہوگئی تو وہ میں نے اس کو قرض دی تھی(تو یہ ضامن ہے)	گواہ اس رقم کے لینے والے کے اس بات پر کہ وہ رقم مضاربت کی تھی۔(یعنی مجھے وہ رقم اس صاحبِ رقم نے مضاربت کیلئے دی ہے تو میں اس کا ضامن نہیں ہوں)	هندیه
(466)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ جو رقم میں نے اس رقم لینے والے کو دی ہے اس نے کاروبار شروع کیا تھا اور اس کے بعد وہ ضائع ہوگئی تو وہ رقم میں نے اس کو قرض دی تھی(تو یہ ضامن ہے)	گواہ اس رقم کے لینے والے کے اس بات پر کہ وہ رقم مضاربت کی تھی۔(یعنی مجھے وہ رقم اس صاحبِ رقم نے مضاربت کیلئے دی ہے تو میں اس کا ضامن نہیں ہوں)	هندیه

مسئلہ(464) : واذا اختلف رب المال والمضارب فی راس المال والربح فقال رب المال راس المال الفان وشرطت لک ثلث الربح وقال المضارب راس المال الف وشرطت لی النصف فالقول للمضارب فی قدر راس المال ولرب المال فیما شرط له من الربح وایهما اقام البینة علی ما ادعی من الفضل قبلت بینته کذا فی الکافی ۔ [283]

اگر مضارب اور رب المال میں اصل مال اور منافع کی مقدار میں اختلاف آجائے تو رب المال یہ کہے کہ اصل مال دو ہزار تھا اور میں نے آپ کے لئے منافع کا تیسرا حصہ مقرر کیا تھا اور مضارب یہ کہے کہ اصل مال ایک ہزار تھا اور آپ نے میرے لئے آدھا منافع مقرر کیا تھا تواس صورت میں اصل مال کے بارے میں مضارب کا قول راجح ہے اور منافع کی مقدار کے بارے میں رب المال کا قول راجح ہے اور جو بھی ان دونوں میں سے اصل مال اور منافع میں زیادتی پر گواہ قائم کریں تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (465) : وان هلک المال فی ید المضارب بعد هذا ینظر ان هلک قبل العمل فلا ضمان علی المضارب وان هلک بعد العمل کان المضارب ضامنا للمال وان اقاما جمیعا البینة علی ما ادعیا فالبینة بینة رب المال فی الوجهین جمیعا ضاع المال قبل العمل او بعده ویکون المضارب ضامنا کذا فی المحیط۔ [284]

---

[283] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 324 ۔

[284] ایضا ، ص 325 ۔

اگر مضارب کے ہاتھوں میں مال ضائع ہوگیا اس کے بعد یہ دیکھا جائے گا اگر یہ مال عمل سے پہلے ضائع ہو گیا ہے تو اس صورت میں مضارب پر کوئی ضمان نہیں ہے اور یہ مال عمل کے بعد ضائع ہو گیا ہے تو اس صورت میں مضارب ضامن ہے اور دونوں اپنے اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو رب المال کے گواہ راجح ہیں دونوں صورتوں میں، چاہے یہ مال عمل سے پہلے ضائع ہو گیا ہو یا بعد میں اور مضارب ضامن ہو گا۔ اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ(466) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(467)	گواہ(1) مضاربت کیلئے رقم لینے والے کے اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے مجھے جو رقم دی ہے وہ مضاربت کیلئے دی ہے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ وہ رقم اس نے مجھ سے چھین لی ہے تو یہ اس کا ضامن ہے۔	ھندیہ
(468)	گواہ مضاربت کیلئے رقم لینے والے کے اس بات پر کہ اس صاحبِ رقم نے مجھے جو رقم دی ہے اور وہ ضائع ہو گئی ہے وہ مضاربت کیلئے دی ہے۔	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ وہ رقم اس نے مجھ سے چھین لی ہے تو یہ اس کا ضامن ہے۔	ھندیہ
(469)	گواہ صاحبِ رقم کے اس بات پر کہ میں نے اس شخص کو رقم دی تھی مضاربت کیلئے تو اس کا منافع آدھا آدھا ہو گا۔	گواہ اس شخص کے جس کے قبضہ میں وہ رقم ہو اس بات پر کہ وہ رقم میں نے اس سے چھین لی ہے تو اس کا منافع میرا اکیلا ہو گا کیونکہ اس کا ضامن میں اکیلا ہوں۔	ھندیہ

(1) یہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ مال تجارت کے شروع کرنے کے بعد ضائع ہو چکا ہو۔ جیسا کہ ھندیہ میں کہا گیا ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (467) : ولو قال المضارب دفعته الى مضاربة وقد ضاع المال قبل ان اعمل به وقال رب المال اخذته غصبا فلا ضمان على المضارب فان كان عمل به ثم ضاع فهو ضامن للمال فان اقاما البينة فالبينة بينة المضارب فى الوجهين [285]

اگر مضارب یہ کہے کہ آپ نے یہ مال مجھے مضاربت کے لئے دیا ہے اور یہ مال میرے عمل سے پہلے ضائع ہو گیا ہے اور رب المال یہ کہے کہ آپ نے یہ مال مجھ سے چھین لیا تھا تو اس صورت میں مضارب پر تاوان نہ ہو گا پس اگر اس نے اس میں کوئی عمل کیا ہے اور اس کے بعد وہ مال ضائع ہو گیا ہے تو اس صورت میں وہ مال کا تاوان ادا کرے گا پس اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ دونوں صورتوں میں مضارب کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ(468) : ایضا ۔

مسئلہ(469) : وفى المنتقى عن محمدؒ اذا قال العامل اخذته منك غصبا فالربح لى بالضمان وقال رب المال انما امرتک لتعمل به فالقول لرب المال والبينة بينته ايضا ۔ [286]

[285] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

اور منتقی میں امام محمدؒ سے روایت ہے کہ اگر مضارب یہ کہے کہ یہ مال میں نے آپ سے چھین لیا ہے تو اس کا منافع میرا ہو گا اور میں آپ کو آپ کے مال کا تاوان دوں گا اور رب المال یہ کہے کہ یہ مال میں نے آپ کو مضاربت کے لئے دیا ہے تو اس صورت میں رب المال کا قول راجح ہے اور گواہ بھی اس کا راجح ہے۔

[286] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیہ	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ عمرو نے وہ رقم مجھ سے چھین لی ہے۔	گواہ(1) زید کے جس نے عمرو کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ اس عمرو نے اقرار کیا ہے کہ میرے اس کے بطور بضاعت ہے۔	(470)
هندیہ	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ وہ رقم مجھ سے زید نے چھین لی ہے اور یہ اس اقرار کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ زید کے جس نے عمرو کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ اس عمرو نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میری رقم اس کے پاس بطور بضاعت ہے۔	(471)
هندیہ	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے فلاں تاریخ کو کہ وہ رقم مجھ سے عمرو نے چھین لی ہے۔	گواہ زید کے جس نے عمرو کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ اس عمرو نے اقرار کیا ہے کہ وہ رقم اس کے پاس بطور بضاعت ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	(472)

(1) اگر کوئی شخص کسی کو کچھ رقم دے کر یہ کہے کہ اس پر میرے لئے کچھ خرید و آپ کا مجھ پر احسان ہو گا تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح اگر یہ کہے کہ اس پر کچھ خرید و اور بیچ دو تو یہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ ھندیہ میں مذکور ہے۔ اور اسی کو بضاعت کہا جاتا ہے اس کا ترجمہ میں نے مدار کے ساتھ کیا ہے تو ان پانچ مسائل میں زید کے گواہوں کا قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اصل رقم اور جتنا منافع ہوا ہے وہ سب میرا ہے اور عمرو کا صرف مجھ پر احسان ہے اور عمرو کے گواہوں کا مطلب یہ ہے کہ میں اس رقم کی تجارت سے منافع لوں گا اور وہ اصل رقم واپس کر دوں گا کیونکہ میں نے یہ رقم چھین لی ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (470) : فلو اقام رب المال بينة على اقرار العامل انه اخذه بضاعة واقام العامل بينة على اقرار رب المال انه اخذه غصبا فالبينة بينة صاحب المال وهذا اذا لم يعلم اى الاقرارين اول فان علم فالبينة بينة صاحب الاقرار الثانى كذا فى المحيط[287]

اگر رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس عامل نے اقرار کیا تھا کہ یہ مال میں نے بطور بضاعت لیا ہے اور عامل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رب المال نے اقرار کیا تھا کہ یہ مال میں نے چھین لیا ہے تو اس صورت میں رب المال کے گواہ راجح ہیں اور یہ مسئلہ اس وقت ہے کہ جب یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا اقرار پہلے ہے، اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ایک کا اقرار دوسرے کے اقرار سے پہلے ہوا ہے تو اس صورت میں جس کا اقرار بعد میں ہو اس کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ (471) : ایضا ۔

---

[287] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(473)	گواہ زید کے جس نے عمرو کو کچھ رقم دی ہو اس بات پر کہ اس عمرو نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میری رقم اس کے پاس بطور بضاعت ہے اور اس اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ عمرو نے مجھ سے وہ رقم چھین لی ہے اور اس اقرار کی تاریخ ایسی بتائے جو مقدم ہو اس تاریخ سے جو زید نے بتائی ہو۔	ھندیہ
(474)	گواہ عمرو کے جس نے زید سے کچھ رقم لی ہو اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ وہ رقم عمرو نے مجھ سے چھین لی ہے اور اس اقرار کی تاریخ ایسی بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے اقرار کیا ہے کہ زید کی وہ رقم میرے پاس بطور بضاعت ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ھندیہ
(475)	گواہ زید کے جس نے کچھ رقم عمرو کو مضاربت کیلئے دی ہو اس بات پر کہ اس عمرو نے اقرار کیا ہے کہ زید نے اپنی اصل رقم واپس نہیں لی ہے (یعنی رأس المال) اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میں نے اپنی رقم واپس لی ہے اور اس اقرار کی ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	ھندیہ

مسئلہ (473) : ایضا ۔

مسئلہ (474) : ایضا ۔

مسئلہ (475) : ولو اقام المضارب البينة ان رب المال اقر انه قبض راس ماله الف درهم واقام رب المال البينة على اقرار المضارب ان رب المال لم يقبض من راس ماله شيئا فان لم يعلم اى الاقرارين اول فالبينة بينة المضارب وان علم ايهما اول فالبينة بينة الذى يدعى اقرار الآخر كذا فى المبسوط۔[288]

اگر مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رب المال نے اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنا مال ہزار درھم واپس لیا ہے اور رب المال اس بات گواہ قائم کریں کہ مضارب نے اقرار کیا ہے کہ اس رب المال نے اپنے مال سے کچھ وصول نہیں کیا ہے پس اگر کہ معلوم نہ ہو کہ کون سا اقرار پہلے ہے اور اکون سا بعد میں، تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہیں اور اگر کسی ایک اقرار کا پہلے ہونا معلوم ہو جائے تو اس صورت میں گواہ اس کے راجح ہوں گے جس کا اقرار آخری ہو۔

[288] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ زید نے وہ رقم واپس نہیں لی ہے اور یہ بھی عمرو کے اقرار کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ مجھے زید نے جو رقم مضاربت کیلئے دی تھی زید خود اقرار کرتا ہے کہ وہ رقم میں نے واپس لی ہے اور زید کے اقرار کی تاریخ نہ بتائے۔	(476)
ھندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے فلاں تاریخ کو اس بات کا اقرار کیا ہے کہ زید نے وہ رقم واپس نہیں لی ہے اس حال میں کہ یہ تاریخ اس تاریخ سے مقدم ہو جو عمرو نے بتائی ہو۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے جو رقم مجھے مضاربت کیلئے دی تھی زید نے فلاں تاریخ کو اقرار کر کے کہا ہے کہ وہ رقم میں نے واپس قبض کر لی ہے اس حال میں کہ یہ تاریخ مؤخر ہو۔	(477)
ھندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ عمرو نے اسی تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ عمرو نے وہ رقم واپس نہیں لی ہے۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے مجھے جو رقم مضاربت کیلئے دی تھی زید نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا ہے کہ میں نے وہ رقم واپس لی ہے۔	(478)

مسئلہ (476) :ولو اقام المضارب البينة ان رب المال اقر انه قبض راس ماله الف درهم واقام رب المال البينة على اقرار المضارب ان رب المال لم يقبض من راس ماله شيئا فان لم يعلم اى الاقرارين اول فالبينة بينة المضارب وان علم ايهما اول فالبينة بينة الذى يدعى اقرار الآخر كذا فى المبسوط۔[289]

اگر مضارب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رب المال نے اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنا مال ہزار درھم واپس لیا ہے اور رب المال اس بات گواہ قائم کریں کہ مضارب نے اقرار کیا ہے کہ اس رب المال نے اپنے مال سے کچھ وصول نہیں کیا ہے پس اگر کہ معلوم نہ ہو کہ کون سا اقرار پہلے ہے اور کون سابعد میں، تو اس صورت میں مضارب کے گواہ راجح ہیں اور اگر کسی ایک اقرار کا پہلے ہونا معلوم ہو جائے تو اس صورت میں گواہ اس کے راجح ہوں گے جس کا اقرار آخری ہو۔

مسئلہ(477) : ایضا ۔

مسئلہ(478) : ایضا ۔

---

[289]فتا وی الهنديه ، ج 4 ص 324 ۔

فصل پنجم :

ودیعت (امانت) کے مسائل

فصل پنجم:

ودیعت کے مسائل

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(479)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس بطور امانت کوئی چیز رکھی گئی ہو اس بات پر کہ وہ امانت میں نے مالک کو واپس کر دی ہے۔	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ وہ امانت ہلاک ہو چکی ہے اس شخص کے پاس جس کے پاس میں نے بطور امانت رکھی تھی۔	تنقیح
(480)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی دوسرے شخص کی امانت ہے اور اس سے پہلے قاضی نے مدعی غیر قابض کے گواہوں کی گواہی سنی ہو۔	غانم
(481)	گواہ اس شخص کے جس نے بطور امانت کسی کے پاس کوئی چیز رکھی ہو اور وہ شخص امانت رکھنے سے منکر ہو اس بات پر کہ میں نے فلاں چیز آپ کے پاس بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اور وہ منکر ہو چکا تھا اس بات پر کہ وہ امانت میرے انکار کرنے پہلے ضائع ہو چکی تھی۔	غانم

مسئلہ (479) : بينة المودع على الرد او على ضياعها عنده اولى من بينة المالك على الاتلاف ۔ [290]

اگر کسی شخص کے پاس امانت رکھی گئی ہو اور وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ امانت واپس کر دی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں امانت کے مالک کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ وہ امانت ہلاک ہو چکی ہے۔

مسئلہ (480) : لو قال ذو اليد انه فی يدی ولم يزد فبرهن المدعی علی انه له ثم برهن ذو اليد علی الايداع لا يسمع ولو قال اولا هو فی يدی الا انه وديعة لايسمع [291]

اگر مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ یہ چیز میرے پاس ہے اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ کہے، اور مدعی گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے (اور قاضی اس کے لئے فیصلہ کرے) پھر اس کے بعد مدعیٰ علیہ دوبارہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی اور کی امانت ہے تو اس صورت میں مدعیٰ علیہ کے گواہ قبول نہ ہوں گے اور اگر پہلے سے یہ کہے کہ یہ چیز میرے پاس ہے اور یہ کسی کی امانت ہے تو پھر اس صورت میں مدعیٰ علیہ کے گواہ قبول ہوں گے۔

[290] فتاوی تنقیح الحامدیہ ، ج 1 ص 596 ۔

[291] البغدادی ، غیاث الدین ، غانم بن محمد ، المتوفی بعد سنة 1027 ، (مخطوطه) ملجا القضاة عند تعارض البينات ، ص 29،مکتبہ مصطفی الالکترونی ، الرقم 12648 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(482)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو پھر جب امانت کے مالک نے اپنی امانت مانگی تو اس نے کہا کہ میرے پاس آپ کی کوئی امانت نہیں ہے اب یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ امانت ضائع ہو چکی ہے تو مجھ پر ضمان نہیں ہے۔	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پا س فلاں چیز بطور امانت رکھی ہے۔	غانم
(483)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس کوئی امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ وہ ضائع ہو چکی ہے۔	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ وہ امانت جس کے پاس میں نے رکھی تھی وہ اس نے خود ہلاک کی ہے۔	غانم

مسئلہ (481) : اذا اقام رب الوديعة البينة على الايداع بعد ما جحد المودع واقام المودع بينته على الضياع فهذه المسألة على ضربين (الاول) ان يجحد المودع بان يقول للمودع لم تودعنى وفى هذا الوجه المودع ضامن وبينته على الضياع مردودة سواء شهد الشهود على الضياع قبل الجحود او بعده (والوجه الثانى) ان لايجحد الايداع وانما يجحد الوديعة فان قال ليس ذلک عندى وديعة ثم اقام البينة على الضياع قبل الجحود فلا ضمان۔ [292]

اگر رب المال اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز اس شخص کے پاس میری امانت ہے اور اس سے پہلے اس شخص نے اپنے پاس امانت رکھنے سے انکار کیا ہو، اور اب یہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ امانت مجھ سے ضائع ہو گئی ہے تو اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں (1) یہ کہ جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ اس بات کا انکار کرے کہ آپ نے میرے پاس امانت نہیں رکھی ہے تو اس صورت میں یہ شخص ضامن ہے اور اس کے گواہ اس بات پر کہ میں نے آپ کی امانت واپس کر دی ہے یہ رد کئے جائیں گے چاہے ضائع ہونے کی گواہی انکار سے پہلے ہو یا اس کے بعد۔ (2) یہ کہ وہ امانت رکھنے سے انکار نہ کرے لیکن اس بات سے انکار کرے کہ یہ چیز میرے پاس امانت نہیں ہے پھر اس کے بعد اس کے ضائع ہونے پر انکار سے پہلے گواہ قائم کریں تو اس صورت میں اس پر ضمان نہ ہو گا۔

مسئلہ (482) : ایضا ۔

---

[292] ملجا القضاة عند تعارض البينات ،ص 29 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
غانم	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ مجھ سے عمرو نے چھین لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو عمرو کے پاس ہے وہ میری امانت ہے۔	(484)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ اس دن اور اس تاریخ کو میں نے بغداد میں اس کی امانت واپس کر دی ہے۔	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ اس شخص نے جس کے پاس میں نے امانت رکھی ہے اقرار کر کے کہا ہے کہ میں فلاں دن اور فلاں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں تھا۔	(485)

مسئلہ(483) : لو قال المودع رددت الودیعة الیک او ضاعت عندی وانکر المودع وقال لا بل اتلفتها فالقول قول المودع مع یمینه والبینة بینته ایضا لان بینة المالک قامت علی نفی الرد والبینة علی النفی لا تقبل ۔[293]

اگر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی ہوئی ہے کہے کہ میں نے آپ کا مال واپس کر دیا ہے یا میرے پاس سے ضائع ہو گئی ہے اور مالک یہ کہے کہ نہیں بلکہ وہ آپ نے ہلاک کیا ہے تو اس صورت میں جس کے پاس امانت رکھی ہوئی ہے اس کا قول راجح ہے اور گواہ بھی اس کے راجح ہیں کیونکہ مالک نے اس بات پر گواہ قائم کر دئے ہیں کہ اس نے امانت واپس نہیں کی ہے اور نفی کے گواہ قبول نہیں ہیں۔

مسئلہ (484) : لواقام احدهما البینة علی الایداع فیما فی ید ثالث واقام الآخر البینة علی الملک المطلق یقضی لمدعی الایداع۔[294]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز جو فلاں تیسرے شخص کے پاس ہے یہ اس کے پاس میری امانت ہے اور دوسرا شخص یہ گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں امانت کے گواہ راجح ہیں۔

[293] ملجا القضاة عند تعارض البینات ۔ص 29 ۔
[294] ایضا ۔

مسئلہ (485) : رجل كان له عند رجل وديعة فقال المودع لرب الوديعة دفعت الوديعة اليک بمكة يوم كذا واقام رب الوديعة بينة ان المودع فی اليوم الذی ادعى الدفع بمكة كان بالكوفة لم تجز هذه الشهادة ولو اقام البينة على اقرار المودع انه كان بالكوفة فی ذلک اليوم قبلت الشهادة ۔ كذا فی الذخيرة۔ [295]

اگر ایک شخص کی امانت کسی کے پاس موجود ہے اور جس کے پاس امانت موجود ہے وہ امانت کے مالک سے یہ کہے کہ میں نے آپ کی امانت فلاں دن کو مکہ میں واپس کی تھی اور امانت کے مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جس دن کی بات کر رہا ہے کہ میں نے آپ کو مکہ میں وہ چیز دی تھی اسی دن یہ شخص کوفہ میں تھا تو یہ گواہی ٹھیک نہیں ہے اور اگر امانت کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس شخص نے خود اقرار کیا تھا کہ میں اسی دن کوفہ میں تھا تو پھر یہ گواہی قبول ہو گی۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

[295] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 361 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(486)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھی ہو پھر اس نے منکر ہو کر کہا کہ آپ نے میرے پاس کوئی امانت نہیں رکھی ہے تو یہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے فلاں چیز آپ کے پاس بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ اس شخص کے جو امانت سے منکر ہوا ہے (جس پر امانت کے مالک نے گواہ قائم کردئے اب یہ گواہ قائم کریں) اس بات پر کہ وہ امانت میرے انکار کرنے کے بعد ضائع ہو چکی ہے۔	قاضیخان
(487)	گواہ زید کے جس کے پاس عمرو نے امانت رکھی ہو اور وہ امانت رکھنے سے منکر ہو گیا تھا تو عمرو گواہ قائم کریں امانت کے رکھنے پر اور زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ امانت میں نے بکر کو اپنے منکر ہونے سے پہلے واپس کر دیا تھا اور یہ کہے کہ میں نے غلطی سے انکار کیا تھا۔	گواہ عمرو کے زید کے منکر ہونے کے بعد تو عمرو گواہ قائم کریں امانت کے رکھنے پر۔	قاضیخان

مسئلہ(486) : صاحب الوديعة اذا طالب المودع بالرد فجحد فاقام صاحب الوديعة بينة انه استودعه كذا ثم اقام المودع البينة انها ضاعت عنده لاتقبل بينته ويكون ضامنا ۔ [296]

اگر امانت کا مالک اس شخص سے اپنی امانت واپس مانگے جس کے پاس اس نے رکھی ہے اور وہ شخص اس امانت سے انکار کرے تو امانت کے مالک نے اس بات پر گواہ قائم کردئے کہ میں نے اس شخص کے پاس یہ چیز امانت رکھی تھی پھر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ امانت اس کے پاس ضائع ہو گئی ہے تو یہ گواہ قبول نہ ہوں اور وہ شخص ضامن ہو گا۔

مسئلہ(487) : وكذا لو اقام البينة انه ردها قبل الجحود وقال : انما غلطت في الجحود اونسيت او ظننت انى رددت حين دفعتها الى وانا صادق في قولي هذا قبلت بينته في قياس قول ابى حنيفة ؒ وابى يوسف ؒ [297]

اسی طرح اگر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی ہوئی ہے وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ امانت میں نے انکار سے پہلے واپس کی تھی اور یہ کہے: کہ میں نے جو انکار کیا تھا تو وہ میں غلط ہو گیا تھا یا میں بھول گیا تھا یا میں نے یہ خیال کیا تھا کہ میں نے اس امانت کو اسی وقت واپس کیا تھا جس وقت اس نے مجھے دی تھی اور میں اپنے اس کہنے میں سچا ہوں تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قیاس کے موافق اس کے گواہ قبول ہوں گے۔

[296] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 264 ۔

[297] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(488)	گواہ زید کے جس کے پاس بکر نے امانت رکھی ہو اور وہ امانت رکھنے سے منکر ہو گیا تھا تو بکر گواہ قائم کریں امانت کے رکھنے پر اور زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ امانت میں نے بکر کو منکر ہونے سے پہلے واپس کر دیا تھا اور یہ کہے کہ میں نے انکار اس لئے کیا تھا کہ میں بھول گیا تھا۔	گواہ بکر کے زید کے منکر ہونے کے بعد اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میں نے زید کے پاس امانت رکھی ہے۔	قاضیخان
(489)	گواہ زید کے جس کے پاس بکر نے امانت رکھی ہو اور وہ امانت رکھنے سے منکر ہو گیا تھا تو بکر گواہ قائم کریں امانت کے رکھنے پر اور زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ امانت میں نے بکر کو اپنے منکر ہونے سے پہلے واپس کر دیا تھا اور یہ کہے کہ میرا خیال تھا کہ میں نے وہ چیز اپنے پاس امانت نہیں رکھی تھی بلکہ میں نے واپس کیا تھا۔	گواہ بکر کے زید کے امانت رکھنے سے منکر ہونے کے بعد، اور بکر گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میں زید کے پاس امانت رکھی ہے۔	قاضیخان

مسئلہ (488) : ایضا ۔

مسئلہ (489) : وکذا لو اقام البینة انه ردها قبل الجحود وقال : انما غلطت فی الجحود اونسیت او ظننت انی رددت حین دفعتها الی وانا صادق فی قولی هذا قبلت بینته فی قیاس قول ابی حنیفة وابی یوسف[298]

اسی طرح اگر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی ہوئی ہے وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ امانت میں نے انکار سے پہلے واپس کی تھی اور یہ کہے: کہ میں نے جو انکار کیا تھا تو وہ میں غلط ہو گیا تھا یا میں بھول گیا تھا یا میں نے یہ خیال کیا تھا کہ میں نے اس امانت کو اسی وقت واپس کیا تھا جس وقت اس نے مجھے دی تھی اور میں اپنے اس کہنے میں سچا ہوں تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قیاس کے موافق اس کے گواہ قبول ہوں گے۔

[298] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 264 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(490)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی اس بات پر کہ اس امانت کے مالک نے یہ وکیل اپنی وکالت سے نکالا ہے۔	گواہ وکیل کے اس بات پر کہ مجھے امانت کے مالک نے وکیل بنا کر کہا ہے کہ وہ امانت اس سے لے لو۔	قاضیخان
(491)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اب اس امانت کو رکھنے والے کا وکیل مانگتا ہے تو یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس وکیل کے گواہ جو وکالت کی گواہی دیتے ہیں یہ غلام ہیں۔	گواہ وکیل کے اس بات پر کہ مجھے امانت کے مالک نے وکیل بنا کر کہا ہے کہ وہ امانت اس سے لے لو۔	قاضیخان
(492)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	گواہ اس شخص صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس کسی نے بطور امانت رکھی ہے اس حال میں کہ اس صاحبِ قبضہ نے پہلے کہا ہو کہ یہ چیز میرے قبضہ اور میرے تصرف میں ہے۔	تنقیح

مسئلہ (490) : رجل اقام البينة على مودع ان صاحب الوديعة وكله بقبض الوديعة منه ووقت ذلک وقتا ثم ان المودع اقام البينة ان صاحب الوديعة اخرجه من الوكالة قبلت بينته وكذا لو اقام البينة ان شهود الوكيل عبيد قبلت بينته۔ [299]

اگر کوئی شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ امانت کے مالک نے مجھے امانت کے وصول کرنے پر وکیل بنایا ہے اور اس کا وقت بھی بتائے پھر جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ امانت کے مالک نے اس شخص کو وکالت سے نکالا ہے تو اس کے گواہ قبول ہوں گے ،اسی طرح اگر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس وکیل کے گواہ غلام ہیں تو اس صورت میں بھی اس کے گواہ قبول ہوں گے۔

مسئلہ (491) : ایضا ۔

مسئلہ (492) : بينة الخارج على الملك اولى من بينة ذى اليد على الايداع بعد قوله هو فى يدى مالم يقل اولا انه فى يدى وديعة۔ [300]

---

[299] فتاوى قاضى خان ، ج 3 ص 264۔

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میری ہے تو اس کے گواہ راجح ہیں مدعیٰ علیہ کے گواہوں سے جو یہ دعوی کریں کہ یہ چیز میرے پاس امانت ہے اور اس سے پہلے یہ کہا ہو کہ یہ چیز میرے پاس ہے اور یہ نہ کہا ہو کہ یہ چیز میرے پاس امانت ہے۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(493)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو فلاں کے پاس ہے وہ میں نے اس کے پاس امانت رکھی ہے۔	گواہ دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	تنقیح
(494)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز جو میرے قبضہ میں ہے یہ میرے پاس فلاں نے بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ دوسرے شخص کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے آپ سے خرید لی ہے اور قبض کر لی ہے۔	تنقیح

مسئلہ(493)بينة مدعى الايداع عند ذى اليد اولى من بينة ثالث على ملك مطلق ۔ [301]

اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ یہ چیز صاحب قبضہ کے پاس میری امانت ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس تیسرے شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔

مسئلہ(494) بينة ذى اليد ان فلانا اودعنيها اولى من بينة آخر انى اشتريتها منک ۔ [302]

اگر صاحبِ قبضہ یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میرے پاس فلاں شخص کی امانت ہے تو اس کے گواہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میں نے آپ سے خرید لی ہے۔

مسئلہ (495) : فى المنتقى بشر عن ابى يوسف رجل ادعى على رجل وديعة وجحدها المودع واقام المدعى بينة على دعواه واقام المودع بينة على المدعى انه قال مالى على فلان شيئ قال ان كان مدعى الوديعة يدعى ان الوديعة قائمة بعينها عند المودع فهذه البرآءة لاتبطل حقه ۔ كذا فى المحيط [303]

منتقی میں ہے: کہ بشرؒ امام ابو یوسفؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کے پاس امانت رکھنے کا دعوی کر لیا اور مدعیٰ علیہ نے انکار کر دیا تو مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں اور مدعیٰ علیہ بھی مدعی کے خلاف یہ گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ میرا فلاں کے پاس کوئی حق نہیں ہے تو اب اگر یہ مدعی یہ دعوی بھی کرتا ہے کہ وہ چیز کس دعوی کیا گیا ہے وہ مدعیٰ علیہ کے

---

[300] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 596 ۔

[301] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 596 ۔

[302] ايضا ۔

[303] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 356 ۔

پاس اسی طرح موجود ہے تو اس صورت میں مدعی رب المال کا حق باطل نہیں ہو گا یعنی اس کے گواہ راجح ہیں ،(اور اگر رب المال یہ دعوی نہ کرے کہ وہ چیز مدعیٰ علیہ کے پاس اسی طرح موجود ہے تو پھر مدعیٰ علیہ کے گواہ راجح ہیں) ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(495)	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ جو امانت میں نے اس شخص کے پاس رکھی تھی وہ اس کے پاس موجود ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ امانت کے مالک نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میرا اس کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔	هندیه
(496)	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ امانت کے مالک نے اقرار کر کے کہا ہے کہ میرا اس کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔	گواہ امانت کے مالک کے صرف امانت کے رکھنے پر۔	هندیه
(497)	گواہ(1)زید کے اس بات پر کہ میں نے عمرو کے پاس ایک باندی اور ایک غلام بطور امانت رکھی تھی اور یہ گواہ اس غلام کی صفت بیان کریں کہ اس قسم کا غلام تھا اور اس کا یہ رنگ تھا۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ زید نے میرے پاس صرف باندی بطور امانت رکھی تھی۔	هندیه
(498)	گواہ اس جانب کے جو مرجوح تھے لیکن راجح جانب گواہ پیش کرنے سے عاجز ہو تو قاضی نے فیصلہ سنایا اس جانب راجح کے ساتھ۔	گواہ راجح جانب کے کہ جب قاضی نے فیصلہ سنایا ہو جانب مرجوح کے ساتھ، راجح جانب کے گواہوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اب یہ راجح جانب گواہ قائم کریں۔	مجلہ

(1) اس صورت میں عمرو پر ضمان آئے گا۔

مسئلہ(496) : ایضا

مسئلہ(497) : واذاقال رب الوديعة اودعتک عبدا او امة وقال المودع مااودعتنی الا الامة وقد هلكت فاقام رب الوديعة بينة على ماادعى ضمن المستودع قيمة العبد ۔[304]

اگر امانت کا مالک کسی شخص سے یہ کہے کہ میں نے آپ کے پاس ایک غلام اور ایک باندی رکھی تھی اور وہ شخص مدعیٰ علیہ کہے کہ آپ نے صرف میرے پاس باندی رکھی تھی اور وہ ہلاک ہو چکی ہے تو امانت کا مالک اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو اس صورت میں جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ غلام کی قیمت کا ضامن ہو گا۔

[304] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 358 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ذخیرہ	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ وہ امانت اس کے پاس موجود ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ وہ امانت ہلاک ہو چکی ہے۔	(499)
ذخیرہ	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ وہ امانت اس کے پاس ابھی تک موجود ہے۔	گواہ(1) اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ وہ امانت میں نے امانت کے مالک کو واپس کر دی ہے۔	(500)
ذخیرہ	گواہ امانت کے مالک کے اس بات پر کہ وہ امانت جس شخص کے پاس میں نے رکھی تھی خود ہلاک کی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو اس بات پر کہ وہ امانت ہلاک ہو چکی ہے۔	(501)

(1) گواہ امانت کے مالک کے راجح ہیں اور جس شخص کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ ضامن ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (498) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحكم بموجب اقامة الطرف المرجوح البينة على ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البينة فلايلتفت اليه بعد۔[305]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ(499) : بينةالمودع على هلاك الوديعة راجحة من بينة المالك على انها عند المودع ۔ [306]

اگر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ یہ دعوی کرے کہ مجھ سے امانت ضائع ہو گئی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس چیز کے مالک کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ وہ چیز اس شخص کے پاس میری امانت ہے۔

مسئلہ(500) : بينة المودع على رد الوديعة راجحة من بينة المالك على انها عنده الى اليوم ۔ [307]

جس شخص کے پاس امانت رکھی گئی ہے اگر وہ شخص گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میں نے وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس چیز کے مالک کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ وہ چیز ابھی تک اس شخص کے پاس پڑی ہوئی ہے ۔

مسئلہ(501) : بينة المودع على هلاك الوديعة راجحة من بينة المالك على ان المودع استهلكها۔[308]

---

[305] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ۔

[306] الذخیرہ ، بحوالہ الطریقۃ الواضحہ ، ص 198 ۔

[307] ایضا ۔

[308] ایضا ۔

جس شخص کے پاس امانت رکھی گئی ہے اگر وہ شخص گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ چیز ضائع ہو گئی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں اس چیز کے مالک کے گواہوں سے جو یہ دعوی کرے کہ اس شخص نے کو خود اس چیز کو ہلاک کیا ہے۔

فصل ششم:

عاریت کے مسائل

فصل ششم:

عاریت کے مسائل

(یعنی کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز کچھ دنوں یا کچھ وقت کیلئے بطور سوال مانگنا)

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(502)	گواہ اس شخص کے جس نے بطور عاریت کسی سے کوئی چیز لی ہو اس بات پر کہ اس چیز کے مالک نے مجھ پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی کہ اس چیز سے صرف یہ کام کروگے اور یہ نہیں ۔ یا یہ کہ فلاں وقت تک آپ کے پاس رہے گا۔	گواہ اس چیز کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے پابندی لگائی تھی یا اس بات پر کہ میں نے کہا تھا کہ صرف فلاں وقت تک آپ کے پاس رہے گا۔	مجله
(503)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز بطور عاریت دی ہو اس بات پر کہ وہ چیز اس کے تجاوز کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز بطور سوال لی ہو اس بات پر کہ میں نے جو چیز اس سے لی تھی وہ اس کو واپس کردی ہے۔	انقرویه

مسئلہ (502) : ترجح بينة الاطلاق فی العارية --- وادعى المستعير بقوله كنت اعرتنى اياه بان استعمله على الاطلاق ولم تقيد باربعة ايام فترجح بينة المستعير وتسمع ۔ [309]

اعارہ میں مطلق اعارہ کے گواہ راجح ہیں --- مثلاً مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے آپ کو یہ چیز بطور اعارہ دی تھی لیکن آپ کے ساتھ یہ شرط لگائی تھی کہ آپ اس کو صرف چار دن کے لئے استعمال کریں گے اور جس شخص نے یہ چیز لی ہو وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے اس چیز کے دیتے وقت کوئی شرط نہیں لگائی تھی تو مستعیر کے گواہ راجح ہیں مالک کے گواہوں سے۔

مسئلہ (503) : برهن المستعير على ردها والمعير على هلاكها عنده بالتعدى فبينة المعير اولى من عارية البزازية۔ [310]

اگر عاریت پر لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے یہ جانور اس کے مالک کو واپس کیا ہے اور جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ جانور اس کے پاس ہلاک ہو گیا ہے اور اس نے مقررہ جگہ سے تجاوز کیا ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں یہ مسئلہ بزازیہ سے لیا گیا ہے۔

[309] مجلة الاحكام العدليه ، ص 359 ۔

[310] فتاوى الانقرويه ، ص 428 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(504)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو زمین بطور عاریت دی ہو اس بات پر کہ میں نے اس کو فلاں زمین بطور عاریت دی تھی اور یہ درخت اس میں موجود تھے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ زمین بطور سوال لی ہے اس بات پر کہ میں نے وہ زمین جب اس سے لی تھی تو اس میں یہ درخت نہیں تھے بلکہ یہ میں نے لگائے ہیں۔	ھندیہ
(505)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو زمین بطور عاریت دی ہو اس بات پر کہ میں نے اس کو فلاں زمین بطور عاریت دی تھی اور یہ آبادی اس موجود تھی۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ زید نے مجھے خالی زمین بطور عاریت دی تھی اور یہ آبادی اس میں میں نے کی ہے۔	ھندیہ
(506)	گواہ زید کے جس نے بکر کو ایک جانور بطور عاریت دیا تھا اس بات پر کہ اس بکر نے وہ جانور مجھ سے جہاں تک بطور عاریت لیا تھا اس نے اس جگہ سے تجاوز کیا ہے (اور اس پر سوار آگے گیا ہے) تو یہ جانور اس کے نیچے ہلاک ہو گیا ہے۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس زید کو واپس کر دیا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (504) : وفی المنتقی رجل قال لغیره اعرتنی هذه الدار وهذه الارض لابنیها او اغرس فیها مابدا من النخل او الشجر فغرستها هذا النخیل وبنیتها هذا البناء وقال معیر اعرتک الدار والارض وفیها هذاالبناء والاغراس فالقول قول المعیر وان اقاما البینة فالبینة بینة المعیر ایضا کذا فی المحیط۔[311]

اور منتقی میں ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے یہ کہا کہ آپ نے مجھے یہ گھر اور یہ زمین مجھے بطور اعارہ دی ہے تاکہ یہ گھر میں بنادوں اور اس زمین میں یہ درخت لگادوں تو میں نے اس میں یہ درخت لگادئے اور یہ آبادی میں نے اس میں کرلی ہے اور مالک یہ کہے کہ میں نے آپ کو یہ گھر اور یہ زمین اس حال میں دی تھی کہ اس میں یہ آبادی اور یہ درخت موجود تھے تو اس صورت میں مالک کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ بھی مالک کے راجح ہیں، اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ (505) : ایضا ۔

[311] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 372 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(507)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کوئی جانور بطور سوال لیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس جانور میں تصرف کیا ہے فلاں جگہ تک اس دینے والے کی اجازت سے۔(یعنی میں اس کی اجازت سے فلاں جگہ تک لے گیا ہے)	گواہ اس جانور کے دینے والے کے اس بات پر کہ ہیں نے اس کو فلاں جگہ تک اجازت دی تھی جو قریب ہے نہ کہ اس جگہ تک جو یہ بتاتا ہے۔	تاتارخانیہ

مسئلہ (506) : فان اقام صاحب الدابة البينة انها عطبت تحته فی الموضع الذی تجاوز وتعدی فیه واقام المستعیر البینة انه ردها الی ید صاحبها اخذ بینة صاحب الدابة کذا فی السراج الوهاج۔[312]

اگر جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ جانور اس کے نیچے اس جگہ میں ہلاک ہو چکا ہے جہاں اس نے مقررہ جگہ سے تجاوز کیا تھا اور عاریت پر لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ جانور اس کے مالک کو واپس کیا تھا تو اس صورت میں جانور کے مالک کے گواہ قبول ہوں گے اسی طرح سراج الوھاج میں ہے۔

مسئلہ (507) : قال محمدؒ فی الاصل : رجل استعار من آخر دابة ---- فالقول قول رب الدابة والمستعیر ضامن ، فان اقام البینة انه قد ردها الی الکوفه او الی الموضع الذی اخذها الیه ثم نفقت بعد ماردها قال هو ضامن لها حتی یدفعها الی صاحبها۔[313]

امام محمدؒ نے کتاب الاصل میں فرمایا ہے: کہ اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی جانور عاریت پر لیا تاکہ یہ اس پر حمامہ تک سواری کرلے تو وہ شخص اس جانور کو حمامہ سے آگے لے گیا پھر اس جانور کو حمامہ تک یا کوفہ تک واپس لے آیا اور وہ جانور ہلاک ہو ہو گیا اور پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا، تو جانور کے مالک نے کہا: کہ میں نے آپ کو جس جگہ تک جانے کی اجازت دی تھی آپ نے اس سے تجاوز کیا ہے اور یہ جانور وہاں ہلاک ہو گیا ہے اور عاریت پر لینے والے شخص نے کہا کہ میں نے اسی جگہ تک واپس کیا ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کا قول راجح ہیں اور عاریت پر لینے والا شخص ضامن ہے لیکن اگر یہ عاریت پر لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میں نے کوفہ تک یا اسی جگہ تک واپس کیا ہے جہاں تک مجھے اجازت ملی تھی اور اس کے بعد ہلاک ہو گیا ہے تو فرماتے ہیں کہ شخص اس وقت تک ضامن ہے جب تک وہ جانور واپس نہ کرلے۔(اور جب واپس کیا تو اس کا ضمان اس پر نہیں ہے) ۔

---

[312] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 371 ۔

[313] الدهلوی ، فرید الدین ، عالم بن العلاء،المتوفی سنة 786 ھ ، الفتاوی التاتارخانیه ، ج 16 ص 94 ، مکتبه رشیدیه کوئٹه ،بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس جانور کو بطور سوال لے جانے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس جگہ سے آگے لے گیا تھا لیکن پھر میں نے اس کو واپس کر دیا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص کو کوئی جانور بطور سوال دیا ہو اور صرف اس کو فلاں جگہ تک اس کے لے جانے کی اجازت دی ہو اس بات پر کہ وہ جانور اس نے اس جگہ سے پار کیا تھا اور وہاں ہلاک ہو چکا ہے۔	(508)
ھندیہ	گواہ اس جانور کے بطور سوال لے جانے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور میں اس جگہ سے آگے لے گیا تھا لیکن پھر اس کو اس جگہ تک واپس لے آیا ہوں جو اُس جگہ سے اِس پار ہے۔	گواہ کسی شخص سے بطور سوال لینے والے کے جس کو صرف فلاں جگہ تک اس کے لے جانے کی اجازت دی ہو اس بات پر کہ وہ جانور اس نے اس جگہ سے پار کیا تھا اور وہاں ہلاک ہو چکا ہے۔	(509)

مسئلہ (508) :قال محمد ؒ فی الاصل : رجل استعار من آخر دابة ---- فالقول قول رب الدابة والمستعیر ضامن ، فان اقام البینة انه قد ردها الی الکوفه او الی الموضع الذی اخذها الیه ثم نفقت بعد ماردها قال ھو ضامن لها حتی یدفعها الی صاحبها۔[314]

امام محمدؒ نے کتاب الاصل میں فرمایا ہے : کہ اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی جانور عاریت پر لیا تا کہ یہ اس پر حمامہ تک سواری کر لے تو وہ شخص اس جانور کو حمامہ سے آگے لے گیا پھر اس جانور کو حمامہ تک یا کوفہ تک واپس لے آیا اوہ وہ جانور ہلاک ہو ہو گیا اور پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا، تو جانور کے مالک نے کہا : کہ میں نے آپ کو جس جگہ تک جانے کی اجازت دی تھی آپ نے اس سے تجاوز کیا ہے اور یہ جانور وہاں ہلاک ہو گیا ہے اور عاریت پر لینے والے شخص نے کہا کہ میں نے اسی جگہ تک واپس کیا ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کا قول راجح ہیں اور عاریت پر لینے والا شخص ضامن ہے لیکن اگر یہ عاریت پر لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میں نے کوفہ تک یا اسی جگہ تک واپس کیا ہے جہاں تک مجھے اجازت ملی تھی اور اس کے بعد ہلاک ہو گیا ہے تو فرماتے ہیں کہ شخص اس وقت تک ضامن ہے جب تک وہ جانور واپس نہ کر لے۔ (اور جب واپس کیا تو اس کا ضمان اس پر نہیں ہے)

مسئلہ (509) : ایضا ۔

[314] الفتاوی التاتارخانیه ، ج 16 ص 94 ،

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(510)	گواہ کسی شخص سے بطور سوال لینے والے کے جس کو صرف فلاں جگہ تک لے جانے اور لے آنے دونوں کی اجازت دی ہو اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس جگہ سے پار کیا تھا لیکن پھر اس کو واپس کر دیا تھا وہاں ہلاک ہو چکا ہے۔	گواہ اس جانور کے دینے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور اس نے اس جگہ سے آگے لے گیا تھا اور وہاں ہلاک ہو گیا ہے۔(تو یہ اس کا ضامن ہے)	ھندیہ
(511)	گواہ کسی شخص سے بطور سوال لینے والے کے جس کو صرف فلاں جگہ تک لے جانے اور لے آنے دونوں کی اجازت دی ہو اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس جگہ سے پار کیا تھا لیکن پھر اس کو واپس لایا تھا اس جگہ تک جو اس جگہ سے اِس پار ہے اور وہاں ہلاک ہو چکا ہے۔	گواہ اس جانور کے دینے والے کے اس بات پر کہ اس جانور کو اس نے اس جگہ سے آگے لے گیا تھا اور وہاں ہلاک ہو چکا ہے۔(تو یہ اس کا ضامن ہے)	ھندیہ

مسئلہ (510) :قال محمدؒ فی الاصل : رجل استعار من آخر دابة ---- فالقول قول رب الدابة والمستعير ضامن ، فان اقام البينة انه قد ردها الى الكوفه او الى الموضع الذى اخذها اليه ثم نفقت بعد ماردها قال هو ضامن لها حتى يدفعها الى صاحبها۔[315]

امام محمدؒ نے کتاب الاصل میں فرمایا ہے : کہ اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی جانور عاریت پر لیا تا کہ یہ اس پر حمامہ تک سواری کرلے تو وہ شخص اس جانور کو حمامہ سے آگے لے گیا پھر اس جانور کو حمامہ تک یا کوفہ تک واپس لے آیا اوہ وہ جانور ہلاک ہو ہو گیا اور پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا ، تو جانور کے مالک نے کہا : کہ میں نے آپ کو جس جگہ تک جانے کی اجازت دی تھی آپ نے اس سے تجاوز کیا ہے اور یہ جانور وہاں ہلاک ہو گیا ہے اور عاریت پر لینے والے شخص نے کہا کہ میں نے اسی جگہ تک واپس کیا ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کا قول راجح ہیں اور عاریت پر لینے والا شخص ضامن ہے لیکن اگر یہ عاریت پر لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میں نے کوفہ تک یا اسی جگہ تک واپس کیا ہے جہاں تک مجھے اجازت ملی تھی اور اس کے بعد ہلاک ہو گیا ہے تو فرماتے ہیں کہ شخص اس وقت تک ضامن ہے جب تک وہ جانور واپس نہ کرلے۔(اور جب واپس کیا تو اس کا ضمان اس پر نہیں ہے)۔

---

[315] الفتاوى الهنديه ج 4 ص 371 ۔

مسئلہ(511) : ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(512)	گواہ اس شخص کے جس نے بطور عاریت کوئی چیز لی ہو اس بات پر کہ میں نے اس چیز میں دینے والے کی اجازت سے دس دن کا تصرف کیا ہے۔(مثلاً)	گواہ اس چیز کے دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس کو بطور عاریت پانچ دن کیلئے دی تھی۔(مثلاً)	ھندیہ
(513)	گواہ اس شخص کے جو بطور عاریت کسی سے کوئی جانور بار بردار لے گیا ہو اس بات پر کہ میں اس دینے والے کی اجازت سے اس جانور پر اتنی لکڑیاں لاد کر لایا تھا یا لے گیا تھا۔	گواہ اس چیز کے بطور عاریت دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کو (مثلاً) روئی کے لانے اور لے جانے کی اجازت دی تھی۔	ھندیہ
(514)	گواہ گھر کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے یہ گھر بکر کو جو اس میں رہتا ہے بطور اجارہ دیا ہے۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ اس گھر کے مالک نے مجھے یہ گھر بطور عاریت دیا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (512) : اذا اختلف المعير والمستعير فی الایام او فی المکان او فیما یحمل علی العاریة فالقول قول رب الدابة مع یمینه ولو تصرف المستعیر وادعی ان المعیر اذن له وجحد المعیر ضمن المستعیر الا اذاقام بینة علی الاذن کذا فی الفصول العمادیة ۔ [316]

اگر عاریت پر لینے والے اور دینے والے میں دنوں، مکان یا اس چیز میں جس پر لادا جاتا ہے آپس میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں جانور کے مالک کا قول راجح ہے اور اعارہ پر لینے والے نے اس میں تصرف کیا ہے اور وہ یہ دعوی کرے کہ میں نے اس میں یہ تصرف اس کے مالک کی اجازت سے کی ہے اور مالک اس سے انکار کرے تو پھر اعارہ پر لینے والے ضامن ہے لیکن اگر یہ عاریت پر لینے والا شخص مالک کی اجازت پر گواہ قائم کریں (تو پھر اس کے گواہ راجح ہیں) ۔

مسئلہ(513) : ایضا ۔

مسئلہ (514) : وان قال اعرتنی وقال المالک اجرتکها وقد رکبها وهلکت من رکوبه فالقول قول الراکب ولا ضمان علیه کذ ا فی المحیط ۔ [317]

اور اگر اس جانور کو لینے والا شخص یہ کہے کہ یہ میں نے آپ سے عاریت پر لیا ہے اور جانور کا مالک کہے کہ یہ میں نے آپ کو اجارہ پر دیا ہے اور وہ اس پر سوار ہو گیا ہو اور وہ ہلاک ہو گیا ہو تو اس صورت میں جانور کو لینے والے شخص کا قول راجح ہے اور اس پر ضمان نہیں

[316] الفتاوی الهندیه ج 4 ص 372 ۔

[317] ایضا ۔

ہے اسی طرح محیط میں ہے۔(یہ مسئلہ بھی اسی پر قیاس ہے کہ جب اعارہ اور اجارہ میں اختلاف ہو تو قول اس چیز کے لینے والے کا راجح ہے اور گواہ اس چیز کے مالک کے راجح ہیں)۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(515)	گواہ(1)اس جانب کے جو مرجوح ہوں لیکن قاضی نے اس کی وجہ سے فیصلہ سنایا ہو راجح جانب کے گواہوں کی نہ ہونے کی وجہ سے۔(تو اب یہ گواہ راجح ہیں)	گواہ اس جانب کے جو راجح ہوں لیکن یہ اس وقت گواہی دے جب کہ قاضی نے فیصلہ مرجوح جانب کے حق میں سنایا ہو۔(تو اب یہ گواہ مرجوح ہے)	مجلہ
(516)	گواہ کسی جانور کے مالک کے اس بات پر کہ یہ جانور جو اس کے پاس ہے میں نے اس کو بطور اجارہ دیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کے پاس وہ جانور موجود ہے اس بات پر کہ یہ جانور اس نے مجھے بطور عاریت دیا ہے نہ کہ بطور اجارہ۔	ذخیرہ

(1) یہ حکم تمام مسائل میں ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔۱۲۔مترجم

مسئلہ(515) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحكم بموجب اقامة الطرف المرجوح البينة على ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البينة فلايلتفت اليه بعد ۔ [318]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ(516) : بينة صاحب الدابة على ايجاره الدابة راجحة من بينة من فى يده على انها عارية لا اجارة ۔ [319]

اور اگر جانور کو لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے آپ سے عاریت پر لیا ہے اور جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے آپ کو اجارہ پر دیا ہے تو جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

---

[318] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ۔

[319] الذخيره ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 200 ۔

فصل ہفتم:

ھبہ کے مسائل

فصل ہفتم:

ھبہ کے مسائل

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
مجلہ	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ زید نے یہ ھبہ اس مرض میں کیا ہے جس سے وہ فوت ہوا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کو زید نے کوئی چیز ھبہ کی ہو اس بات پر کہ جس وقت مجھے زید یہ ھبہ کرنا چاہتا تھا اس وقت زید بالکل تندرست تھا۔	(517)
فیض	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز اسی تاریخ کو مجھے زید نے ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے۔	(518)

مسئلہ (517) : ترجح بينة الاطلاق فى العارية --- وادعى المستعير بقوله كنت اعرتنى اياه بان استعمله على الاطلاق ولم تقيد باربعة ايام فترجح بينة المستعير وتسمع ۔ [320]

اعارہ میں مطلق اعارہ کے گواہ راجح ہیں ۔۔۔ مثلاً مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے آپ کو یہ چیز بطور اعارہ دی تھی لیکن آپ کے ساتھ یہ شرط لگائی تھی کہ آپ اس کو صرف چار دن کے لئے استعمال کریں گے اور جس شخص نے یہ چیز لی ہو وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے اس چیز کے دیتے وقت کوئی شرط نہیں لگائی تھی تو اس شخص کے گواہ راجح ہیں مالک کے گواہوں سے۔

[320] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(519)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مدعی غیر قابض کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز اسی تاریخ کو مجھے زید نے ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو موخر ہو۔	فیض
(520)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز اسی تاریخ کو مجھے زید نے ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	فیض

مسئلہ (518) : ولو كان (يدعى) كلاهما هبة او صدقة او احدهما هبة والاخر صدقة فمالم يذكروا الشهود القبض لايصح وان ذكروا القبض ولم يؤرخوا او ارخوا تاريخا واحدا فهو بينهما اذا كان لايحتمل القسمة كالعبد ونحوه وان كان يحتمل القسمة كالدار ونحوها فلايقضى لهما بشئ عند أبى حنيفةؒ وعندهما يقضى بينهما نصفين ولو كان فى يد احدهما يقضى له بالاجماع ۔[321]

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں ھبہ کا یا صدقہ کا دعوی کریں یا ایک ان میں سے صدقہ کا اور دوسرا ھبہ کا دعوی کرے تو جب تک اس کے گواہ قبضہ کا ذکر نہ کریں تب تک یہ دعوی صحیح نہیں ہے اور اگر گواہ قبضہ کا ذکر کریں اور تاریخ نہ بتائے یا ایک ہی تاریخ بتائے تو اگر وہ چیز ایسی ہے جو تقسیم نہیں ہوسکتی مثلاً غلام وغیرہ تو اس صورت میں وہ چیز ان کے درمیان مشترک ہوگی، اور اگر ایسی چیز ہے جو تقسیم ہوسکتی ہے مثلاً گھر وغیرہ تو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور صاحبین کے نزدیک یہ چیز ان کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگی، اور اگر یہ چیز مدعی یا مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں جس کے قبضہ میں ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ (519) : ایضا ۔

مسئلہ (520) : ایضا ۔

---

[321] فیض الکرکی ، ص 351 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(521)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز جو اس صاحبِ قبضہ کے پاس ہے مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور میں نے اس سے قبض کرلی ہے ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ زید نے یہ چیز مجھے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو مدعی غیر قابض کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	میزان
(522)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کردی ہے۔	میزان

مسئلہ(521) : فلو ادعی الخارج وذو الید بسبب نحو شرآء وارث وشبھه فلایخلو اما ان یدعیا تلقی الملک من جھة واحد او من جھة اثنین فلو ادعیا من جھة واحد وبرھنا حکم به لذی الید لو لم یورخا اوارخا سواء فلوارخا وتاریخ احدھما اسبق فھواولی ولو ا رخ ا حدھما فذوالید اولی ۔[322]

اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ کسی سبب کے ساتھ کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کریں مثلاً بیع اور میراث وغیرہ کے ساتھ، تو اس کی دو صورتیں بنتی ہیں، یا تو یہ دونوں کسی ایک شخص سے اس چیز کی ملکیت کا دعوی کریں یا دو شخصوں سے، پس اگر ایک شخص سے اس چیز کی ملکیت کا دعوی کریں اور دونوں گواہ بھی قائم کریں تو اگر دونوں نے تاریخ نہیں بتائی ہے یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہے تو اس صورت میں صاحبِ قبضہ کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر دونوں نے تاریخ بتائی ہے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک نے تاریخ بتائی ہے اور ایک نے نہ بتائی ہے تو اس صورت میں بھی صاحب قبضہ کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(522) : ایضا ۔

[322] میزان المدعیین ، ص 14 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
بھجہ	گواہ زید کے اور ورثاء کے اس بات پر کہ آپ اس ھبہ کے وقت بالغ تھے اور آپ کو زید نے یہ چیز سونپی نہیں تھی تو یہ ھبہ صحیح نہیں ہے۔	گواہ زید کے کسی وارث کے اس بات پر کہ میرے والد زید نے اس چیز کو مجھے ھبہ کی ہے اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا۔	(523)
انقرویہ	گواہ زید کے اور ورثاء کے اس بات پر کہ زید اس وقت بیمار تھا اور اسی بیماری میں وہ وفات پاچکا ہے۔ (تو یہ ھبہ صحیح نہیں ہے)	گواہ(1) زید کے کسی وارث کے اس بات پر کہ یہ چیز جو مجھے زید نے ھبہ کی ہے اور میں نے قبض کرلی ہے تو اس وقت زید بالکل تندرست تھا۔	(524)

(1) یہ حکم اس کے موافق ہے جو جامع صغیر میں ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ (523) : بينة احد الورثة على هبة الوارث العين وهو صغير راجحة من بينة بقية الورثة على ان الهبة بعد بلوغه ولم يستلم فهى باطلة ۔ [323]

اگر کسی میت کے ورثاء میں سے ایک وارث اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز مجھے مورث نے ھبہ کی تھی اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا (اس لئے یہ چیز میرے قبضہ میں لیناضروری نہیں تھا) اور باقی ورثاء اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ وارث اس وقت بالغ تھا اور اس نے وہ ھبہ اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا اس لئے یہ ھبہ صحیح نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وارث کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (524) : رجل مات وترك مالا فادعى بعض الورثة عينا من اعيان التركة ان المورث وهبه منه فى صحته وقبضه وبقية الورثة قالوا كان ذلك فى المرض فان القول يكون قول من يدعى الهبة فى المرض وان اقاموا البينة فالبينة بينة من يدعى الهبة فى الصحة كذا ذكر فى الجامع الصغير ۔ [324]

اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا تو اس کے ورثاء میں سے کسی وارث نے یہ دعوی کیا کہ اس کے وارث نے یہ چیز اس کو حالتِ صحت میں ھبہ کی تھی اور میں نے قبض کی تھی اور باقی ورثاء یہ کہے کہ یہ ھبہ حالتِ مرض میں تھا تو اس صورت میں قول اس شخص کا راجح ہے جو حالتِ مرض میں ھبہ کا دعوی کرے اور اگر دونوں جانبین گواہ قائم کریں تو گواہ اس شخص کے راجح ہیں جو حالتِ صحت میں ھبہ کا دعوی کرے، اسی طرح جامع الصغیر میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

[323] بهجة الفتاوى ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 201 ۔

[324] فتاوى الانقرويه ، ص 425 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
غانم	گواہ اس شخص کے جس کو کسی نے وہ چیز ھبہ کی ہو اس بات پر کہ یہ ھبہ بخوشی اور رضا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے کسی کو کوئی چیز ھبہ کی ہو اس بات پر کہ یہ ھبہ مجھ سے جبر و اکراہ کے ساتھ کرایا گیا تھا۔	(525)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز بخش دی ہو اس بات پر کہ یہ ھبہ مجھ پر جبر و اکراہ کے ساتھ کرایا گیا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس کو کوئی چیز ھبہ کی گئی ہو اس بات پر کہ اس ھبہ کرنے والے نے مجھے جو چیز ھبہ کی ہے اس نے مجھ سے اس کا عوض رضامندی کے ساتھ لیا ہے۔	(526)
ھندیہ	گواہ اس گھر کے مالک کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اس کو اجارہ پر دیا ہے۔	گواہ کسی گھر کے رہنے والے کے اس بات پر کہ اس گھر کے مالک نے مجھے یہ گھر ھبہ کر دیا ہے۔	(527)

مسئلہ (525) : ادعی الھبة مکرھا فبرھن الموھوب له علی اخذه العوض طوعا یندفع ۔[325]

اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ ھبہ مجھ سے جبر و اکراہ کے ساتھ کرایا گیا تھا اور جس شخص کو ھبہ کیا گیا تھا وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے مجھ سے اس کا عوض رضامندی سے لیا ہے تو رضامندی کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (526) : اذا ادعی الاکراہ علی البیع والتسلیم فقال المشتری فی دفع دعواہ انک اخذت الثمن منی طائعا فھذا دفع صحیح ھکذا فی الذخیرة ۔[326]

اگر بائع یہ دعوی کرے کہ یہ بیع مجھ سے جبر و اکراہ کے ساتھ کرایا گیا ہے اور مشتری اس کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ آپ نے مجھ سے اس کی قیمت رضامندی کے ساتھ لی ہے تو یہ دفع صحیح ہے اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

مسئلہ (527) : وان قال المستاجر انک وھبت لی المنزل فلا اجر لک وقال الآجر بل آجرتک فالقول قول المستاجر فی الاجر وان اقاما جمیعا البینة یؤخذ ببینة الموھوب له ۔[327]

اگر اجرت پر لینے والے شخص یہ کہے کہ یہ گھر آپ نے مجھے ھبہ کیا ہے اس لئے آپ کے لئے کوئی اجر نہیں ہے اور اجرت پر دینے والا شخص یہ کہے کہ یہ گھر میں نے آپ کو اجرت پر دیا ہے تو اس صورت میں اجرت پر لینے والے شخص کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو جس شخص کو ھبہ کیا گیا ہے اس کے گواہ راجح ہیں۔

[325] ملجا القضاة ، ص 85 ۔

[326] فتاوی الھندیه ، ج 4 ص 54 ۔

[327] ایضا ، ص 482 ۔

فصل ہشتم:

اجارہ کے مسائل

فصل ہشتم:

اجارہ کے مسائل

حوالہ	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس بکری کے مالک کے جو زید ہے اس بات پر کہ میں نے اس چرواہے کو کہا تھا کہ تو اس کو کہیں اور چرائے گا۔	گواہ کسی چرواہے کے جس سے زید کی بکری ہلاک ہو چکی ہو اس بات پر کہ اس زید نے میرے ساتھ یہ شرط لگائی تھی کہ تو اس کو وہاں چرائے گا۔ (جہاں یہ ہلاک ہو چکی ہے)	(528)
تنقیح	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز اجارہ پر لی ہو اس بات پر کہ یہ اجارہ مثلاً دس روپیہ پر ہوا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے کسی کو کوئی چیز اجارہ پر دی ہو پھر وہ آپس میں اجرت میں اختلاف کرنے لگے اس بات پر کہ ہم نے یہ اجارہ بیس روپیہ پر (مثلاً) کیا تھا۔	(529)
مجلہ	گواہ اس جانور کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ ہم نے تھوڑا منزل طے کیا تھا۔ (مثلاً سیدو شریف سے لے کر بریکوٹ تک)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی جانور اجارہ پر لیا ہو اس بات پر کہ ہم نے لمبا سفر طے کیا تھا۔ (مثلاً سیدو شریف سے لے کر لنڈاکی تک)	(530)

مسئلہ (528) : بينة الراعى انک شرطت على الرعى فى هذا الموضع الذى هلكت فيه اولى من بينة صاحبها على موضع آخر۔ [328]

اگر کوئی چرواہا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے میرے ساتھ چرانے کے لئے وہ جگہ شرط کی تھی جہاں یہ بکریاں ہلاک ہو چکی ہے تو یہ گواہ راجح ہیں مالک کے گواہوں سے اس بات پر کہ میں نے آپ کے لئے کوئی اور جگہ مقرر کی تھی۔

مسئلہ (529) : بينة الموجر اولى فى قدر الاجرة ۔ [329]

موجر یعنی اجرت پر دینے والے کے گواہ اجرت کی مقدار میں اجرت پر لینے والے کے گواہوں سے راجح ہیں۔

---

[328] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 595 ۔

[329] ايضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(531)	گواہ اس شخص کے جس نے مثلاً کوئی گھوڑا اجارہ پر لیا ہو اس بات پر کہ یہ گھوڑا میں نے دس روپیہ میں فلاں جگہ تک اجارہ پر لیا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے یہ گھوڑا اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ یہ اجارہ دس روپیہ کے عوض اس جگہ تک ہے جو اس جگہ سے قریب ہے جو یہ بتاتا ہے۔	تنقیح
(532)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی چیز اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ یہ چیز جو میں نے اس کو اجارہ پر دی تھی اس کو میں سونپی تھی اجارہ کی مدت میں تو مجھے اس کا اجارہ دے گا۔	گواہ اس شخص کے جس نے یہ چیز اجارہ پر لی ہے اس بات پر کہ یہ چیز اجارہ کی مدت میں اس کے مالک کے قبضہ میں تھی تو مجھ پر اس کا اجارہ نہیں ہے۔	تنقیح
(533)	گواہ کسی چیز کے اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ یہ میں نے اتنی مدت کیلئے اجارہ پر لی ہے۔	گواہ اس چیز کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ اجارہ کی مدت اتنی نہیں تھی بلکہ کم تھی۔	تنقیح

مسئلہ(530) : واذا اختلفا فی المدة او المسافة فالحکم علی هذا الوجه الا انه اذا اقام کلاهما البینة فیحکم ببینة المستاجر ۔[330]

اگر موجر اور مستاجر کے آپس میں اجرت کی مقدار یا مسافت میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مستاجر کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(531) : بینة المستاجر انه استاجرها بعشرة لیرکبها الی موضع کذا اولی من بینة الموجر انه بعشرة الی نصفه۔[331]

اگر مستاجر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میں دس درھم کے عوض فلاں جگہ تک اجارہ پر لیا ہے تو یہ گواہ راجح ہیں موجر کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو اجارہ پر دیا ہے لیکن اس جگہ تک جو اس کے بتائے ہوئے مقام سے آدھے فاصلہ پر ہے۔

مسئلہ(532) : بینة الموجرانه سلمه الدار فی المدة اولی من بینة المستاجر انها کانت فی ید الآجر هذه المدة ۔[332]

موجر کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس کو جو گھر اجارہ پر دیا تھا یہ میں نے مستاجر کو اسی مدت میں دیا ہے تو یہ گواہ راجح ہیں مستاجر کے گواہوں سے جو اس بات کی گواہی دیں کہ یہ گھر اسی مدت میں اس موجر کے پاس تھا۔

مسئلہ(533) : بینة المستاجر اولی فی قدر المدة ۔[333]

[330] مجلة الاحکام العدلیه ، ص 363 ۔

[331] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 595 ۔

[332] ایضا ۔

[333] ایضا۔

مستاجر کے گواہ اجارہ کی مدت کی تعیین میں موجر کے گواہوں سے راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(534)	گواہ رنگنے والے کے اس بات پر کہ یہ کپڑا جس کے لئے میں نے رنگ کیا ہے تو اس نے میرے ساتھ ایک روپیہ عوض مقرر کیا تھا۔	گواہ اس کپڑے کے مالک کے اس بات پر کہ آپ کی اجرت ایک روپیہ کا چھٹا حصہ ہے۔	قاضیخان
(535)	گواہ کسی جانور کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے زید کو ہزار روپیہ کے عوض یہ جانور اجارہ پر دیا تھا فلاں جگہ سے لے کر فلاں جگہ تک (اب میں اس سے اپنے اجارہ (کے عوض) کو مانگتا ہوں۔	گواہ مدعٰی علیہ کے جو زید ہے اس بات پر کہ آپ نے مجھے مزدور بنا کر بھیجا تھا کہ اس جانور کو فلاں جگہ تک پہنچادو۔ (تو میں اپنی مزدوری مانگتا ہوں)	قاضیخان

مسئلہ (534) : ولو دفع الی صباغ ثوبا لیصبغه احمر بالعصفر ففعل ثم اختلفا فی الاجر فقال الصباغ عملته بدرهم وقال صاحب الثوب بدانقین فایهما اقام البینة قبلت وان اقاما یؤخذ ببینة الصباغ۔[334]

اگر کسی شخص نے کپڑا رنگنے والے کو کوئی کپڑا دے دیا تاکہ اس کو سرخ رنگ دے دے تو اس نے اسی طرح کیا پھر وہ آپس میں اجرت میں اختلاف کرنے لگے تو رنگی یہ کہے کہ یہ عمل میں نے ایک درھم کے ساتھ کیا ہے اور کپڑے کا مالک کہے کہ یہ میں نے دو دانقوں یعنی (آدھے درھم) کے ساتھ رنگا ہے تو جو بھی گواہ قائم کریں اس کے گواہ قبول ہیں اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو رنگی کے گواہ راجح ہیں ۔

مسئلہ (535) : رجل قال لرجل انی ارکبتک بغلا من ترمذ الی بلخ بعشرة دراهم وقال المدعی علیه لا بل استاجرتنی لابلغه الی فلان ببلخ بخمسة دراهم فانه یحلف کل واحد منهما فان حلفا لایجب شیئ وان اقاما البینة کانت البینة بینة صاحب البغل ۔[335]

اگر ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ میں نے آپ کو اس خچر پر ترمذ سے بلخ تک دس درھم کے عوض سوار کیا ہے اور مدعٰی علیہ یہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے مجھے پانچ درھم کے عوض اجرت پر لیا تھا تاکہ میں آپ کو بلخ تک فلاں کے پاس پہنچاؤں تو اس صورت میں دونوں کو قسم دی جائے گی پس اگر دونوں قسم اٹھائے تو کوئی چیز ان پر نہیں آئے گی اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو خچر والے کے گواہ راجح ہیں۔

[334] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص282 ۔

[335] ایضا ، ص 284 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
قاضیخان	گواہ اس کشتی کے مالک کے اس بات پر کہ کشتی چلانے والا اتنے کرایہ پر میری کشتی میں سوار ہو کر گیا ہے تو میں اپنا کرایہ مانگتا ہوں۔	گواہ کسی کشتی کے چلانے والے کے اس بات پر کہ کشتی کے مالک نے مجھے اتنے دنوں کیلئے اتنی رقم پر مزدور رکھا تھا۔ (تو میں اپنی مزدوری مانگتا ہوں)	(536)
غانم	گواہ اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ معاملہ مجھ سے زبردستی کرایا گیا تھا مجھے کہا گیا تھا کہ تو نے نہیں دیا تو آپ کو ماروں گا اور تجھے حاکم سے قید کراوں گا۔	گواہ (1) مستاجر کے اس بات پر کہ یہ معاملہ بخوشی اور رضا ہو گیا تھا۔	(537)

(1) اس قسم کے مسائل میں قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کو عرف اور عادت میں مستاجر نہیں بناتا تو اس صورت میں اجرت پر دینے والے کے گواہ راجح ہیں۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ (536) : رجل ركب سفينة رجل من ترمذ الى آمل ثم اختلفا فقال صاحب السفينة للراكب حملتك الى آمل بخمسة دراهم وقال الراكب استاجرتنى --- وان اقاما البينة كانت البينة بينة الراكب وهو الملاح ۔[336]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی کشتی میں سوار ہو گیا تاکہ وہ ترمذ سے آمل تک چلے پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے تو کشتی والا یہ کہے کہ میں نے آپ کو پانچ درھم کے عوض سوار کیا ہے اور سوار نے کہا کہ آپ نے مجھے اجرت پر لیا تھا۔۔۔ تو اگر دونوں گواہ قائم کریں تو سوار یعنی ملاح کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (537) : ادعى على رجل انه اكرهنى بالتخويف بحبس الوالى والضرب على ان يستاجر منه حانوتا واقام البينة واقام الموجر بينة بانه كان طائعا فبينة الطوع اولى ۔[337]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص پر یہ دعوی کر لیا کہ اس نے مجھے حاکم کے ساتھ قید کرنے اور مارنے کے ساتھ ڈرایا تھا اور یہ دوکان مجھ سے زبردستی لی تھی اور اس پر گواہ قائم کریں اور اجرت پر لینے والا شخص یہ گواہ قائم کریں کہ یہ اجارہ رضامندی کے ساتھ ہوا تھا تو رضامندی کے گواہ راجح ہیں۔

[336] فتاوی قاضی خان ، ج 2 ص 282 ۔

[337] ملجا القضاة ، لغانم البغدادى ، ص 79 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
غانم	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ یہ اجارہ مجھ سے زبردستی کرایا گیا ہے مجھے کہا گیا تھا کہ اگر تونے اجارہ پر نہیں لیا تو میں آپ کو ماروں گا اور تجھے حاکم سے قید کراوں گا۔	گواہ اس شخص کے جس کوئی چیز ،مکان یا دکان کرایہ پر دی ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ اجارہ بخوشی اور رضا ہو گیا تھا۔	(538)
ھندیہ	گواہ اس کپڑے کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے اس کو کہا تھا کہ میرے لئے اس سے چوغہ بنادو۔	گواہ درزی کے اس بات پر کہ اس کپڑے کے مالک نے مجھے بتایا تھا کہ اس کپڑے سے میرے لئے قمیص بنادو۔	(539)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس نے یہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ اینٹوں کا یہ فرش اس گھر میں پہلے سے موجود تھا۔	گواہ(1) اس شخص کے جس نے کوئی گھر اجارہ پر لیا ہو اس بات پر کہ اس گھر میں پکی اینٹوں کا فرش میں نے بنایا ہے۔	(540)

مسئلہ (538) : ادعی علی رجل انه اکرهنی بالتخویف بحبس الوالی والضرب علی ان یستاجر منه حانوتا واقام البینة واقام الموجر بینة بانه کان طائعا فبینة الطوع اولی ۔[338]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص پر یہ دعوی کر لیا کہ اس نے مجھے حاکم کے ساتھ قید کرنے اور مارنے کے ساتھ ڈرایا تھا اور یہ دوکان مجھ سے زبردستی لی تھی اور اس پر گواہ قائم کریں اور اجرت پر لینے والا شخص یہ گواہ قائم کریں کہ یہ اجارہ رضامندی کے ساتھ ہوا تھا تو رضامندی کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (539) : ولو اختلف الخیاط ورب الثوب فقال رب الثوب امرتک ان تقطعه قباء وقد خطته قمیصا وقال الخیاط لا بل امرتنی ان اقطعه قمیصا فالقول قول رب الثوب --- وان اقاما البینة فالبینة بینة الخیاط ۔ [339]اگر درزی اور کپڑے کے مالک کے آپس میں اختلاف آجائے اور کپڑے کا مالک یہ کہے کہ میں نے آپ کو چوغہ سلوانے کا کہا تھا اور آپ نے قمیص سلوائی ہے اور درزی کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے قمیص کا کہا تھا تو اس صورت میں قول کپڑے کے مالک کا راجح ہے---اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ درزی کے راجح ہیں۔

[338] ملجا القضاة ، لغانم البغدادی ، ص 79 ۔

[339] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 479 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس جگہ کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ لکڑی اس میں پہلے سے لگی ہوئی تھی۔	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی گھر یا دکان کرایہ پر لیا ہو اس بات پر کہ میں نے اس چھت میں ایک لکڑی لگائی ہے۔	(541)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس نے یہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ وہ کنواں پہلے سے اسی طرح ارد گرد پکا بنا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے اجارہ پر کوئی ایسا گھر لیا ہو جس میں کوئی کنواں مثلا موجود ہو اس بات پر کہ یہ کنواں میں نے اپنی رقم سے ارد گرد پتھروں سے پختہ بنایا ہے۔	(542)

مسئلہ (540) : ولو خرج المستاجر من الدار ثم اختلفا فيما فی الدار فما كان مركبا نحو الباب والسرير وغلق الباب فالقول قول رب الدار وما كان مفصولا نحو الفرش والاوانی والخشب الموضوع فالقول فيه قول المستاجر كذا فی الغياثيه ۔ [340]

اگر کوئی شخص کسی گھر سے نکل گیا اور پھر اس کے اور اس گھر کے مالک کے درمیان گھر کی چیزوں میں اختلاف آجائے تو جو چیزیں بنیادی ہیں مثلا دروازہ، چارپائی اور اور دروازہ کا تالہ وغیرہ تو اس میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اور جو چیزیں غیر ضروری ہیں مثلا فرش، برتن اور لکڑیاں تو اس میں مستاجر کا قول راجح ہے اسی طرح غیاثیہ میں ہے۔

مسئلہ (541) : ولو اختلف رب الدار والمستاجر فی بناء الدار غير ماذكرنا او فی باب او فی خشبة ادخلها فی السقف فقال رب الدار انا آجرتک وهذا فيها وقال المستاجر انا احدثت فان القول قول رب الدار مع يمينه ۔۔۔ فان اقاما البينة ففی كل شيئ جعلنا القول فيه قول المستاجر فالبينة بينة رب الدار ۔ [341]

اگر گھر کے مالک اور اجارہ پر لینے والے کے آپس میں گھر کی آبادی کے بارے میں اختلاف آجائے اس صورت کے علاوہ جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے یا گھر کے دروازے میں یا اس لکڑی کے بارے میں جو چھت میں داخل کیا گیا ہو، تو گھر کا مالک یہ کہے کہ یہ میں نے آپ کو اس حالت میں دیا تھا کہ یہ آبادی اور ہ لکڑی اس میں موجود تھیں اور اجارہ پر لینے والا شخص یہ کہے کہ یہ میں نے اس میں بنائی ہے تو اس صورت میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو ہر اس چیز میں جس میں ہم نے مستاجر کے قول کو ترجیح دی ہے اس میں گواہ گھر کے مالک کے راجح ہیں ۔

---

[340] فتاوی الھندیہ ، ج 4 ص 481 ۔

[341] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(543)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ اجارہ کے گھر میں جو چوناپڑاہے یہ میرا مال ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے یہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ یہ اس میں پہلے سے پڑا تھا۔	ھندیہ
(544)	گواہ مستاجر کے ہر ایسی چیز پر کہ جو آبادی کے ساتھ متصل ہو ۔(مثلاً دروازہ ، زنجیر یا کوئی اور چیز وغیرہ)	گواہ اس شخص کے جس نے وہ آبادی اجارہ پر دی ہو کسی ایسی چیز پر جو آبادی کے ساتھ متصل ہو اور کہے کہ یہ پہلے سے اسی طرح تھی۔	ھندیہ
(545)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی آبادی اجارہ پر دی ہو کسی ایسی چیز پر جو آبادی سے الگ ہو(جیسا کہ برتن، لکڑیاں وغیرہ جو اس میں پڑے ہوں) اور یہ کہے کہ یہ میرے ہیں۔	گواہ مستاجر کے ہر ایسی چیز پر کہ جو آبادی سے الگ ہو اور یہ اس پر دعوی کرے کہ یہ میری ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (542) : ولو كان فى الدار بئر ماء مطوية او بالوعة محفورة فقال المستاجر انا احدثتها وأنا اقلعها فالقول قول رب الدار وكذالک الجص والسترة والخشب المبنى فى البناء والدرج والمراد من الدرج ما يكون مبنيا فاما ما يكون موضوعا فيه كالسلم فالقول قول المستاجر كذا فى المبسوط ۔[342]

اگر کسی گھر میں ایک کنواں ہو یا کوئی گٹھر کھودا ہوا ہو اور مستاجر یہ کہے کہ یہ میں نے بنائے ہیں اور میں اس کو اکھاڑ دوں گا تو اس صورت میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اسی طرح مسئلہ چونا، سائبان، وہ لکڑی جو آبادی میں لگی ہوئی ہو اور سیڑھیاں۔اور سیڑھیوں سے مراد وہ سیڑھیاں ہیں جو گھر میں بنی ہوئی ہوں اور وہ سیڑھیاں جو گھر میں رکھی ہوئی ہوں جیسا کہ زینہ وغیرہ تو اس میں مستاجر کا قول راجح ہے اور یہ عبارت پہلے گزر چکی ہے کہ :فان اقاما البينة ففى كل شيئ جعلنا القول فيه قول المستاجر فالبينة بينة رب الدار ، اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو ہر اس چیز میں جس میں ہم نے مستاجر کے قول کو ترجیح دی ہے اس میں گواہ گھر کے مالک کے راجح ہیں۔ تو یہاں بھی چونکہ پہلے تین مسائل میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اس لئے ان میں مستاجر کے گواہ راجح ہوں گے اور آخری مسئلہ میں مستاجر کا قول راجح ہے اس لئے اس میں گھر کے مالک کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(543) : ایضا ۔

مسئلہ(544) : ایضا ۔

مسئلہ(545) : ایضا ۔

---

[342] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 481 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس گھر میں شہد کی مکھیوں کے وہ گھروندے میرے ہیں۔	گواہ اس شخص کے جس نے زید کے کوئی مکان اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ اس گھر میں شہد کی مکھیوں کے گھروندے میرے ہیں۔	(546)
هندیه	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس گھر میں جو کبوتر ہیں وہ میرے ہیں۔	گواہ اس شخص کے جس نے زید کو کوئی مکان اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ اس گھر میں جو کبوتر ہیں وہ میرے ہیں۔	(547)
هندیه	گواہ اس شخص کے جس نے وہ جگہ اجارہ پر دی ہو اور اور مستاجر کو رقم لگانے کی اجازت دی ہو خرچہ کی مقدار لگانے پر۔	گواہ اس شخص کے جس نے اجارہ پر کوئی جگہ لی ہو اور اس جگہ کے مالک نے اس کو اجازت دی ہو کہ اگر تو نے اس جگہ میں کچھ آبادی کر لی تو آپ کے اجارے سے اس کی رقم کم کی جائے گی اب یہ گواہ قائم کریں کہ اس نئی آبادی پر میری اتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔	(548)

مسئلہ(546) : ولوكان فى الدار كوارات نحل اوحمامات فذالک كله للمستاجر كالمتاع الموضوع۔[343]
اگر کسی گھر میں شہد کی مکھی کے گھروندے ہوں یا کبوتر ہوں تو یہ سب مستاجر کے ہوں گے جیسا کہ رکھے ہوئے سامان کا مسئلہ ہے (یعنی ان میں قول مستاجر کا راجح ہے اور گواہ گھر کے مالک کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ(547) : ایضا ۔

مسئلہ (548) : لو كان رب الدار امره بالبناء فى الدار على ان يحسبه له من الاجر فاتفقا على البناء واختلفا فى مقدار النفقة فالقول قول رب الدار والبينة بينة المستاجر ۔ [344]
اگر گھر کے مالک نے مستاجر کو گھر میں آبادی کا حکم دیا ہو کہ مستاجر اس میں آبادی کرے اور اجرت سے کٹوتی ہو گی اور دونوں کسی آبادی پر متفق ہوں اور نفقہ کی مقدار میں اختلاف کریں تو اس صورت میں قول گھر کے مالک کا راجح ہے اور گواہ مستاجر کے راجح ہوں گے۔

[343] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 481 ۔
[344] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(549)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ میں نے اجارہ کے اس گھر میں ایک کمرہ بنایا ہے۔	گواہ اس گھر کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ وہ کمرہ پہلے سے اسی طرح بنا تھا۔	ھندیہ
(550)	گواہ مستاجر کے جس نے اجارہ کے گھر میں نئ آبادی کی ہو اس بات پر کہ مجھے اس شخص نے جس نے یہ گھر اجارہ پر دیا ہے آبادی کی اجازت دی تھی۔	گواہ اس گھر کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ اس نے اس میں یہ آبادی میری اجازت کے بغیر کی ہے۔	ھندیہ
(551)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ اجارہ کے اس گھر کے دروازے کا ایک پٹ جو گرا ہے وہ میرا ہے۔	گواہ اس گھر کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ گرا ہوا پٹ میرا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (549) : ولو اختلفا فی الاتون من بناه فالقول للمستاجر لان الظاهر ان المستاجر هوالذی بناه لحاجته ۔ کذا فی محیط السرخسی ۔ [345]

اور اگر مستاجر اور گھر کا مالک دونوں کسی گھر کے تنور میں اختلاف کریں تو اس میں مستاجر کا قول راجح ہے کیونکہ ظاہری بات یہ ہے کہ مستاجر ہی وہ شخص ہے جس نے اس کو اپنی ضرورت کے لئے بنایا ہوگا۔اسی طرح سرخسی کی محیط میں ہے۔

مسئلہ(550) :وکذلک لو قال رب الدار لم تبن او بنیت بغیر اذنی فالقول قول رب الدار کذا فی المبسوط ۔ [346]

اسی طرح اگر گھر کے مالک یہ کہے کہ یہ آبادی آپ نے نہیں کی ہے یا آپ نے میری اجازت کے بغیر کی ہے تو اس صورت میں بھی گھر کے مالک کا قول راجح ہے اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ (551) : ولو کان علی باب منها مصراعان احدهما ساقط والآخر معلق بالباب واختلفا فی الساقط فالقول قول رب الدار ۔ [347]

اگر گھر کے دونوں چوکھٹ موجود ہوں اور ان میں سے گرا ہوا اور دوسرا دروازے کے ساتھ لگا ہوا ہو اور مستاجر اور گھر کا مالک دونوں اس میں اختلاف کریں تو اس صورت میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے۔

(اور گزشتہ قاعدہ کے موافق گواہ مستاجر کے راجح ہوں گے)۔

[345] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 481 ۔

[346] ایضا ، ص 482 ۔

[347] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(452)	گواہ گھر کے مالک کے اس بات پر کہ فلاں گھر جس میں یہ شخص رہتا ہے میں نے اس کو اجارہ دیا ہے۔	گواہ اس گھر میں رہنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر اس نے مجھے بطور عاریت دیا ہے۔	هندیه
(453)	گواہ گھر کے مالک کے اس بات پر کہ فلاں گھر جس میں یہ شخص رہتا ہے میں نے اس کو اجارہ پر دیا ہے۔	گواہ اس گھر میں رہنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر اس نے مجھے بلاعوض رہنے کیلئے دیا ہے۔	هندیه
(554)	گواہ کسی گھر میں رہنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اس کے مالک نے ھبہ کیا ہے۔	گواہ اس گھر کے مالک کے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو اجارہ پر دیا ہے۔	هندیه

مسئلہ (552) : رجل تكارى من رجل بيتا كل شهر بدرهم فلما جاء رأس الشهر طلب رب البيت اجر البيت فقال المستاجر انما اعرتنيه او اسكنتنيه بغير اجر وصاحب البيت ينكر ذلك ولابينة لهما فالقول قول الساكن مع يمينه وان اقاما جميعا البينة فالبينة بينة صاحب المنزل ۔ [348]

اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی گھر کرایہ پر لیا مثلاً ایک مہینہ ایک درھم پر، جب مہینہ پورا ہوا تو گھر کے مالک نے اپنے گھر کا کرایہ طلب کر لیا تو مستاجر نے کہا کہ یہ گھر آپ نے مجھے اعارہ پر دیا ہے یا یہ کہے کہ اس گھر میں آپ نے مجھے بغیر کرایہ کے رہائش دی ہے اور گھر کا مالک اس بات کا انکار کرے تو اگر دونوں کے لئے گواہ نہیں ہے تو اس صورت میں اس گھر میں رہائش اختیار کرنے والے کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گھر کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (553) : ایضا ۔

مسئلہ (554) : وان قال المستاجر انک وهبت لی المنزل فلا اجر لک وقال الآجر بل آجرتک فالقول قول المستاجر فی الاجر وان اقاما جميعا البينة يوخذ ببينة الموهوب له ۔[349]

اگر مستاجر یہ کہے کہ آپ نے مجھے یہ گھر ھبہ کیا ہے اس لئے آپ کے لئے کوئی معاوضہ نہیں ہے اور گھر کا مالک یہ کہے کہ یہ گھر میں آپ کو اجرت پر دیا ہے تو اجرت میں مستاجر کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں جس شخص کو یہ گھر ھبہ کیا گیا ہے اس کے گواہ راجح ہوں گے۔

[348] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 482 ۔

[349] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(555)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ اس گھر کے اجارہ کی مدت ایک مہینہ ہے ۔(مثلاً زید نے عمرو سے کوئی گھر اجارہ دس روپیہ کے عوض ایک مہینہ کیلئے اجارہ پر لیا تھا لیکن یہ ایک دن کیلئے اس میں ٹھہر گیا اور پھر چلا گیا اب عمرو گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اجارہ کی مدت ایک مہینہ تھا تو یہ پورے دس روپیہ ادا کرے گا)	گواہ اس شخص کے جس نے یہ گھر اجارہ پر لیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس اجارہ کی مدت ایک دن ہے۔(مثلاً زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اجارہ کی مدت ایک دن تھی تو اب میں اس کو صرف ایک دن کا اجارہ دوں گا)	ھندیہ
(556)	گواہ کسی گھر کو ایک مہینہ کے لئے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ اس گھر میں متاجر اس مدت کے گزرنے کے بعد ایک ماہ اور بھی رہا ہے جس کی وجہ سے یہ گھر منہدم ہوا ہے تو یہ اس کا ضامن ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر اجارہ پر لیا ہو اس بات پر کہ یہ اسی ایک ماہ کے اندر منہدم ہوا ہے تو مجھ پر اس کا ضمان نہیں ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(555) : رجل تكارى دارا شهرا بعشرة دراهم فسكنها يوما او يومين ثم تحول الى دار اخر كان للآجر ان يطالبه باجر جميع الشهر فان قال انما استاجرتها يوما واحدا فالقول قوله وان اقاما البينة فالبينة بينة الآجر، كذا في الذخيرة ۔ [350]

اگر کسی شخص نے ایک گھر کرایہ پر لیا، مثلا ایک مہینہ دس درھم کے عوض میں، اور اس میں ایک دن یا دو دن رہائش اختیار کر لی پھر اس کے بعد دوسرے گھر میں منتقل ہو گیا تو اس صورت میں گھر کے مالک کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس شخص سے پورے مہینہ کے کرایہ کا مطالبہ کرے پس اگر یہ شخص یہ کہے کہ یہ میں نے ایک دن کے لئے اجارہ پر لیا تھا تو اس صورت میں متاجر کا قول راجح ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ گھر کے مالک کے راجح ہیں۔

[350] فتاوی الھندیہ ، ج 4 ص 482 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
	گواہ اس کے گھر کے اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ وہ گھر بند پڑا ہوا تھا تو مجھ پر اس کا اجارہ نہیں ہے۔	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ شخص جس کو میں نے یہ گھر اجارہ پر دیا ہے یہ اس گھر میں رہا ہے تو میں اس کا اجارہ مانگتا ہوں۔	(557)
ھندیہ ھندیہ	گواہ اس شخص کے کہ وہ اس جانور کو اجارہ پر لے گیا تھا اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس کا خرچ وخوراک اس پر تھا۔(مجھ پر نہیں)	گواہ ایسے شخص کے ورثاء کے جس نے کوئی جانور اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ ہمارے والد جو فوت ہو چکا ہے نے اس شخص کو یہ جانور اجارہ پر دیا ہے تو اس کا خرچ وخوراک بھی اس کے ذمہ تھا۔	(558)

مسئلہ (556) : فان اختلفا فيما انهدم فقال المستاجر انما انهدم من سكناى فى الشهر الاول وصاحب الدار يقول انما انهدم من سكناك فى الشهر الثانى فعليك الضمان فالقول قول المستاجر مع يمينه والبينة بينة صاحب الدار ۔ [351]

اگر موجر اور مستاجر دونوں اس چیز میں اختلاف کریں جو انہوں نے گھر میں گرادیا ہے تو مستاجر کہے کہ یہ میری اجرت کے وقت میں پہلے مہینے ہی گر چکا ہے اور گھر کا مالک کہے کہ یہ دوسرے مہینے میں گر چکا ہے اس لئے آپ پر ضمان لازم ہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول راجح ہے اور گواہ گھر کے مالک کے راجح ہیں۔

مسئلہ (557) : تكارى بيتا او دارا على ان يسكنها شهرا فاعطاه صاحب المنزل المفتاح --- وان اقاماالبينة فالبينة بينة رب المنزل ۔[352] اگر کسی شخص نے کوئی گھر کرایہ پر لیا اس شرط پر کہ یہ اس میں ایک مہینہ رہائش اختیار کرے گا اور اس کو گھر کے مالک نے چابی بھی دی ہو اگر(ان میں اختلاف پیدا ہو جائے) اور دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ گھر کے مالک کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ (558) : وان اختلفت الورثة والمستكرى فقالت الورثة انما آجرك الدابة على ان مؤنة الدابة عليك وانكر المستكرى ذلك فالقول قوله وان اقاما بينة فالبينة بينة الورثة ۔ [353]

---

[351] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 482 ۔
[352] ایضا، ص 483 ۔
[353] ایضا ، ص 484 ۔

اگر کسی میت کے ورثاءاور کرایہ پر لینے والے کے آپس میں اختلاف آجائے تو ورثاء کہے کہ یہ جانور آپ کو ہمارے مورث نے اس شرط پر اجارہ پر دیا تھا کہ جانور کا خرچہ آپ پر ہوگا اور کرایہ پر لینے والا شخص اس بات سے انکار کرے تو اس صورت میں قول کرایہ پر لینے والے کا راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ ورثاء کے راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(559)	گواہ زید کے جس نے اجارہ پر کوئی جانور لیا ہو اور اس سے کوئی کام نہیں لیا ہو اس بات پر کہ یہ جانور میں نے بوجھ لادنے کیلئے اجارہ پر لیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ جانور زید کو اجارہ پر دیا ہو اور زید نے اس سے کوئی کام نہیں لیا ہو اس بات پر کہ یہ میں نے زید کو سواری کیلئے اجارہ پر دیا ہے۔	هندیه
(560)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص سے کوئی جانور سواری کیلئے کرایہ پر لیا ہو اور کچھ نہ کہا ہو کہ وہ گدھا ہوگا یا خچر اور اس سے سواری کا کام نہیں لیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میں نے آپ سے جو جانور کرایہ پر لیا تھا وہ خچر تھا۔ (تو اب میں کسی صورت اس گدھے کو نہیں لے جاؤں گا)	گواہ اس جانور کے اجارہ پر دینے والے کو اس شخص کو جس نے اس سے سواری کا کام نہیں لیا ہو اور یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ جو جانور تو نے مجھ سے اجارہ پر لیا تھا وہ گدھا ہی تھا۔(تو یہی گدھا لے جانا ہوگا)	هندیه

مسئلہ (559) : رجل تكارى دابة من رجل ولم يسم بغلا او حمارا --- فاما اذا اقاما جميعا البينة ان وقع بينهما الاختلاف فى المعقود عليه وهى المنفعة فان اختلفا قبل الركوب فالبينة بينة المستاجر۔[354]

اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی جانور کرایہ پر لیا اور یہ نام نہیں لیا کہ وہ جانور خچر ہوگا یا گدھا۔۔۔اور دونوں میں اختلاف آجائے تو اگر دونوں گواہ قائم کریں اور یہ اختلاف ان میں منفعت کے بارے میں ہو تو یہ اختلاف اگر سواری کرنے سے پہلے ہو تو اس صورت میں مستاجر کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ(560) : ایضا ۔

[354] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 485 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس شخص (آنکھ کے مریض) کے جو اس ڈاکٹر سے علاج کروا رہا تھا اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ جاھل ہے تو میری نظر جو چلی گئی ہے یہ اس کا ضامن ہے۔	گواہ آنکھ کے علاج کرنے والے کے (کہ وہ کسی کی آنکھ کا علاج کر رہا تھا تو اس کی نظر چلی گئی۔ اب یہ گواہ قائم کریں) اس بات پر کہ میں آنکھ کے علاج میں ماہر تجربہ کار ہوں تو اس کی نظر جو چلی گئی ہے اس کا میں ضامن نہیں ہوں۔	(561)
ھندیہ	گواہ موزے کے مالک کے اس بات پر کہ ہم نے آدھا روپیہ مقرر کیا تھا۔	گواہ موچی کے اس بات پر کہ یہ موزہ جو میں نے بنایا ہے اس کی اجرت ایک روپیہ مقرر کی گئی تھی۔	(562)
ھندیہ	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ اجرت اس جنس سے تھی۔ (مثلاً دینار)	گواہ کسی چیز کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ اجرت اس جنس سے تھی۔ (مثلاً روپیہ تھا)	(563)

مسئلہ (561) : الکحال اذا صب الدواء فی عین رجل فذھب ضوءھا لایضمن الا اذا غلط فان قال رجلان انہ لیس باھل وھذا من خرق فعلہ وقال رجلان ھو اھل لایضمن ۔ [355]

اگر کسی طبیب نے کسی شخص کی آنکھ میں دوا ڈالدی اور اس کی بینائی چلی گئی تو یہ ضامن نہ ہوگا لیکن اگر یہ غلط ہو جائے تو پھر ضامن ہوگا پس اگر دو شخص یہ کہے کہ یہ طبیب اھل نہیں ہے اور دو شخص یہ کہے کہ یہ اھل ہیں تو اس صورت میں یہ ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ (562) : قال ولو اختلفا فی قدر الاجر بان قال الاسکاف شرطت لی درھما وقال رب الخف شرطت لک دانقین وقد خرزہ علی ما وصف لہ ولم یختلفا فی ذلک واقاما جمیعا البینۃ فالبینۃ بینۃ العامل ۔ [356]

اگر کسی شخص نے اپنے موزے موچی کو بنانے کے لئے دیدئے پھر ان میں اجرت کی مقدار میں اختلاف پیدا ہوا تو موچی کہے کہ آپ نے ایک درھم اجرت مقرر کی تھی اور موزے والا کہے کہ آپ نے دو دانق یعنی آدھا درھم مقرر کیا تھا، اور موچی نے وہ موزے بنائے ہوں اور اس کے بنانے میں کوئی اختلاف نہ ہو اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں موچی کے گواہ راجح ہیں۔

[355] الفتاوی الھندیہ ج 4 ص 512۔
[356] ایضا ، ص 520۔

مسئلہ(563) : وان اتفقا علی المکان واختلفا فی جنس الاجر فالبینة بینة رب الدابة ۔ [357]

اگر مستاجر اور گھر کے مالک آپس میں مکان کی تعیین میں متفق ہوں لیکن اجرت کے جنس میں ان میں اختلاف ہو تو اس صورت میں جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں ۔

[357] ایضا ، ص 476 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
	گواہ کشتی کے مالک کے اس بات پر کہ اس پر میرا کرایہ ہے اس لئے کہ وہ کشتی میں سوار ہو کر گیا ہے۔(تو میں کرایہ مانگتا ہوں)	گواہ کشتی چلانے والے کے اس بات پر کہ مجھے کشتی کے مالک نے اجرت پر رکھا تھا(تو میں اجرت مانگتا ہوں اور یہ مجھ پر ناحق دعوی کرتا ہے)۔	(564)
ھندیہ			
ھندیہ	گواہ اس شخص کے کہ مجھے اس خچر کے مالک نے بھیجا تھا اور مجھے کہا تھا کہ آپ کو اجرت دوں گا اس خچر کو فلاں جگہ تک پہنچادو۔(تو میں اپنی اجرت مانگتا ہوں)	گواہ خچر کے مالک کے اس بات پر کہ یہ شخص جو اس خچر پر سوار ہو کر گیا تھا یہ اس نے اجارہ پر لیا تھا۔(تو میں اجارہ مانگتا ہوں)	(565)

مسئلہ (564) : رجل رکب سفینة رجل من ترمذ الی آمل ثم اختلفا فقال صاحب السفینة للراکب حملتک الی آمل بخمسة دراهم وقال الراکب استاجرتنی --- وان اقاما البینة کانت البینة بینة الراکب وهو الملاح ۔ [358]

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی کشتی میں سوار ہو گیا تاکہ وہ ترمذ سے آمل تک چلے پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے تو کشتی والا یہ کہے کہ میں نے آپ کو پانچ درھم کے عوض سوار کیا ہے اور سوار نے کہا کہ آپ نے مجھے اجرت پر لیا تھا۔۔۔ تو اگر دونوں گواہ قائم کریں تو سوار یعنی ملاح کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (565) : رجل قال لرجل انی ارکبتک بغلا من ترمذ الی بلخ بعشرة دراهم وقال المدعی علیه لا بل استاجرتنی لابلغه الی فلان ببلخ بخمسة دراهم فانه یحلف کل واحد منهما فان حلفا لایجب شیئ وان اقاما البینة کانت البینة بینة صاحب البغل ۔ [359]

اگر ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ میں نے آپ کو اس خچر پر ترمذ سے بلخ تک دس درھم کے عوض سوار کیا ہے اور مدعی علیہ یہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے مجھے پانچ درھم کے عوض اجرت پر لیا تھا تاکہ میں آپ کو بلخ تک فلاں کے پاس پہنچاؤں تو اس صورت میں دونوں کو قسم دی جائے گی پس اگر دونوں قسم اٹھائے تو کوئی چیز ان پر نہیں آئے گی اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو خچر والے کے گواہ راجح ہیں۔

[358] الفتاوی الھندیہ ، ج 4 ص 476 ۔

[359] ایضا ، ص 477 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(566)	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ اس گھر میں سائبان میں نے بنایا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر اجارہ پر دیا تھا اس بات پر کہ وہ سائبان اس میں پہلے سے موجود تھا۔	ھندیہ
(567)	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ اس گھر میں زینہ میں نے بنایا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ وہ زینہ اس میں پہلے سے موجود تھا۔	ھندیہ
(568)	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ سیڑھی جو اس گھر میں ہے یہ میری ہے۔	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ وہ سیڑھی اس میں پہلے سے موجود تھی۔	ھندیہ
(569)	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر لینے والے کے (اور اجرت یہ بتائی ہو کہ جب تک میں اس گھر میں رہوں گا آپ کے اہل وعیال کو نفقہ دوں گا) اس بات پر کہ میں نے اس کے اہل وعیال کو اجرت میں نفقہ دیا ہے تو مجھ پر اور اجرت نہیں ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ اپنے اہل وعیال کو میں نے خود نفقہ دیا ہے تو یہ مجھے مناسب اجرت دے گا۔ (کیونکہ یہ اجارہ فاسد ہو چکا ہے)	ھندیہ

مسئلہ (566) : ولو كان فى الدار بئر ماء مطوية او بالوعة محفورة فقال المستاجر انا احدثتها وأنا اقلعها فالقول قول رب الدار وكذالک الجص والسترة والخشب المبنى فى البناء والدرج والمراد من الدرج ما يكون مبنيا فاما ما يكون موضوعا فيه كالسلم فالقول قول المستاجر ۔ [360]

اگر کسی گھر میں ایک کنواں ہو یا کوئی گٹھر کھودا ہوا ہو اور مستاجر یہ کہے کہ یہ میں نے بنائے ہیں اور میں اس کو اکھاڑ دوں گا تو اس صورت میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اسی طرح مسئلہ چونا، سائبان، وہ لکڑی جو آبادی میں لگی ہوئی ہو اور سیڑھیاں۔ اور سیڑھیوں سے مراد وہ سیڑھیاں ہیں جو گھر میں بنی ہوئی ہوں اور وہ سیڑھیاں جو گھر میں رکھی ہوئی ہوں جیسا کہ زینہ وغیرہ تو اس میں مستاجر کا قول راجح ہے اور یہ عبارت پہلے گزر چکی ہے کہ: فان اقاما البينة ففى كل شيئ جعلنا القول فيه قول المستاجر فالبينة بينة رب

[360] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 481 ۔

الدار ، اوراگر دونوں گواہ قائم کریں تو ہر اس چیز میں جس میں ہم نے متاجر کے قول کو ترجیح دی ہے اس میں گواہ گھر کے مالک کے راجح ہیں۔ تو یہاں بھی اسی مسئلہ اور آئندہ دو مسائل میں سے پہلے دو مسائل میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اس لئے ان میں متاجر کے گواہ راجح ہوں گے اور آخری مسئلہ میں متاجر کا قول راجح ہے اس لئے اس میں گھر کے مالک کے گواہ راجح ہوں گے ۔

مسئلہ (567) : ایضا ۔

مسئلہ (568) : ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(570)	گواہ(1) مستاجر کے اس بات پر کہ اس سے جو جانور یا غلام میں نے اجارہ پر لیا تھا وہ اتنے دنوں کیلئے بیمار تھا تو میں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے توان دنوں کا اجارہ مجھ پر نہیں ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر یا غلام اجارہ پر دیا ہو اور وہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس مستاجر نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے تو مجھے پورا اجارہ دے گا۔	تاتارخانیہ

(1) اس قسم کے مسائل میں قاعدہ یہ ہے کہ اجارہ کی مدت کے گزرنے کے بعد اگر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے کسی عارض کی وجہ سے مثلاً مستاجر نے کہا کہ اجارہ کا یہ غلام بیمار ہو چکا تھا یا اجارہ کی یہ چکی خراب ہو چکی تھی وغیرہ اور پھر وہ عارض ختم ہو چکی ہو اور اب موجود نہ ہو تو اس شخص کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے جس نے وہ چیز اجارہ پر دی ہو اور اگر گواہ موجود ہوں تو گواہ مستاجر کے راجح ہیں اور اگر وہ عارض ابھی تک موجود ہو تو پھر مستاجر کا قول راجح ہے اور گواہ اس دوسرے کے راجح ہیں۔۱۲۔ح

مسئلہ (569) : رجل تكارى منزلا من رجل --- فان قال المستاجر انفقت على عيالك وقال صاحب المنزل لم تنفق فالقول قول صاحب المنزل وان اقاما البينة فالبينة بينة المستاجر۔ [361]

اگر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی گھر کرایہ پر لیا۔۔۔ پھر اس کے بعد ان میں اختلاف پیدا ہوا تو مستاجر یہ کہے کہ میں نے (شرط کے موافق) اجرت آپ کے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے اور گھر کا مالک یہ کہے کہ آپ نے خرچ نہیں کیا ہے تو اس صورت میں گھر کے مالک کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مستاجر کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (570) : ولو اتفقا انه سلم فى اول المدة او المسافة واختلفا فى حدوث العارض فقال المستاجر: عرض لى مامنعنى الانتفاع به من مرض ، او غصب ، او اباق وجحد المواجر ذلک ، فان كان ذلک العارض قائما عند الخصومة ، فالقول قول المستاجر مع يمينه ، وان لم يكن قائما فالقول قول المواجر على علمه ، وفى التجريد : والبينة بينة المستاجر۔ [362]

اگر اجرت پر دینے والا اور مستاجر دونوں اس بات پر متفق ہوں کہ وہ غلام جو اجرت پر لیا گیا ہے کہ وہ اجرت کی پہلی مدت میں یا مسافت کے ابتداء ہی میں مستاجر کو دیا گیا ہے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ اس کو ایک ایسا عارض لاحق ہو گیا ہے جس کے ساتھ اس سے نفع نہیں اٹھایا جاسکتا ہے مثلا کوئی مرض اس کو لاحق ہو گیا ہے یا وہ غلام کسی نے چھین لیا ہے یا وہ بھاگ گیا ہے اور غلام کا مالک اس سے انکار کرے ، پس اگر یہ عارض اس وقت موجود ہو تو مستاجر کا قول راجح ہے اور اگر وہ عارض اب ختم ہو چکا ہے تو غلام کے مالک کا قول راجح ہے اور تجرید میں ہے : کہ گواہ مستاجر کے راجح ہیں۔

[361] الفتاوى الهنديه ، ج 4 ص 482۔

[362] فتاوى تاتارخانيه ، ج 15 ص 94 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تاتارخانیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ اس متاجر نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔(تو مجھے پورا اجارہ دے گا)	گواہ متاجر کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو میں نے اس سے اجارہ پر لی تھی وہ اتنے دنوں کیلئے کسی نے مجھ سے چھین لی تھی تو میں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔	(571)
تاتارخانیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ اس متاجر نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔	گواہ متاجر کے اس بات پر کہ جو غلام میں نے اس سے اجارہ پر لیا تھا وہ پھر کہیں بھاگ گیا تھا اور کچھ دنوں کیلئے نہیں تھا تو میں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔(تو مجھ پر ان دنوں کا اجارہ نہیں ہے)	(572)
تاتارخانیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چکی اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ پانی خوب بہہ رہا تھا اور اس سے اس نے فائدہ اٹھایا ہے۔(تو مجھے پورا اجارہ دے گا)	گواہ متاجر کے اس بات پر کہ میں نے اس سے اجارہ پر جو چکی لی تھی اس کا پانی اتنے دنوں سے بند تھا۔(تو ان دنوں کا اجارہ مجھ پر نہیں ہے)	(573)

مسئلہ (571) : ایضا ۔

مسئلہ (572) : ایضا ۔

مسئلہ (573) : واذا وقع الاختلاف بین المستاجر وصاحب الرحی ، فهذا علی وجهین : اما ان یختلفا فی مقدار مدة الانقطاع بان قال صاحب الرحی : انقطع الماء خمسة ایام ، وقال المستاجر : انقطع الماء عشرة ایام او یختلفان فی اصل الانقطاع بان قال المستاجر : انقطع الماء عشرة ایام وقال صاحب الرحی لم ینقطع فان اختلفا فی مقدار مدة الانقطاع بعد مااتفقا علی الانقطاع فالقول قول المستاجر مع یمینه فاما اذا اختلفا فی اصل الانقطاع فانه یحکم الحال ان کان الماء جاریا وقت الخصومة فالقول قول المستاجر ۔[363]

اگر متاجر اور چکی والے کے آپس میں اختلاف آجائے تو اس کی دو صورتیں ہیں (1) کہ یہ دونوں پانی کے منقطع ہونے کی مدت میں اختلاف کریں اس طریقے سے کہ چکی والا کہے : کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور متاجر کہے کہ پانی پانچ دن کے لئے بند تھا۔(2) یا دونوں اصل انقطاع ہی میں اختلاف کریں کہ متاجر کہے کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور چکی والا کہے کہ پانی بالکل بند نہیں ہوا ہے پس پہلی صورت میں متاجر کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے اور دوسری صورت میں اگر پانی فی الحال جاری ہے تو اس صورت میں متاجر کا قول راجح ہے۔

[363] فتاوی تاتارخانیہ ، ج 15 ص 233 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(574)	گواہ اس شخص کے جس نے حمام اجارہ پر لیا ہو اس بات پر کہ اس حمام کا پانی بند ہو چکا تھا اتنے دنوں کیلئے تو میں اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ حمام اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ کہ پانی خوب بہہ رہا تھا اور اس نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔	تاتارخانیہ
(575)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ میں نے اس سے اجارہ پر جو چکی لی تھی اس کا پاٹ ٹوٹ گیا تھا اور کچھ دنوں کیلئے اسی طرح تھا۔(تو مجھ پر ان دنوں کا اجارہ نہیں ہے)	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چکی اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ وہ پاٹ بالکل ٹھیک تھا۔(تو مجھے پورا اجارہ دے گا)	تاتارخانیہ
(576)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ اس حمام کے پانی کا دیگ اتنے دنوں سے معطل تھا خراب پڑا تھا تو میں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔	گواہ اس حمام کے اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ وہ دیگ ٹھیک تھا اور اس نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔	تاتارخانیہ

مسئلہ (574) : ایضا ۔

مسئلہ (575) : فان اختلفا فی مدة الانکسار بعد ما اتفقا علی الانکسار ، والجواب فیه کالجواب فیما اذااختلفا فی قدر مدة انقطاع الماء وفی اصل الانقطاع۔ [364]

اگر مستاجر اور چکی والے کا آپس میں چکی کے پاٹ کے بارے میں اختلاف آجائے کہ وہ کتنی مدت کے لئے ٹوٹا ہوا تھا تو یہ مسئلہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ پانی کے بارے میں تھا تو اگر اس کی مدت میں اختلاف ہو کہ وہ پاٹ کتنے دنوں سے ٹوٹا ہوا ہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول راجح ہے۔

[364] فتاوی تاتارخانیه ، ج 15 ص 234 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تاتارخانیہ	گواہ چکی کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ چرخ ٹھیک تھا اور اس نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔	گواہ چکی کو اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ اس چکی کا چرخ اتنے دنوں سے خراب تھا۔	(577)
تاتارخانیہ	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اجارہ کی مدت کے درمیان میں قبض کی تھی جو مقرر تھی۔(تو میں آدھا اجارہ دوں گا)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی چیز اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اس کو اجارے کی پہلے مقررہ مدت ہی میں سونپی تھی۔	(578)

مسئلہ (576) : واذا وقع الاختلاف بین المستاجر وصاحب الرحی ، فھذا علی وجھین : اما ان یختلفا فی مقدار مدۃ الانقطاع بان قال صاحب الرحی : انقطع الماء خمسۃ ایام ، وقال المستاجر : انقطع الماء عشرۃ ایام او یختلفان فی اصل الانقطاع بان قال المستاجر : انقطع الماء عشرۃ ایام وقال صاحب الرحی لم ینقطع فان اختلفا فی مقدار مدۃ الانقطاع بعد مااتفقا علی الانقطاع فالقول قول المستاجر مع یمینہ فاما اذا اختلفا فی اصل الانقطاع فانہ یحکم الحال ان کان الماء جاریا وقت الخصومۃ فالقول قول المستاجر ۔[365]

اگر مستاجر اور چکی والے کے آپس میں اختلاف آجائے تو اس کی دو صورتیں ہیں (1) کہ یہ دونوں پانی کے منقطع ہونے کی مدت میں اختلاف کریں اس طریقے سے کہ چکی والا کہے : کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور مستاجر کہے کہ پانی پانچ دن کے لئے بند تھا۔(2) یا دونوں اصل انقطاع ہی میں اختلاف کریں کہ مستاجر کہے کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور چکی والا کہے کہ پانی بالکل بند نہیں ہوا ہے پس پہلی صورت میں مستاجر کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے اور دوسری صورت میں اگر پانی فی الحال جاری ہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول راجح ہے۔

مسئلہ (577) : ایضا ۔

مسئلہ (578) : وان اختلفا بعد انقضاء مدۃ الاجارۃ فی تسلیم ما استاجر فی مدۃ الاجارۃ فالقول قول المستاجر مع یمینہ وفی التجرید والبینۃ بینۃ المواجر ۔[366]

اگر مستاجر اور اجرت پر دینے والے کے آپس میں اختلاف آجائے اور اجارہ کی مدت ختم ہو چکی ہو کہ جو چیز اجارہ پر دی گئی ہے وہ مستاجر کو کب دی گئی ہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے اور تجرید میں ہے کہ گواہ اجرت پر دینے والے کے راجح ہے۔

[365] فتاوی تاتارخانیہ ، ج 15 ص 233 ۔

[366] ایضا ، ص 94 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تاتارخانیہ	گواہ متاجر کے اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس سفر کے درمیان میں قبض کیا تھا جو اجارہ کیلئے مقرر تھا۔(تو میں آدھا اجارہ دوں گا)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی جانور اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ میں نے وہ جانور اس سفر کی ابتداء ہی میں اس کو دیا تھا جو اجارہ کیلئے مقرر تھا۔	(579)
تاتارخانیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ وہ گھر بالکل ٹھیک تھا اور اس متاجر نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔(تو یہ مجھے پورا اجارہ دے گا)	گواہ متاجر کے اس بات پر کہ اجارہ کا وہ مکان خراب ہو گیا تھا اور اتنی مدت ویسا ہی پڑا تھا۔(تو ان دنوں کا اجارہ مجھ پر نہیں ہے)	(580)

مسئلہ(579) : ایضا ۔

مسئلہ(580) : ولو اتفقا انه سلم فی اول المدة او المسافة واختلفا فی حدوث العارض فقال المستاجر: عرض لی مامنعنی الانتفاع به من مرض ، او غصب ، او اباق وجحد المواجر ذلک ، فان کان ذلک العارض قائما عند الخصومة ، فالقول قول المستاجر مع یمینه ، وان لم یکن قائما فالقول قول المواجر علی علمه ، وفی التجرید : والبینة بینة المستاجر ۔[367]

اگر اجرت پر دینے والا اور متاجر دونوں اس بات پر متفق ہوں کہ وہ غلام جو اجرت پر لیا گیا ہے کہ وہ اجرت کی پہلی مدت میں یا مسافت کے ابتداء ہی میں متاجر کو دیا گیا ہے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ اس کو ایک ایسا عارض لاحق ہو گیا ہے جس کے ساتھ اس سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا ہے مثلا کوئی مرض اس کو لاحق ہو گیا ہے یا وہ غلام کسی نے چھین لیا ہے یا وہ بھاگ گیا ہے اور غلام کا مالک اس سے انکار کرے، پس اگر یہ عارض اس وقت موجود ہو تو متاجر کا قول راجح ہے اور اگر وہ عارض اب ختم ہو چکا ہے تو غلام کے مالک کا قول راجح ہے اور تجرید میں ہے: کہ گواہ متاجر کے راجح ہیں۔

[367] فتاوی تاتارخانیه ، ج 15 ص 94 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(581)	گواہ اس شخص کے جس نے اجارہ پر ایک چکی دی ہو اس بات پر کہ اس چکی کا پانی اتنے دنوں کیلئے بند تھا۔(مثلاً پانچ دنوں کیلئے)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ اس چکی کا پانی بہت دنوں کیلئے بند تھا۔(مثلاً دس دن)	تاتار خانیہ
(582)	گواہ اس شخص کے جس نے اجارہ پر کوئی گھر دیا ہو بات پر کہ یہ گھر اتنے دنوں کیلئے خراب پڑا تھا۔(مثلاً دس دن)	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ وہ گھر بہت دنوں کیلئے خراب پڑا تھا۔(مثلاً بیس دن)	تاتار خانیہ

مسئلہ (581) : واذا وقع الاختلاف بين المستاجر وصاحب الرحى ، فهذا على وجهين : اما ان يختلفا فى مقدار مدة الانقطاع بان قال صاحب الرحى : انقطع الماء خمسة ايام ، وقال المستاجر : انقطع الماء عشرة ايام او يختلفان فى اصل الانقطاع بان قال المستاجر : انقطع الماء عشرة ايام وقال صاحب الرحى لم ينقطع فان اختلفا فى مقدار مدة الانقطاع بعد مااتفقا على الانقطاع فالقول قول المستاجر مع يمينه ۔ [368]

اگر مستاجر اور چکی والے کے آپس میں اختلاف آجائے تو اس کی دو صورتیں ہیں (1) کہ یہ دونوں پانی کے منقطع ہونے کی مدت میں اختلاف کریں اس طریقے سے کہ چکی والا کہے : کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور مستاجر کہے کہ پانی پانچ دن کے لئے بند تھا۔(2) یا دونوں اصل انقطاع ہی میں اختلاف کریں کہ مستاجر کہے کہ پانی دس دن کے لئے بند تھا اور چکی والا کہے کہ پانی بالکل بند نہیں ہوا ہے پس پہلی صورت میں مستاجر کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے(اور گواہ مؤجر کے راجح ہیں)

مسئلہ (582) : فان اختلفا فى مدة الانكسار بعد ما اتفقا على الانكسار ، والجواب فيه كالجواب فيما اذااختلفا فى قدر مدة انقطاع الماء وفى اصل الانقطاع۔ [369]

اگر مستاجر اور چکی والے کا آپس میں چکی کے پاٹ کے بارے میں اختلاف آجائے کہ وہ کتنی مدت کے لئے ٹوٹا ہوا تھا تو یہ مسئلہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ پانی کے بارے میں تھا تو اگر اس کی مدت میں اختلاف ہو کہ وہ پاٹ کتنے دنوں سے ٹوٹا ہاوہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول راجح ہے۔

---

[368] فتاوی تاتارخانیه ، ج 15 ص 234 ۔

[369] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(583)	گواہ کسی گھر کو اجارہ پر دینے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اس کو اس مدت کی ابتداء ہی میں سونپا تھا جو اجارہ کیلئے مقرر تھی۔	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ وہ گھر میں نے قبض کیا تھا اول مدت کے گزرنے کے بعد جو اجارہ کیلئے مقرر تھی۔	تاتارخانیہ
(584)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی کوئی چیز اجارہ پر دی ہو اس بات پر کہ میں نے وہ چیز اس مستاجر کو اجارہ کی مدت ہی میں سونپی تھی۔	گواہ مستاجر کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اجارہ کی مدت کے گزرنے کے بعد قبض کی تھی۔	تاتارخانیہ
(585)	گواہ کسی غلام کو اجارہ پر لینے والے کے اس بات پر کہ یہ غلام فلاں دن بھاگا تھا اور فلاں دن تک نہ تھا پھر آیا تھا تو مجھ پر اجارہ نہیں ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ غلام اجارہ پر دیا ہو اس بات پر کہ وہ غلام اس مستاجر کے ساتھ اجارہ کی پوری مدت میں تھا۔(تو مجھے پورا اجارہ دے گا)	تاتارخانیہ

مسئلہ (583) : وان اختلفا بعد انقضاء مدة الاجارة فی تسلیم ما استاجر فی مدة الاجارة فالقول قول المستاجر مع یمینه وفی التجرید والبینة بینة المواجر ۔ [370]

اگر مستاجر اور اجرت پر دینے والے کے آپس میں اختلاف آجائے اور اجارہ کی مدت ختم ہو چکی ہو کہ جو چیز اجارہ پر دی گئی ہے وہ مستاجر کو کب دی گئی ہے تو اس صورت میں مستاجر کا قول قسم کے ساتھ راجح ہے اور تجرید میں ہے کہ گواہ اجرت پر دینے والے کے راجح ہے۔

مسئلہ (584) : ایضا ۔

مسئلہ (585) : ولو اتفقا انه سلم فی اول المدة او المسافة واختلفا فی حدوث العارض فقال المستاجر: عرض لی مامنعنی الانتفاع به من مرض ، او غصب ، او اباق وجحد المواجر ذلک ، فان کان ذلک العارض قائما عند الخصومة ، فالقول قول المستاجر مع یمینه ، وان لم یکن قائما فالقول قول المواجر علی علمه ، وفی التجرید : والبینة بینة المستاجر ۔ [371]

اگر اجرت پر دینے والا اور مستاجر دونوں اس بات پر متفق ہوں کہ وہ غلام جو اجرت پر لیا گیا ہے کہ وہ اجرت کی پہلی مدت میں یا مسافت کی ابتداء ہی میں مستاجر کو دیا گیا ہے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ اس کو ایک ایسا عارض لاحق ہو گیا ہے جس کے ساتھ اس سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا ہے مثلا کوئی مرض اس کو لاحق ہو گیا ہے یا وہ غلام کسی نے چھین لیا ہے یا وہ بھاگ گیا ہے اور غلام کا مالک اس سے انکار

[370] فتاوی تاتارخانیه ، ج 15 ص 234 ۔

[371] ایضا ۔

کرے، پس اگر یہ عارض اس وقت موجود ہو تو مستاجر کا قول راجح ہے اور اگر وہ عارض اب ختم ہو چکا ہے تو غلام کے مالک کا قول راجح ہے اور تجرید میں ہے: کہ گواہ مستاجر کے راجح ہیں۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ذخیرہ	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور اس نے مجھے بطور عاریت اور سوال دیا ہے۔(تو مجھ پر اجارہ نہیں ہے)	گواہ کسی جانور کے مالک کے اس بات پر کہ یہ جانور جو اس شخص کے قبضہ میں ہے یہ میں نے اس کو اجارہ پر دیا ہے۔(تو یہ مجھے اس کا اجارہ دے گا)	(586)
مجلہ	گواہ راجح جانب کے اس کے بعد کہ قاضی نے فیصلہ کیا ہو مرجوح جانب کے گواہوں کی وجہ سے۔تو اب یہ گواہ مرجوح ہیں۔	گواہ مرجوح جانب کے اس کے بعد کہ قاضی نے ان کی وجہ سے فیصلہ کیا ہو اس لئے کہ راجح جانب گواہوں کے پیش کرنے سے عاجز تھی ۔(تو اب یہ گواہ راجح ہیں)	(587)

مسئلہ(586) : بینة صاحب الدابة علی الاجارة راجحة من بینة الآخر فی یدہ علی العاریة ۔ [372]

اور اگر جانور کو لینے والا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے آپ سے عاریت پر لیا ہے اور جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے آپ کو اجارہ پر دیا ہے تو جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(587) : اذا اظہرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحکم بموجب اقامة الطرف المرجوح البینة علی ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البینة فلایلتفت الیہ بعد ۔ [373]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

[372] الذخیرہ ، بحوالہ الطریقة الواضحہ ، ص 210 ۔

[373] مجلة الاحکام العدلیہ ، ص 360 ۔

باب سوم

حجر، چوری، ماذون، غصب اور شفعہ کے مسائل

فصل اول:

حجر کے مسائل

فصل اول:

حجر کے مسائل

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(588)	گواہ کسی چیز کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ آپ نے یہ چیز مجھے بیچ دی تھی اس کے بعد کہ تو بلوغ تک پہنچ گیا تھا۔(یعنی تو بالغ تھا)	گواہ بیچنے والے کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے آپ کو بیچ دی تھی اپنے بلوغ سے پہلے۔(یعنی اس وقت تک میں بالغ نہیں تھا)	تنقیح
(589)	گواہ کسی چیز کو زید سے خریدنے والے کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے اس حال میں خریدی تھی کہ وہ تصرف سے روکا نہیں گیا تھا۔	گواہ زید کے جو تصرف کرنے سے روکا گیا تھا اس بات پر کہ یہ بیع اس وقت کی گئی تھی جس وقت مجھے تصرف سے روکا گیا تھا۔	تنقیح
(590)	گواہ قرض دینے والے کے اس بات پر کہ اس زید نے مال ہلاک کیا ہے اس کے بعد کہ ٹھیک اور نیک چلن ہو گیا تھا۔(تو یہ ضامن ہے)	گواہ زید سے جو بد چلنی کی وجہ سے تصرف سے روکا گیا ہو اس بات پر کہ میں نے وہ مال ہلاک کیا ہے اس حال میں کہ میں بد چلن اور فسادی تھا تو مجھ پر ضمان نہیں ہے۔	محیط

(1) حجر ممانعت اور روک کو کہا جاتا ہے یہاں اس سے مراد بیع اور تصرف سے روکنا ہے۔ حجر کے تین اسباب ہیں (1) بچپن (2) دیوانگی (3) غلام ہونا۔ اور آزاد اور بالغ پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تصرف جائز نہیں ہے لیکن ضرر عامہ کی صورت میں جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک فساد یعنی اسراف اور بد چلنی وغیرہ کی صورت میں بھی حجر ہو سکتا ہے۔ یہ مسئلہ میں نے آخری رسالہ کے اس بیان میں کہ " وہ جس کو قسم نہیں دی جا سکتی " کے حاشیہ میں بھی بیان کیا ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (588) : بينة المشترى اولى فيما لو قال اشتريت منك حال صلاحک وبرهن المحجور انه حال الحجر۔ [374]

مشتری کے گواہ اس بات پر کہ وہ یہ کہے کہ یہ چیز میں آپ سے اس حال میں خرید لی ہے کہ آپ بیع کے اہل تھے تو یہ گواہ راجح ہیں مجور کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ بیع حجر کی حالت میں ہوئی ہے۔

مسئلہ (589) : ایضا ۔

---

[374] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 599 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
محیط	گواہ زید کے جو بد چلنی اور فسادی ہونے کی وجہ سے قاضی نے تصرف سے منع کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ امانت میں ضائع کر دی ہے اس زمانہ میں کہ میں ٹھیک نہیں تھا تو مجھ پر ضمان نہیں ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے زید کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہو اس بات پر کہ اس زید نے وہ امانت ضائع کر دی ہے اس کے بعد کہ وہ ٹھیک اور نیک چلن ہو گیا تھا۔(تو یہ ضامن ہے)	(591)
محیط	گواہ قرض دینے والے کے اس بات پر کہ اس کو میرا قرض دینا اس کا ضائع کر دینا یہ دونوں کام اس کی نیک چلنی کے زمانہ میں ہوئے ہیں تو یہ ضامن ہیں۔	گواہ اس شخص کے جس کو قاضی نے تصرف کرنے سے روکا ہو اس بات پر کہ اس شخص نے مجھے جو قرض دیا ہے اور وہ میں نے ضائع کر دیا ہے یہ دونوں کام میری بد چلنی کے زمانہ میں ہوئے ہیں تو مجھ پر ضمان نہیں ہے۔	(592)

مسئلہ (590) : اذا قال رب المال : اودعتک ، اواقرضتک فی حالة الحجر ،الا انک استهلکت بعد ما صلحت ولی علیک الضمان ، والمحجور یقول : لا ، بل استهلکت فی حالة الفساد ، ولاضمان علی لک ، فالقول قول المحجور، وعلی رب المال البینة ۔ [375]

اگر رب المال یہ کہے کہ میں نے آپ کے ساتھ یہ چیز بطور ودیعت رکھی ہے یا میں نے آپ کو یہ قرض دیا ہے تو یہ حالتِ حجر میں تھے لیکن آپ نے اس کو اس وقت ہلاک کیا ہے کہ آپ نیک چلن ہو چکے تھے اس لئے آپ پر ضمان لازم ہے اور وہ مجور شخص یہ کہے کہ نہیں، بلکہ میں نے اس کو میری بد چلنی کے وقت ہلاک کیا ہے اس لئے مجھ پر ضمان نہیں ہے تو اس صورت میں مجور کا قول راجح ہے اور رب المال کے گواہ راجح ہوں گے۔

مسئلہ (591) : ایضا ۔

مسئلہ (592) : قال : ولوقال بعد ما صلح : انک اقرضتنی فی حال فسادی الف درهم ، او اودعتنی ، واستهلکت ذلک ، وقال رب المال : لا ، بل اقرضتک ، او اودعتک بعد ما صلحت ، فالقول قول رب المال ۔ [376]

اگر مجور شخص صالح ہونے کے بعد یہ کہے کہ آپ نے مجھے میرے بد چلنی کی حالت میں ہزار درھم دئے تھے یا آپ نے میرے پاس یہ چیز بطور ودیعت رکھی تھی اور میں نے وہ چیز ہلاک کر دی ہے اور رب المال یہ کہے کہ نہیں، بلکہ میں نے آپ کو وہ قرض دی تھی یا بطور

[375] المحیط البرهانی ، ج 19 ص 206 ۔

[376] ایضا ۔

ودیعت آپ کے پاس رکھی تھی اس حال میں کہ آپ نیک چلن ہو چکے تھے تو اس صورت میں رب المال یعنی مال کے مالک کا قول راجح ہے اور گواہ مجور کے راجح ہوں گے۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(593)	گواہ اس شخص کے جس کو قاضی نے تصرف کرنے سے روکا ہو اس بات پر کہ اس شخص نے میرے پاس جو امانت رکھی تھی اور میں نے اس کو ضائع کر دی تھی یہ دونوں کام میری بد چلنی کے زمانہ میں ہوئے ہیں تو مجھ پر ضمان نہیں ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز بطور امانت دی ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میرا اس کے پاس امانت رکھنا اور اس کا ضائع کرنا یہ دونوں کام اس کی نیک چلنی کی حالت میں ہوئے ہیں تو یہ اس کا ضامن ہے۔	محیط
(594)	گواہ(1) اس شخص کے جس کو قاضی نے بیو قوفی کی وجہ سے تصرف کرنے سے روکا ہو اس بات پر کہ اب میں ہوشیار اور ٹھیک ہو چکا ہوں۔	گواہ اس بیو قوف شخص کے منتظم کے اس بات پر کہ یہ ابھی تک بیو قوف ہے۔	ابو السعود

(1) ابو السعود نے اشباہ کتاب میں اختلاف نقل کیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس مسئلہ میں قاضی نے اس شخص کی بیو قوفی کی وجہ سے فیصلہ سنایا ہے تو اب یہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہونا عارض ہے (تو اس کے گواہ استصحاب الحال کے گواہوں سے راجح ہیں) اور آنے والے مسئلے میں قاضی نے ابھی تک فیصلہ نہیں سنایا ہے (تو اس کی بیو قوفی عارض ہے) ۱۲۔ح

مسئلہ (593) : قال : ولوقال بعد ما صلح : انک اقرضتنی فی حال فسادی الف درهم ، او اودعتنی ، واستهلکت ذلک، وقال رب المال : لا ، بل اقرضتک ، او اودعتک بعد ما صلحت ، فالقول قول رب المال ۔ [377]

اگر مجور شخص صالح ہونے کے بعد یہ کہے کہ آپ نے مجھے میرے بد چلنی کی حالت میں ہزار درھم دئے تھے یا آپ نے میرے پاس یہ چیز بطور ودیعت رکھی تھی اور میں نے وہ چیز ہلاک کر دی ہے اور رب المال یہ کہے کہ نہیں، بلکہ میں نے آپ کو وہ قرض دی تھی یا ودیعت آپ کے پاس رکھی تھی اس حال میں کہ آپ نیک چلن ہو چکے تھے تو اس صورت میں رب المال یعنی مال کے مالک کا قول راجح ہے اور گواہ مجور کے راجح ہوں گے۔

مسئلہ (594) : بينة المحجور على انه صار صالحا بعد الحكم بالسفه راجحة من بينة القيم على انه لم يزل سفيها على حاله ۔ [378]

[377] المحيط البرهاني ، ج 19 ص 206 ۔

[378] شيخ الاسلام ،على افندى ، على بن محمد، المتوفى 1104 ه ، (مخطوطه)فتاوى ابو السعود ، مكتبه مصطفى الالكترونى ،

اگر مجور شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں اب نیک چلن ہو چکا ہوں اور اس سے پہلے بیوقوف تھا تو یہ گواہ راجح ہیں اس کے کسی سرپرست کے گواہوں سے جو یہ دعوی کریں کہ یہ ابھی تک اسی طرح بیوقوف ہے۔

الرقم 015090 ، بحواله الطريقة الواضحه ص 212 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
در مجله	گواہ زید کے اس بات پر کہ میں خوب ہوشیار ہوں۔	گواہ زید کے منتظم اور سرپرست کے اس بات پر کہ زید اسی طرح بیوقوف ہے۔	(595)
	گواہ اس جانب کے جو راجح ہوں لیکن یہ جانب گواہ پیش کرنے سے عاجز تھی تو قاضی نے مرجوح جانب کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ سنایا ہو اب یہ جانب گواہ قائم کریں۔(تو یہ مرجوح ہیں)	گواہ اس جانب کے جو مرجوح ہوں لیکن قاضی نے ان کی وجہ سے فیصلہ سنایا ہو راجح جانب کے گواہوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔(تو اب گواہ جن کی وجہ سے فیصلہ سنایا گیا ہے راجح ہیں)	(596)

مسئلہ (595) : ولو ادعى الرشد و ادعى خصمه بقاءه على السفه و برهنا ينبغي تقديم بينة بقاء السفه۔[379]

اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ میں اب نیک چلن ہو گیا ہوں اور اس کا مقابل یہ دعوی کرے کہ یہ پہلے کی طرح بیوقوف ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس کی بیوقوفی کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (596) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحكم بموجب اقامة الطرف المرجوح البينة على ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البينة فلايلتفت اليه بعد ۔[380]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

[379] الحصكفى ، علاء الدين ، محمد بن على بن محمد ، المتوفى سنة 1088 ھ، الدر المختار فى شرح تنوير الابصار ، ج 9 ص 258 ۔ مكتبه رحمانيه لاهور ،بدون الطبع وبدون التاريخ ۔

[380] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ۔

فصل دوم:

چوری کے مسائل

فصل دوم :

چوری کے مسائل

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری کی گئی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز فلاں شخص کو میراث میں ملی ہے اور میں نے ایک سال پہلے خرید لی ہے۔	(597)
تنقیح	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ گدھا میری ملکیت ہے اور ایک سال سے میرے قبضہ میں ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس شخص کے پاس جو گدھا ہے وہ میرا ہے مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری ہو چکا تھا۔	(598)

مسئلہ(597) : بينة ذى اليد ان المتاع ملك فلان ورثه من ابيه منذ سنة ثم اشتريته منه اولى من بينة الخارج انه سرق منه منذ شهر۔ [381]

اگر صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز فلاں شخص کی ملکیت ہے اس کو اپنے والد سے ایک سال پہلے میراث میں ملی ہے اور میں اس سے خرید لی ہے اور مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز اس سے ایک مہینہ پہلے چوری کی گئی ہے تو اس صورت میں صاحب قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (598) : بينة الخارج ان الحمار ملكه سرق منه منذ شهر اولى من بينة ذى اليد انه ملكى وفى يدى منذ سنة۔ [382]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گدھا میری ملکیت ہے اور مجھ سے ایک مہینہ پہلے چوری کی گئی ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میری ملکیت ہے اور میرے قبضہ میں ایک سال سے ہے تو اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں۔

[381] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 601 ۔

[382] ايضا ۔

فصل سوم:

ماذون کے مسائل

(اس شخص کے متعلق مسائل جس کو تصرف کرنے کی اجازت دی گئی ہو)

فصل سوم:

ماذون کے مسائل(1)
(اس شخص کے متعلق مسائل جس کو تصرف کرنے کی اجازت دی گئی ہو)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(599)	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ اس شخص سے میں نے جو چیز چھینی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یہ اقرار میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اس وقت تک اپنے مالک نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اس غلام نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ وہ اقرار ایسی حالت میں تھا کہ مالک نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	تنقیح
(600)	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں اس شخص کی امانت ضائع کر دی ہے تو یہ اقرار میں نے ایسی حالت میں کیا تھا کہ مجھے اس وقت تک اپنے مالک نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔(تو وہ اقرار صحیح نہیں ہے)	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس غلام نے یہ اقرار ایسی حالت میں کیا تھا کہ مالک نے اس کو تصرف کرنے کی اجازت دی تھی۔(تو یہ اقرار صحیح نہیں ہے)	تنقیح

(1) وہ غلام جس کو مالک نے تجارت کرنے کی عام اجازت دی ہو اسی طرح وہ لڑکا جس کو والد، دادا، وصی یا قاضی نے بیع کے تصرف کرنے کی اجازت دی ہو۔۱۲۔مترجم

مسئلہ(599) : بينة العبد او الصبى المأذون على ما اقر به من غصب او وديعة او عارية استهلكها او مضاربة قبل اذنه اولى من بينة المقر له انه فى حال الاذن ۔ [383]

اگر کوئی غلام یا بچہ جن کو تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں نے جو چیز چھین لی تھی یا میرے پاس وہ چیز بطور امانت یا ودیعت رکھی گئی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یا میں نے فلاں شخص کے ساتھ مضاربت کا جو اقرار کیا تھا تو میرے اس اقرار کے وقت تک مجھے تصرف کی اجازت نہیں دی گئی تھی اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے اقرار کے وقت اس کو تصرف کی اجازت مل چکی تھی تو ان تمام صورتوں میں اس غلام اور بچے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (600) : ایضا ۔

[383] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 600 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے جس کیلئے اقرار کیا گیا ہو اس بات پر کہ اس غلام نے ایسی حالت میں اقرار کیا تھا کہ مالک نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ میرا یہ اقرار کہ اس شخص نے مجھے جو چیز بطور عاریت دی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یہ اقرار میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے مالک نے تصرف اجازت نہیں دی تھی۔	(601)
تنقیح	گواہ اس شخص کے جس کے لئے اس لڑکے نے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا تھا کہ ولی نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔(تو یہ اقرار راجح ہے)	گواہ کسی لڑکے کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ اس شخص سے میں نے جو چیز چھینی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یہ میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے ولی اور منتظم نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی ۔(تو یہ اقرار راجح نہیں ہے)	(602)
تنقیح	گواہ اس شخص کے کہ اس لڑکے نے اس کیلئے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا تھا کہ ولی نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	گواہ کسی لڑکے کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ اس شخص کی امانت میں نے ضائع کر دی ہے یہ میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے ولی اور منتظم نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔	(603)

مسئلہ (601) : بينة العبد او الصبی الماذون علی ما اقر به من غصب او وديعة او عارية استهلكها او مضاربة قبل اذنه اولی من بينة المقر له انه في حال الاذن ۔ [384]

اگر کوئی غلام یا بچہ جن کو تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں نے جو چیز چھین لی تھی یا میرے پاس وہ چیز بطور امانت یا ودیعت رکھی گئی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یا میں نے فلاں شخص کے ساتھ مضاربت کا جو اقرار کیا تھا تو میرے اس اقرار کے وقت تک مجھے تصرف کی اجازت نہیں دی گئی تھی اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے اقرار کے وقت اس کو تصرف کی اجازت مل چکی تھی تو ان تمام صورتوں میں اس غلام اور بچے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (602) : ایضا ۔

[384] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 600 ۔

مسئلہ (603) : ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے کہ اس لڑکے نے اس کیلئے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا تھا کہ ولی نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	گواہ کسی لڑکے کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ اس شخص نے مجھے جو چیز بطور عاریت دی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یہ اقرار میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے ولی اور منتظم نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔	(604)
تنقیح	گواہ اس شخص کے کہ اس غلام نے اس کیلئے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا تھا کہ ولی نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	گواہ کسی غلام کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں نے اس شخص کے ساتھ مضاربت کا معاملہ کیا ہے یہ اقرار میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے ولی نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔	(605)
تنقیح	گواہ اس شخص کے کہ اس لڑکے نے اس کیلئے اقرار کیا ہو اس بات پر کہ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا تھا کہ ولی نے اس کو تصرف کی اجازت دی تھی۔	گواہ کسی لڑکے کے اس بات پر کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں نے اس شخص کے ساتھ مضاربت کا معاملہ کیا ہے، یہ اقرار میں نے اس وقت کیا تھا کہ مجھے اپنے ولی نے تصرف کی اجازت نہیں دی تھی۔	(606)

مسئلہ (604) : بينة العبد او الصبى الماذون على ما اقر به من غصب او وديعة او عارية استهلكها او مضاربة قبل اذنه اولى من بينة المقر له انه فى حال الاذن ۔ [385]

اگر کوئی غلام یا بچہ جن کو تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے جو اقرار کیا تھا کہ میں نے جو چیز چھین لی تھی یا میرے پاس وہ چیز بطور امانت یا ودیعت رکھی گئی تھی وہ میں نے ضائع کر دی ہے یا میں نے فلاں شخص کے ساتھ مضاربت کا جو اقرار کیا تھا تو میرے اس اقرار کے وقت تک مجھے تصرف کی اجازت نہیں دی گئی تھی اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کے اقرار کے وقت اس کو تصرف کی اجازت مل چکی تھی تو ان تمام صورتوں میں اس غلام اور بچے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (605) : ایضا ۔

---

[385] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 600 ۔

مسئلہ(606) : ایضا ۔

فصل چہارم:

غصب کے مسائل

فصل چہارم:

غصب کے مسائل
(یعنی کسی سے کوئی چیز چھین لینا)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(607)	گواہ کسی چھینے ہوئی چیز کے مالک کے اس بات پر کہ وہ چیز اس چھیننے والے نے ضائع کر دی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس وہ چیز چھین لی ہو کہ وہ چیز میں نے اس کے مالک کو واپس کر دی ہے۔	تنقیح
(608)	گواہ(1) اس شخص کے جس نے کسی سے کوئی غلام یا جانور چھین لیا ہو اس بات پر کہ وہ اس کے مالک کے پاس ہلاک ہو چکا ہے۔	گواہ مالک کے اس بات پر کہ وہ چیز اس چھیننے والے کے پاس ہلاک ہو چکی ہے۔	تنقیح

مسئلہ(607) : بینة المالک علی الاتلاف اولی من بینة الغاصب علی الرد الی المالک ۔ [386]

اگر کسی چیز کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ چیز اس غاصب نے ضائع کر دی ہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ چیز میں اس کے مالک کو واپس کر دی ہے تو اس صورت میں مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(608) : بینة الغاصب ان المغصوب مات عند المالک اولی من بینة الموت عند الغاصب عند محمدؒ وعند الثانی بالعکس ۔ [387]

اگر کسی غلام یا جانور کا غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ غلام یا جانور اس کے مالک کے پاس ہلاک ہو چکا ہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ غلام یا جانور اس غاصب کے پاس ہلاک ہو چکا ہے تو اس صورت میں امام محمدؒ کے نزدیک غاصب کے گواہ راجح ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس چیز کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

---

[386] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 596 ۔

[387] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(609)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں صاحبِ قبضہ نے یہ چیز مجھ سے آج چھین لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس فلاں صاحبِ قبضہ نے مجھ سے ایک مہینہ پہلے یہ چیز چھین لی تھی۔	تنقیح
(610)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میں نے فلاں شخص سے جو غائب ہے یہ چیز چھین لی ہے۔	تسہیل
(611)	گواہ زید کے جس نے بکر سے کوئی چیز چھین لی ہو اس بات پر کہ اس بکر نے اقرار کیا ہے کہ یہ چیز میری ہے۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ زید نے یہ چیز مجھ سے چھین لی ہے۔	غانم

مسئلہ(609) : بینة ان ذا الید غصب الجاریة منه الیوم اولی من بینة ثالث غصبها منه منذ شهر۔[388]

اگر کوئی مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میری باندی فلاں صاحب قبضہ نے مجھ سے آج چھین لی ہے اور دوسرا مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ باندی مجھ سے اس صاحب قبضہ نے ایک مہینہ پہلے چھین لی ہے۔

مسئلہ(610) : بینة الخارج علی ان ذاالید غصب العین منه راجحة من بینة ذی الید علی انه غصبها من فلان الغائب ۔[389]

اگر کوئی مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس صاحب قبضہ نے مجھ سے یہ چیز چھین لی ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میں نے کسی اور شخص سے چھین لی ہے تو اس صورت میں مدعی کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (611) : رجل غصب من رجل شیئا فاقام المغصوب منه علی الغصب وعدلت فادعی الغاصب ان المغصوب منه اقر انه للغاصب هل تقبل بینة الغاصب قال محمدؒ ان ادعی ان البینة حاضرة قبلت بینته واقر المغصوب فی یده ۔[390]

اگر کسی شخص نے کسی سے کوئی چیز چھین لی تو اس کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز اس غاصب نے مجھ سے چھین لی ہے اور اس کے گواہ عادل بھی ہیں اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس چیز کے مالک نے اقرار کیا تھا کہ یہ چیز میری ہے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں غاصب کے گواہ راجح ہیں بشرط یہ کہ غاصب اس بات کا دعوی کرے کہ میرے گواہ موجود ہیں اور اس بات کا اقرار کرے کہ وہ چیز میرے قبضہ میں ہے۔

---

[388] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 600 ۔

[389] تسهیل ، بحواله الطریقة الواضحه ، ص 214 ۔

[390] ملجا القضاة لغانم البغدادی ، ص 100 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
غانم	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس نے مجھ سے یہ زمین اس حال میں چھین لی تھی کہ یہ آبادی اس میں موجود تھی۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ میں نے زید سے فلاں زمین چھین لی تھی تو اس وقت اس میں آبادی نہیں تھی۔	(612)
غانم	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے وہ اس نے مجھ سے چھین لی ہے۔	(613)

مسئلہ (612) : اذا قال صاحب الارض غصبتها منى مبنية وقال ذو اليد غصبتها غير مبنية ثم احدثت البناء واقاما البينة كانت بينة الغاصب اولى ۔ [391]

اگر کسی زمین کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ زمین اس غاصب نے مجھ سے اس حال میں چھینی تھی کہ یہ آبادی اس میں موجود تھی اور غاصب جو صاحب قبضہ بھی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ زمین میں نے اس حال میں چھینی تھی کہ یہ آبادی اس میں موجود نہیں تھی اور یہ آبادی اس میں میں نے بنائی ہے تو اس صورت میں غاصب کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (613) : لو اقام احدهما البينة على الغصب فيما في يد ثالث واقام الآخر البينة على الملك المطلق يقضى لمدعى الغصب ۔ [392]

اگر کوئی مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص کے قبضہ میں جو چیز ہے وہ اس نے مجھ سے چھین لی ہے اور ایک اور مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ چیز میری ملکیت ہے تو اس صورت میں جو مدعی غصب کا دعوی کرے اس کے گواہ راجح ہیں۔

---

[391] ملجا القضاة لغانم البغدادی ، ص 100 ۔

[392] ایضا ، ص 103 ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
غانم	گواہ زید کے اس بات پر کہ میں نے اس واپس کر دی ہے اس حال میں کہ وہ آباد تھا۔	گواہ گھر کے مالک کے اس بات پر کہ اس زید نے مجھ سے جو گھر چھین لیا ہے وہ اس نے منہدم کیا ہے۔	(614)
الفقرویہ	گواہ بکر کے اس بات پر کہ وہ گھوڑا میں نے اس کو واپس کر دیا تھا پھر اس کے پاس مر چکا ہے۔	گواہ زید کے جس سے زید ایک گھوڑا زبردستی لے گیا ہو اس بات پر کہ وہ گھوڑا اس زید کی سواری کی وجہ سے مر چکا ہے۔	(615)

مسئلہ (614) : لو کان المغصوب دارا فاقام صاحبها البينة ان الغاصب هدم الداروااقام الغاصب بينة انه ردها على صاحبها كانت بينة صاحبها اولى۔ [393]

اگر چھینی ہوئی چیز گھر ہو اور اس کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ غاصب نے اس گھر کو منہدم کیا ہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میں نے اس کے مالک کو واپس کیا ہے تو اس صورت میں گھر کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (615) : قال محمدؒ فی کتاب الغصب اذا اقام الغاصب بينة انه رد الدابة المغصوبة على المالك واقام المالك البينة انها ماتت من ركوب الغاصب فالقاضى يقضى على الغاصب ۔ [394]

امام محمدؒ نے کتاب الغصب میں فرمایا ہے: کہ جب غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ چھینا ہوا جانور اس کے مالک کو واپس کیا ہے اور مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ جانور اس غاصب کی سواری کی وجہ سے مر چکا ہے تو اس صورت میں قاضی غاصب کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ کرے گا۔

---

[393] ملجا القضاة لغانم البغدادی ، ص 100 ۔

[394] فتاوی الانقرویہ ، ص 427، 428 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(616)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ زید صاحبِ قبضہ نے آج مجھ سے ایک باندی چھین لی ہے۔(1)	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ زید نے وہ باندی مجھ سے ایک مہینہ پہلے چھین لی ہے۔	قاضیخان
(617)	گواہ بکری کے مالک کے اس بات پر کہ اس آدمی نے مجھ سے ایک بکری چھین لی ہے اور اس کو ذبح کیاہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے یہ بکری چھین لی تھی اس بات پر کہ وہ اس کے مالک کے پاس ذبح ہو چکی ہے۔	قاضیخان
(618)	گواہ بکر کے جس نے خالد سے کوئی چیز چھین لی ہو اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اس زید کو خالد کی اجازت سے بیچ دی ہے۔	گواہ خالد کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے بکر کو بیچ دی تھی۔(تو مجھے وہ رقم دے گا)	محیط

(1) علماء کہتے ہیں کہ جس مدعی نے پہلا وقت بتایاہے (یعنی ایک مہینہ والا) اس کو وہ شخص جو اس باندی کو زبردستی لے گیاہے اس باندی کی قیمت دے گا امام محمدؒ کے نزدیک اور امام ابویوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس کو وہ قیمت دینے کا ضامن نہیں ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ (616) : رجل اقام البينة على رجل انه غصب منى هذه الجارية اليوم واقام رجل آخر انه اغتصبها منى منذ شهر قال محمدؒ فى قياس قول ابى حنيفةؒ هى للذى اقام البينة على الوقت الآخر ويضمن المدعى عليه قيمتها للاول - وفى قياس قول ابى يوسفؒ هى للذى اقام البينة على الوقت الاول ولايضمن للآخر شيئا - [395]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے آج مجھ سے یہ باندی چھین لی ہے اور ایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے مجھ سے یہ باندی ایک مہینہ پہلے چھین لی ہے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں جس نے آخری وقت بتایا ہے اس کے لئے فیصلہ کیاجائے گا اور مدعیٰ علیہ اس کی قیمت پہلے وقت بتانے والے کو ادا کرے گا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جس نے پہلے وقت بتایاہے اس کے لئے فیصلہ کیاجائے گا اور یہ یہ اس دوسرے شخص کے لئے کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ (617) : وكذا لو شهد شهود صاحبها : ان الغاصب قتلها او كان المغصوب دارا فاقام صاحبها البينة ان الغاصب هدم ا لدار و اقام الغاصب بينة ا نه ردها على صاحبها كانت بينة صاحبها اولى - [396]

اسی طرح اگر کسی جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے اس جانور کو قتل کیاہے یا چھینی ہوئی چیز کوئی گھر ہو اور اس کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے اس گھر کو منہدم کیاہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دی ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

[395] فتاوى قاضى خان ، ج 3 ص 99 -

[396] ايضا ، ص 119 -

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(616)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ زید صاحبِ قبضہ نے آج مجھ سے ایک باندی زبردستی لے گیا ہے۔(1)	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ زید نے وہ باندی مجھ سے ایک مہینہ پہلے چھین لی ہے۔	قاضیخان
(617)	گواہ بکری کے مالک کے اس بات پر کہ اس آدمی نے مجھ سے ایک بکری چھین لی ہے اور اس کو ذبح کیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے یہ بکری چھین لی تھی اس بات پر کہ وہ اس کے مالک کے پاس ذبح ہو چکی ہے۔	قاضیخان

(1) علماء کہتے ہیں کہ جس مدعی نے پہلا وقت بتایا ہے (یعنی ایک مہینہ والا) اس کو وہ شخص جو اس باندی کو زبردستی لے گیا ہے اس باندی کی قیمت دے گا امام محمدؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس کو وقیمت دینے کا ضامن نہیں ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ (616) : رجل اقام البينة على رجل انه غصب منى هذه الجارية اليوم واقام رجل آخر انه اغتصبها منى منذ شهر قال محمدؒ فى قياس قول ابى حنيفةؒ هى للذى اقام البينة على الوقت الآخر ويضمن المدعى عليه قيمتها للاول ۔ وفى قياس قول ابى يوسفؒ هى للذى اقام البينة على الوقت الاول ولايضمن للآخر شيئا ۔ [397]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے آج مجھ سے یہ باندی چھین لی ہے اور ایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے مجھ سے یہ باندی ایک مہینہ پہلے چھین لی ہے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں جس نے آخری وقت بتایا ہے اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور مدعیٰ علیہ اس کی قیمت پہلے وقت بتانے والے کو ادا کرے گا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جس نے پہلے وقت بتایا ہے اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور یہ اس دوسرے شخص کے لئے کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ (617) : وكذا لو شهد شهود صاحبها : ان الغاصب قتلها او كان المغصوب دارا فاقام صاحبها البينة ان الغاصب هدم ا لدار و اقام الغاصب بينة ا نه ردها على صاحبها كانت بينة صاحبها اولى ۔ [398]

اسی طرح اگر کسی جانور کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے اس جانور کو قتل کیا ہے یا چھینی ہوئی چیز کوئی گھر ہو اور اس کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے اس گھر کو منہدم کیا ہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دی ہے تو اس صورت میں جانور کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

[397] فتاوى قاضى خان ، ج 3 ص 99 ۔

[398] ايضا ، ص 119 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(618)	گواہ بکر کے جس نے خالد سے کوئی چیز چھین لی ہو اس بات پر کہ وہ چیز میں نے اس زید کو خالد کی اجازت سے بیچ دی ہے۔	گواہ خالد کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے بکر کو بیچ دی تھی۔(تو مجھے وہ رقم دے گا)	محیط
(619)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام بیس سال سے میرا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے اور ایک سال سے میرے قبضہ میں تھا یہاں تک کہ اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	تنقیح
(620)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ چیز میں نے اس مدعی سے ہزار روپیہ کے عوض خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس صاحبِ قبضہ نے چھین لی ہے۔	ھندیہ
(621)	گواہ مالک کے اس بات پر کہ جو چیز مجھ سے اس شخص نے چھین لی ہے اس کی قیمت اتنی تھی۔	گواہ اس چیز کے چھیننے والے کے اس بات پر کہ اس چیز کی قیمت اتنی تھی۔(مثلاً پچاس روپیہ)	ھندیہ

مسئلہ (618) : بينة الغاصب على بيعه العين لزيد باذن المغصوب منه راجحة من بينة المغصوب منه على بينة العين للغاصب ـ [399]

اگر غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میں نے اس زید کو اس چیز کے مالک کی اجازت سے بیچ دی ہے اور مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میری ہے تو اس صورت میں غاصب کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (619) : بينة ذى اليد اولى فيما لو برهن أن العبد عبده منذ عشرين سنة وبرهن الخارج أنه كان فى يده منذ سنة حتى اغتصبه ذو اليد منه ـ [400]

اگر صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام بیس سالوں سے میرا ہے تو اس کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں کہ مدعی غیر قابض گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ غلام اس کے قبضہ میں ایک سال سے ہے یہاں تک کہ اس صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لیا۔

مسئلہ (620) : ادعى على عمرو انه غصب منه جارية مملوكة له فقال عمرو الجارية التى ادعاها انا اشتريتها منه بمائة درهم واقاما البينة قبلت بينة عمرو ـ [401]

اگر مدعی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس عمرو نے مجھ سے یہ باندی چھین لی ہے اور عمرو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ باندی میں نے اس سے ہزار درھم کے عوض خرید لی ہے تو اس صورت میں عمرو کے گواہ راجح ہیں۔

[399] المحيط البرهانى ، بحواله الطريقة الواضحة ، ص 215 ـ

[400] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج1 ص 598 ـ

[401] فتاوى الهنديه ، ج 5 ص 138 ـ

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(622)	گواہ مالک کے اس بات پر کہ زید نے جو جانور مجھ سے چھین لیاہے وہ زید کی سواری کی وجہ سے مر چکا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ وہ میں نے اس کے مالک کو صحیح سلامت پہنچایا تھا۔	ھندیہ
(623)	گواہ مالک کے اس بات پر کہ اس شخص نے مجھ سے جو جانور چھین لیاہے وہ اس نے ہلاک کیاہے۔	گواہ اس چیز کے چھیننے والے کے اس بات پر کہ وہ جانور میں نے اس کے مالک کو صحیح سلامت واپس پہنچایا تھا۔	ھندیہ
(624)	گواہ زید کے جس نے کسی سے سواری کا جانور چھین لیاہو اس بات پر کہ وہ اس کے مالک کے پاس ہلاک ہو چکاہے۔	گواہ اس جانور کے مالک کے اس بات پر کہ وہ زید کے پاس مر چکاہے جب کہ یہ گواہ اسی طرح گواہی نہ دے کہ یہ زید کی سواری کی وجہ سے مر چکاہے۔	ھندیہ

مسئلہ(621) : برهن المالک ان قيمة المغصوب كذا والغاصب على انها كذا فبينة المالک اولى ۔ [402]

اگر کسی چیز کامالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ چھینی ہوئی چیز کی قیمت اتنی تھی اور غاصب گواہ قائم کریں کہ اس کی قیمت اتنی تھی تو اس صورت میں مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(622) : ولو اقام الغاصب البينة انه رد الدابة المغصوبة الى المالک واقام المالک البينة انها نفقت من ركوبه او اتلفها الغاصب ضمنها الغاصب ۔ [403]

اگر غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ چھیناہوا جانور اس کے مالک کو واپس کیاہے اور مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ جانور اس غاصب کی سواری کی وجہ سے ہلاک ہو چکاہے یا اس غاصب نے اس جانور کو ہلاک کیاہے تو اس صورت میں غاصب ضامن ہو گا یعنی مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(623) : ایضا ۔

مسئلہ(624) : ولو اقام الغاصب البينة انه ردها ونفقت عنده واقام المالک البينة انها نفقت عند الغاصب ولم يشهدوا انها نفقت من ركوبه لاضمان عليه ۔ [404]

---

[402] فتاوی الهندیه ، ج 5 ص 138 ۔

[403] ایضا ۔

[404] ایضا ۔

اور اگر غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ جانور اس کے مالک کو واپس کیا ہے اور وہ اس کے پاس ہلاک ہو چکا ہے اور مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ جانور اس غاصب کے پاس ہلاک ہو چکا ہے اور یہ گواہی نہ دیں کہ اس غاصب کی سواری کی وجہ سے ہلاک ہو چکا ہے تو اس صورت میں اس غاصب پر ضمان نہ ہو گا یعنی غاصب کے گواہ راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(625)	گواہ کسی گھر کے مالک کے جس سے زید نے گھر چھین لیا ہو اس بات پر کہ وہ گھر اس زید نے منہدم کیا ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ وہ گھر میں نے اس کے مالک کو واپس کیا تھا اور اس کے بعد وہ منہدم ہو گیا ہے۔	هندیه
(626)	گواہ کسی ضائع شدہ کپڑے کے مالک کے اس بات پر کہ اس کپڑے کی قیمت سو روپیہ تھی۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ کپڑا چھین لیا تھا اور اس بات پر کہ اسکی قیمت سو روپیہ سے کم تھی۔	هندیه
(627)	گواہ کپڑے کے مالک کے اس بات پر کہ جو کپڑا مجھ سے اس شخص نے چھین لیا تھا وہ بالکل نیا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی کپڑا چھین لیا تھا اس بات پر کہ وہ کپڑا پرانا ہے جو میں نے چھین لیا تھا۔	هندیه

مسئلہ (625) : ان كان المغصوب دارا واقام صاحبها البينة ان الغاصب هدم الدار واقام الغاصب بينة انه ردها ثم انهدمت الدار كانت بينة صاحبها اولى ۔ [405]

اگر چھینی ہوئی چیز گھر ہو اور اس کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس غاصب نے گھر منہدم کیا ہو اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ گھر واپس کیا ہے پھر اس کے بعد وہ گھر منہدم ہو گیا ہے تو اس صورت میں گھر کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (626) : و اذا اختلف رب الثوب والغاصب فی قيمة الثوب المغصوب وقد استهلكه الغاصب فالبينة بينة رب الثوب ۔ [406]

اگر کپڑے کا مالک اور غاصب کپڑے کی قیمت میں اختلاف کریں اور وہ کپڑا غاصب نے ضائع کر دیا ہو تو اس صورت میں کپڑے کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (627) :وان جآء الغاصب بثوب مروی خلق وقال هذا الذی غصبتک وهو علی حاله وقال رب الثوب بل كان ثوبی جديدا حين غصبته فالقول قول الغاصب مع يمينه فان اقاما البينة فالبينة بينة رب الثوب انه غصبه جديد۔ [407]

---

[405] فتاوی الهنديه ، ج 5 ص 138 ۔
[406] ايضا ۔
[407] ايضا ، ص 129 ۔

اگر غاصب پرانا ہر وی کپڑا لے کر آئے اور کہے کہ یہ کپڑا میں نے غصب کیا تھا اور یہ اسی حال میں ہے اور کپڑے کا مالک کہے کہ میرا کپڑا جس وقت آپ نے چھین لیا تھا، نیا تھا تو اس صورت میں غاصب کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ کپڑا نیا تھا راجح ہیں۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
هندیه	گواہ زید کے جس نے کوئی کپڑا اس کے مالک سے چھین لیا ہوا اس بات پر کہ یہ زوطی کپڑا آپ کا کپڑا تھا۔	گواہ مالک کے اس بات پر کہ میرا وہ کپڑا ہروی تھا۔ (یعنی ہرات شہر میں بنا ہوا تھا)	(628)
هندیه	گواہ کسی دوسرے مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ کپڑا میرا ہے اور اس فلاں صاحبِ قبضہ نے میرے لئے اس کا اقرار کیا تھا۔	گواہ کسی مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں شخص کے قبضہ میں جو کپڑا ہے وہ اس نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	(629)
هندیه	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی غلام زبردستی چھین لیا تھا اس بات پر کہ وہ غلام میرے چھیننے سے پہلے ہی اس کے مالک کے پاس مر چکا تھا۔	گواہ کسی مردہ غلام کے مالک کے اس بات پر کہ اس شخص نے مجھ سے جو غلام چھین لیا تھا وہ اس کے پاس مر چکا ہے۔	(630)

مسئلہ (628) : فان جآء الغاصب بثوب زطی فقال هذا الذی غصبتکه وقال رب الثوب کذبت بل هو ثوب هروی او مروی کان القول قول الغاصب مع یمینه --- فان اقاما البینة فالبینة بینة رب الثوب انه غصبه جدید۔[408] اگر غاصب زوطی کپڑا لے کر آئے اور کہے کہ یہ وہ کپڑا ہے جو میں نے آپ سے چھین لیا تھا اور کپڑے کا مالک کہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں بلکہ وہ کپڑا ہروی یا مروی تھا تو اس صورت میں غاصب کا قول راجح ہے۔--اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (629) : ولو ادعی رجل ان الثوب له وان صاحب الید غصبه منه واقام علی ذلک بینة واقام رجل آخر بینة ان صاحب الید اقر له بهذا الثوب فانه یقضی به للذی اقام البینة ان الثوب له ۔ [409]

اگر ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ کپڑا میرا ہے اور اس صاحب قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کریں اور ایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس صاحب قبضہ نے میرے لئے اس کپڑے کا اقرار کیا ہے تو اس صورت میں یہ کپڑا اس شخص کا ہوگا جو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میرا ہے۔

مسئلہ (630) : ولو اقام المالک البینة انه مات المغصوب عند الغاصب واقام الغاصب البینة انه مات عند المالک فبینة المالک اولی ۔ [410]

اگر غلام کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام اس غاصب کے پاس مر چکا ہے اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ اس کے مالک کے پاس مر چکا ہے تو اس صورت میں مالک کے گواہ راجح ہیں ۔

---

[408] فتاوی الهندیه ، ج 5 ص 138 ۔

[409] ایضا ۔

[410] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(631)	گواہ کسی غلام کے مالک کے اس بات پر کہ عید الاضحیٰ کے مبارک دن اور مکہ کی مقدس زمین میں اس شخص نے مجھ سے یہ غلام چھین لیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ غلام چھین لیا تھا اس بات پر کہ اس غلام کا مالک عید الاضحیٰ کے دن کوفہ میں تھا۔	ھندیہ
(632)	گواہ کسی غلام کے مالک کے اس بات پر کہ عید الاضحیٰ کے مبارک دن اور مکہ کی مقدس زمین میں اس شخص نے مجھ سے یہ غلام چھین لیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ غلام چھین لیا تھا اس بات پر کہ وہ غلام عید الاضحیٰ کے دن کوفہ میں تھا۔	ھندیہ
(633)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی کپڑا چھین لیا ہو اس بات پر کہ یہ کپڑا میں نے رنگ کیا ہے۔	گواہ اس کپڑے کے مالک کے اس بات پر کہ یہ کپڑا اسی طرح رنگا ہوا اس نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (631) : ولو اقام المالك البينة ان الغاصب غصبه يوم النحر بالكوفة واقام الغاصب البينة انه كان يوم النحر بمكة هو او العبد فالضمان واجب على الغاصب ۔ [411] اگر مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ غاصب نے یہ جانور مجھ سے عید الاضحی کے دن کوفہ میں چھین لیا تھا اور غاصب اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ مالک یا اس کا غلام عید الاضحی کے دن مکہ میں تھا تو اس صورت میں غاصب پر ضمان واجب ہے یعنی مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (632) : ایضا ۔

مسئلہ (633) : بشر عن ابی یوسف ؒ اذا قال غاصب الثوب صبغت الثوب انا وقال المغصوب منه غصبته مصبوغا فالقول قول المغصوب منه وعلى هذا اذااختلفا فى بناء الدار وحلية السيف وان اقاما البينة فالبينة بينة الغاصب۔[412]

بشرؒ امام ابو یوسفؒ نے نقل کرتے ہیں: کہ اگر غاصب یہ کہے کہ اس کپڑے کو یہ رنگ میں نے دیا ہے اور کپڑے کا مالک کہے کہ یہ آپ نے اسی طرح رنگا ہوا چھین لیا ہے تو اس صورت میں کپڑے کے مالک کا قول راجح ہے اور اسی طرح مسئلہ تب بھی ہے کہ جب گھر کے مالک اور غاصب کا، یا تلوار کے مالک اور غاصب کا آپس میں اختلاف آجائے پس غاصب یہ کہے کہ اس گھر میں یہ آبادی میں نے کی ہے اور گھر کا مالک کہے کہ نہیں بلکہ یہ اسی طرح آباد آپ نے چھین لیا ہے یا غاصب کہے کہ اس تلوار کے سونے کا دستہ میں

[411] فتاوى الهنديه ، ج 5 ص 138 ۔

[412] ایضا ۔

نے بنایا ہے اور تلوار کا مالک کہے کہ نہیں بلکہ یہ اسی طرح دستے کے ساتھ آپ نے چھینی ہے تو اس صورت میں قول مالک کا راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ غاصب کے راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(634)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی گھر چھین لیا ہو اس بات پر کہ اس گھر میں آبادی میں نے کی ہے۔	گواہ اس مکان کے مالک نے اس بات پر کہ یہ گھر اسی طرح آباد اس نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	هندیه
(635)	گواہ اس شخص کے جس نے کسیسے کوئی تلوار چھین لی ہو اس بات پر کہ اس تلوار کیلئے میں نے سونے کا دستہ بنایا ہے۔	گواہ اس تلوار کے مالک کے اس بات پر کہ یہ تلوار اس نے مجھ سے اسی سونے کے دستے کے ساتھ چھین لی ہے۔	هندیه
(636)	گواہ کسی چھینے ہوئے مکان کے مالک کے اس بات پر کہ اس مکان میں جو سامان تھا وہ میرا تھا۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ مکان چھین لیا ہو اس بات پر کہ وہ سامان میرا ہے۔	هندیه
(637)	گواہ کسی چھینے ہوئے مکان کے مالک کے اس بات پر کہ اس مکان میں جو پکی اینٹیں ہیں وہ میری ہیں۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ مکان چھین لیا ہو اس بات پر کہ یہ پکی اینٹیں میری ملکیت ہے۔	هندیه
(638)	گواہ کسی چھینے ہوئے مکان کے مالک کے اس بات پر کہ یہ دروازہ جو اس گھر میں ہے یہ میرا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ مکان چھین لیا ہو اس بات پر کہ دروازہ میری ملکیت ہے۔	هندیه

مسئلہ(634) : ایضا ۔

مسئلہ(635) : ایضا ۔

مسئلہ(636) : ولواختلفا فی متاع موضوع فی الدار المغصوبة او فی آجر موضوع او فی باب موضوع فالقول قول الغاصب والبينة بينة المغصوب منه ۔[413]

اگر غاصب اور مالک دونوں گھر میں رکھے ہوئے سامان میں یا پکی اینٹوں میں اور یا رکھے ہوئے دروازے میں اختلاف کریں تو اس صورت میں قول غاصب کا راجح ہے اور گواہ مالک کے راجح ہیں۔

مسئلہ(637) : ایضا ۔

[413] فتاوى الهنديه ، ج 5 ص 138 ۔

مسئلہ(638) : ایضا ۔

فصل پنجم:

شفعہ کے مسائل

فصل پنجم:

شفعہ کے مسائل

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(639)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی مکان خریدا ہو اس بات پر کہ اس آبادی کی قیمت جو منہدم کی گئی ہے سو روپیہ ہے مثلاً وہ پورا مکان اس نے تین سو کا خرید لیا تھا تو آبادی اس میں سو روپیہ کی تھی اور یہ جگہ جس میں یہ آبادی ہے دو سو کی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کو شفعہ کا حق حاصل ہو اس بات پر کہ اس آبادی کی قیمت دو سو روپیہ ہے۔ (یہ اس کو کہے کہ آپ نے آبادی دو سو کی خریدی تھی اور وہ میدان جس میں یہ آبادی ہے وہ سو روپیہ کا ہے)	تنقیح
(640)	گواہ(1) صاحب شفعہ کے اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے جس پر مجھے شفعہ کا حق ہے یہ جگہ اتنی کی خرید لی ہے۔ (یعنی کم قیمت پر)	گواہ اس شخص کے جس نے یہ جگہ خریدی ہو اور اس بات پر کہ یہ میں نے اتنی کی خرید لی ہے۔ (یعنی زیادہ قیمت پر)	تنقیح
(641)	گواہ کسی مکان کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ میں نے یہ آبادی پہلی خریدی تھی اور یہ میدان جہاں یہ مکان آباد ہے بعد میں لیا ہے تو اس میں شفعہ کا کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ شفعہ کے مدعی کے اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے یہ دونوں اکٹھے خرید لئے ہیں تو مجھے شفعہ کا حق حاصل ہے۔	تنقیح

(1) یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ گواہ اس شخص کے راجح ہیں جس نے وہ جگہ خرید لی ہے۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ(639) : بینة المشتری اولی فیما لو هدم البناء و اختلف مع الشفیع فی قیمته عند الثانی وعند الثالث بالعکس۔ [414]

اگر مشتری اور صاحب شفعہ کا آپس میں منہدم کی ہوئی آبادی کی قیمت میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں امام ابو سفؒ کے نزدیک مشتری کے گواہ راجح ہیں اور امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں صاحب شفعہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(640) : بینة الشفیع اولی من بینة المشتری فیما اذا اختلفا فی قدر الثمن وعند الثانی بالعکس۔[415]

صاحب شفعہ اور مشتری اگر کسی گھر یا زمین کی قیمت میں اختلاف کریں تو اس صورت میں صاحب شفعہ کے گواہ راجح ہیں۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس صورت میں مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

---

[414] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 595 ۔

[415] ایضا ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تنقیح	گواہ اس مدعیٰ علیہ کے اس بات پر کہ یہ جگہ مجھے بطور امانت دی گئی ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ اس شخص نے فلاں جگہ خریدلی ہے جس میں مجھے شفعہ کا حق حاصل ہے۔	(642)
تنقیح	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر یہ میرے پاس عمرو نے بطور امانت رکھی ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ آپ نے یہ جگہ زید سے خریدلی ہے۔	(643)
انقرویہ	گواہ خریدنے والے کے اس بات پر کہ آپ نے طلب بعد میں کی تھی۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ جس وقت مجھے بیع کا پتہ چلا میں نے شفعہ کی طلب کی تھی۔	(644)

مسئلہ (641) : بينة المشترى اولى فيما لو قال اشتريت البناء ثم العرصة فلاشفعة لك فى البناء و برهن الشفيع على شرائهما جميعا عند الثانى وقال الثالث بالعكس ۔ [416]

اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے پہلے یہ آبادی خریدلی ہے اور پھر یہ زمین خریدلی ہے اس لئے اس میں شفعہ کا کوئی حق نہیں ہے اور صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ زمین اور آبادی دونوں اس مشتری نے اکٹھے خرید لئے ہیں تو اس صورت میں امام ابویوسفؒ کے نزدیک مشتری کے گواہ راجح ہیں اور امام محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں صاحب شفعہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(642) : بينة الشفيع انك اشتريتها من زيد اولى من بينة المدعى عليه ان عمرا اودعنيها ۔ [417]

اگر صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جگہ آپ نے زید سے خریدلی ہے اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جگہ میرے پاس عمرو نے بطور امانت رکھی ہے۔

مسئلہ(643) : ایضا ۔

مسئلہ(644) : فان برهن المشترى انه اخره بعد سماعه زمانا بلا ضرورة وبرهن الشفيع انه طلب كما علمه فالبينة للشفيع عنده وعندهما للمشترى ۔ [418]

اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس صاحب شفعہ نے شفعہ کی طلب بغیر کسی ضرورت کے مؤخر کی ہے اور صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مجھے جیسے ہی پتہ چلا میں نے اسی وقت شفعہ کی طلب کی تھی تو اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صاحب شفعہ کے اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

---

[416] فتاوی تنقیح الحامدیہ ، ج 1 ص 595 ۔

[417] ایضا ۔

[418] فتاوی الانقرویہ ، ص 427 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(645)	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ اس شخص نے جو گھر خریدا ہے اسی طرح آباد لیا ہے۔	گواہ کسی گھر کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے خالی لیا تھا اور یہ میں نے آباد کیا ہے۔	قاضیخان
(646)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ اس شخص نے فلاں زمین خرید لی ہے اس حال میں کہ یہ درخت اس میں موجود تھے۔	گواہ اس زمین کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ یہ درخت اس میں میں نے کاشت کئے ہیں۔	قاضیخان
(647)	گواہ(1) کسی گھر کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس گھر کا آدھا حصہ میں نے پہلے خریدا تھا۔	گواہ(2) صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ آپ نے وہ گھر سب اکٹھا خرید لیا ہے۔	قاضیخان

(1) قاضی خان میں شفعہ کو رد کرنے کیلئے ایک حیلہ یہ بتایا ہے کہ مثلاً زید پہلے آدھا گھر زیادہ قیمت پر خرید لے اور پھر باقی آدھا بہت تھوڑی قیمت کے ساتھ خرید لے تو جو آدھا حصہ اس نے زیادہ قیمت کے ساتھ خرید لیا تو صاحبِ شفعہ اس کو زیادہ قیمت کے ساتھ خریدنا نہیں چاہے گا اور جب تک یہ نہ خرید لے اس وقت تک باقی خرید نہیں سکتا کیونکہ بیچنے والے کے ساتھ زید اس گھر میں شریک ہے اور یہ پڑوسی ہے اور شریک کا حق پڑوسی سے مقدم ہوتا ہے۔۱۲۔ مترجم

(2) یہ حکم امام ابو یوسفؒ کے قول پر مبنی ہے اور امام محمدؒ اس کے خلاف ہے۔۱۲۔ ح

مسئلہ (645) : رجل اشترى دارا فحضر الشفيع واراد ان ياخذ الدار فقال المشترى احدثت فيها هذا البنآء وقال الشفيع لا بل اشتريتها مبنية كما هى كان القول قول المشترى وان اقاما البينة كانت بينة الشفيع اولى -[419]

اگر کسی شخص نے کوئی گھر خرید لیا اور صاحب شفعہ آکر اس گھر کو خریدنا چاہا تو مشتری یہ کہے کہ اس میں موجود آبادی میں نے کی ہے اور صاحب شفعہ یہ کہے کہ نہیں بلکہ یہ آپ نے اسی طرح بنی ہوئی آبادی کے ساتھ خرید لیا ہے تو اس صورت میں مشتری کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں گواہ صاحب شفعہ کے راجح ہیں۔

مسئلہ (646) : وكذا لو اشترى ارضا فحضر الشفيع فاراد ان ياخذ الدار وفيها اشجار واختلفا على هذا الوجه۔[420]

اسی طرح مسئلہ اس صورت میں بھی ہے کہ جب کوئی شخص زمین خرید لے اور صاحب شفعہ حاضر ہو کر اس کو خریدنا چاہے اور اس میں درخت موجود ہوں اور اسی طرح اختلاف کرنے لگے تو اس صورت میں بھی قول مشتری کا اور گواہ صاحب شفعہ کے راجح ہیں۔

[419] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 484 ۔

[420] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(648)	گواہ(1) کسی گھر کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ بیچنے والے نے مجھے پہلے یہ آبادی ھبہ کی تھی اس کے بعد میں نے یہ زمین خریدی تھی۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر آپ نے وہ تمام گھر اکٹھا خرید لیا ہے۔	قاضیخان

(1) قاضی خان کتاب میں یہ حیلہ بھی ذکر کیا ہے کہ اگر بیچنے والے نے مثلاً پہلے زید کو صرف اس گھر کی آبادی بخش دی اور پھر اس نے زید کو وہ زمین جس میں یہ آبادی ہے زیادہ قیمت پر بیچ دیا تو یہ حیلہ بھی صحیح ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (647) : وكذا لوقال اشتريت النصف ثم النصف وقال الجاروهوالشفيع اشتريت الكل بعقد واحد كان القول قول الشفيع استحسانا وان اقاما البينة كانت البينة بينة المشترى فى قول ابى يوسف رحمه الله لانه هو المحتاج الى البينة وعلى قول محمد رحمه الله البينة بينة الشفيع ۔[421]

اسی طرح اگر مشتری یہ کہے کہ پہلے میں نے اس کا آدھا حصہ خرید لیا ہے اور پھر باقی آدھا خرید لیا ہے اور اس کا پڑوسی جو صاحب شفعہ بھی ہو یہ کہے کہ اس نے یہ پورا گھر اکٹھا خرید لیا ہے تو اس صورت میں استحسان کے موافق صاحب شفعہ کا قول راجح ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو امام محمدؒ کے قول کے موافق مشتری کے گواہ راجح ہیں کیونکہ یہ گواہوں کا محتاج ہے اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے موافق اس صورت میں صاحب شفعہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (648) : وان قال المشترى وهب لى هذا البيت من الدار بطريقة الى باب الدار ثم باعنى ما بقى من الدار بالف درهم وقال الشفيع بل اشتريت كل الداربالف درهم كان القول قول المشترى ۔ [422]

اور اگر مشتری یہ کہے کہ اس گھر کے مالک نے پہلے اس گھر میں سے یہ کمرہ اور دروازے تک اس کا راستہ ھبہ کیا ہے اور پھر اس کا باقی حصہ ہزار درھم کے عوض مجھے بیچ دیا ہے اور صاحب شفعہ یہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے یہ پورا گھر ہزار درھم کے عوض خرید لیا ہے تو اس صورت میں مشتری کا قول راجح ہے۔

---

[421] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 484 ۔

[422] ایضا ، ص 485 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
محیط	گواہ اس گھر کے بیچنے اور خریدنے والے کے اس بات پر کہ اس صاحبِ شفعہ نے اپنا شفعہ چھوڑ دیا ہے۔ گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ اس خریدنے اور بیچنے والے دونوں نے مجھے وہ گھر سونپ دیا ہے۔	گواہ(1) صاحبِ شفعہ کے جو صاحبِ قبضہ بھی ہو اس بات پر کہ اس خریدنے اور بیچنے والے دونوں نے یہ گھر مجھے سونپا ہے۔	(649)
محیط	گواہ صاحب شفعہ کے اس بات پر کہ جس جگہ کی وجہ سے میں شفعہ کا دعویٰ کرتا ہوں وہ میری ملکیت ہے۔	گواہ(2) صاحبِ قبضہ کے بیچنے والا ہو یا خریدنے والا اس بات پر کہ صاحبِ شفعہ نے اپنا شفعہ اس گھر میں چھوڑ دیا ہے۔	(650)
ھندیہ		گواہ کسی زمین کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ زید جس زمین کی وجہ سے اس زمین پر شفعہ کا دعویٰ کرتا ہے تو اس نے اقرار کیا ہے کہ یہ زمین فلاں شخص کی ملکیت ہے۔	(651)

(1) یہ حکم اتفاقی ہے۔ ۱۲۔ح

(2) یہ حکم امام ابو یوسفؒ کے قول پر مبنی ہے اور امام محمدؒ اس کے مخالف ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ (649) : فاذا شهد شاهدان للبائع والمشترى على الشفيع انه قد سلم شفعته وشهد آخران للشفيع ان البائع المشترى سلما اليه قضيت بها للذى فى يديه ۔ [423]

اگر بائع یا مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب شفعہ نے اپنا حق چھوڑ دیا ہے اور صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ بائع اور مشتری نے وہ گھر مجھے دیا ہے تو اس صورت میں اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس ہاتھ میں وہ گھر موجود ہو۔

مسئلہ(650) : ايضا ۔

مسئلہ(651) : بينة المشترى على ان الشفيع اقر ان الذى يستحق به الشفعة ملك فلان راجحة من بينة الشفيع على ان المحل الذى يشفع به ملكه۔ [424]

اگر مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب شفعہ نے یہ اقرار کیا تھا کہ جس مکان کی وجہ سے میں شفعہ کا حقدار ہوں وہ کسی اور کا ہے اور صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ جس مکان کی وجہ سے میں میں شفعہ کا حقدار ہوں وہ میرا ہے تو اس صورت میں مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

[423] المحيط البرهانى ، ج 11 ص 80 ۔

[424] فتاوى الهنديه، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 196 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس نے وہ زمین خرید لی ہو اس بات پر کہ جس جگہ کی وجہ سے یہ شفعہ کا دعوی کرتا ہے وہ فلاں شخص کی ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ جس جگہ کی وجہ سے میں شفعہ کا دعوی کرتاہوں وہ میری ملکیت ہے۔	(652)
ھندیہ	گواہ زید کے اس بات پر کہ وہ سامان جو ضائع ہو گیا ہے اس کی قیمت اتنی تھی۔	گواہ کسی گھر کے بیچنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر جس سامان کے عوض میں نے زید کو بیچ دیا ہے اور وہ ضائع ہو گیا ہے تو اس کی قیمت اتنی تھی۔	(653)

مسئلہ (652) : بينة الشفيع على ان المحل الذى يشفع به ملكه راجحة من بينة المشترى على ان المحل الذى يشفع به ملك فلان۔[425]

اگر صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ محل جس کی وجہ سے میں شفعہ کا حقدار ہوں وہ میرا ہے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ محل جس کی وجہ سے صاحب شفعہ شفعہ کا حقدار ہے وہ کسی اور کا ہے تو اس صورت میں صاحب شفعہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (653) : ولو اشترى دارا بعرض ولم يتقابضا حتى هلك العرض وانتقض البيع فيما بين البائع والمشترى او كان المشترى قبض الدار ولم يسلم العرض حتى هلك او انتقض البيع فيما بين البائع المشترى وبقى للشفيع حق الشفعة بقيمة العرض ثم اختلف البائع والمشترى فى قيمة العرض فالقول قول البائع مع يمينه فان اقام احدهما بينة قبلت بينة وان اقاما جميعا البينة فالبينة بينة البائع عند الى يوسفؒ و محمدؒ ۔[426]

اگر کسی شخص نے کوئی گھر کسی سامان کے عوض خرید لیا اور دونوں نے قبض نہیں کیا اور سامان ہلاک ہو گیا اور بیع بائع اور مشتری کے آپس میں ختم ہوئی یا مشتری نے گھر قبض کر لیا اور سامان بائع کو نہیں دیا اور وہ سامان ہلاک ہو گیا اور بائع اور مشتری کے آپس میں بیع ختم ہوئی اور شفیع کے لئے سامان کی قیمت کے عوض شفعہ کا حق باقی رہ گیا پھر اس کے بعد بائع اور مشتری سامان کی قیمت میں اختلاف کرنے لگے تو اس صورت میں بائع کا قول راجح ہے اور اگر کسی ایک نے گواہ قائم کر دئے تو اس کے گواہ قبول ہیں اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک بائع کے گواہ راجح ہیں۔

---

[425] فتاوى الهنديه، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 196 ۔

[426] فتاوى الهنديه ،ج 5 ص 186 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(654)	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ جو جگہ اس زید نے خرید لی تھی اور جو آبادی اس نے منہدم کی ہے اس کی قیمت اتنی تھی۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ اس آبادی کی قیمت اتنی تھی۔	ھندیہ
(655)	گواہ کسی گھر کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ میں نے صرف یہ میدان جس میں یہ آبادی ہے ہزار روپیہ کے عوض خرید لیا ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ یہ پورا گھر اس نے ہزار روپیہ میں خرید لیا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (654) : ولو هدم المشترى بناء الدار حتى سقط عن الشفيع قدر قيمته من الثمن --- والقول فى قيمة البناء قول المشترى فان قامت لاحدهما بينة قبلت وان اقاما جميعا البينة قال ابو يوسف ؒ البينة بينة الشفيع على قياس قول ابى حنيفة ؒ وقال محمد ؒ البينة بينة المشترى على قياس قول ابى حنيفة ؒ[427] -

اگر مشتری آبادی کو منہدم کردے یہاں تک کہ شفیع سے اس کی قیمت ساقط ہو جائے۔۔۔اور قول آبادی کی قیمت میں مشتری کا راجح ہے اور اگر ایک ان میں سے گواہ قائم کریں اس کے گواہ قبول ہوں گے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں امام ابو یوسفؒ کے نزدیک صاحب شفعہ کے اور امام محمدؒ کے نزدیک مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (655) : اشترى دارا فقال المشترى اشتريت العرصة على حدة بالف وقال الشفيع بل اشتريتهما جميعا بالفين فالقول قول الشفيع وايهما اقام البينة قبلت وان اقاما جميعا البينة فالبينة بينة المشفع عندابى حنيفة ؒ وابى يوسف ؒ وعند محمد ؒ البينة بينة الشفيع -[428]

اگر کسی شخص نے کوئی گھر خرید لیا اور مشتری نے کہا کہ میں نے صرف یہ میدان ہزار درھم کے عوض خرید لیا ہے اور صاحب شفعہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے یہ میدان اور اس کی آبادی دونوں دو ہزار درھم کے عوض خرید لئے ہیں تو اس صورت میں قول صاحب شفعہ کا راجح ہے اور جو بھی گواہ قائم کریں اس کے گواہ قبول ہوں گے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مشتری کے راجح ہیں اور امام محمدؒ کے نزدیک گواہ صاحب شفعہ کے راجح ہیں۔

---

[427] فتاوى الهنديه ،ج 5 ص 186 -

[428] ايضا ، ص 188 -

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(656)	گواہ صاحبِ شفعہ کے جو صاحبِ قبضہ بھی ہو اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے یہ گھر مجھے دیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ گھر خرید لیا ہو اور اس کے قبضہ میں نہ ہو اس بات پر کہ اس صاحبِ شفعہ نے مجھے اپنا حقِ شفعہ چھوڑ دیا ہے۔	ھندیہ
(657)	گواہ صاحبِ قبضہ خریدنے والے کے اس بات پر کہ صاحبِ شفعہ نے اپنا شفعہ اس گھر میں چھوڑ دیا ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے جس کے قبضہ میں وہ گھر نہ ہو اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے مجھے وہ گھر دیا ہے۔	ھندیہ
(658)	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ وہ گھر جو زید نے بکر سے صلح کے بدل میں لیا ہے اس گھر کی قیمت اتنی ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ جو گھر میں نے خرید لیا ہے اس کی قیمت اتنی ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(656) : قامت بينة ان الشفيع سلم الشفعة وقامت بينة ان البائع والمشترى سلم الدار قضى بها للذى فى يده۔[429]

اگر مشتری یا بائع اس بات پر گواہ قائم کریں کہ صاحب شفعہ نے اپنا حق شفعہ چھوڑ دیا ہے اور صاحب شفعہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ بائع یا مشتری نے وہ گھر مجھے دیا ہے تو اس صورت میں اس کے گواہ قبول ہوں گے جس کے قبضہ میں وہ گھر ہو چاہے وہ بائع یا مشتری ہو اور یا صاحب شفعہ ہو۔

مسئلہ(657) : ایضا ۔

مسئلہ(658) : واذا ادعى على رجل حقا فى ارض او دار فصالحه على دار فللشفيع فيها الشفعة بقيمة ذلک الحق الذى ادعى فان اختلفا فى قيمة ذلک الحق فالقول قول المدعى وهو الماخوذ منه الدار وان اقاما البينة على قيمته ذكرهنا ان البينة بينة الشفيع عند ابى حبيفة ؒ۔[430]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص پر کسی زمین یا گھر کا دعوی کر لیا تو مدعیٰ علیہ نے اس کے ساتھ کسی گھر پر صلح کر لیا تو صاحب شفعہ کے لئے اسی قیمت کے عوض جس کا دعوی کیا گیا تھا شفعہ کا حق حاصل ہے پس اگر یہ دونوں اس حق کی مقدار میں اختلاف کریں تو اس صورت میں قول مدعی کا راجح ہے جس سے وہ گھر لیا گیا ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں گواہ صاحب شفعہ کے راجح ہیں۔

---

[429] فتاوی الهنديه ،ج 5 ص 188 ۔

[430] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
ھندیہ	گواہ اس گھر پر شفعہ کرنے والے کے اس بات پر کہ اس خریدنے والے نے وہ پورا گھر خرید لیا ہے۔	گواہ(1) کسی گھر کے خریدنے والے کے اس بات پر کہ بیچنے والے نے مجھے اس گھر کا ایک کمرہ بخش دیا ہے اس کے بعد یہ گھر مجھے بیچ دیا ہے	(659)
ھندیہ	گواہ اس گھر کو خریدنے والے کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے اسی طرح خرید لیا ہے۔	گواہ صاحبِ شفعہ کے اس بات پر کہ اس آدمی نے جو فلاں گھر خرید لیا ہے اس نے اس گھر کچھ حصہ منہدم کیا ہے۔	(660)

(1) یہ حکم امام ابو یوسفؒ کے قول پر مبنی ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ (659) : ولو قال المشترى وهب لى هذا البيت مع طريقه من هذه الدار ثم اشتريت بقيتها وقال الشفيع لابل اشتريت الكل فللشفيع الشفعة --- وان اقاما جميعا البينة فالبينة بينة المشترى عند ابى يوسف رح ۔[431]

اور اگر مشتری یہ کہے کہ اس گھر کے مالک نے پہلے اس گھر میں سے یہ کمرہ اور دروازے تک اس کا راستہ ھبہ کیا ہے اور پھر اس کا باقی حصہ میں نے خرید لیا ہے اور صاحب شفعہ یہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے یہ پورا گھر اکٹھا خرید لیا ہے تو اس صورت میں صاحب شفعہ کے شفعہ کا حق حاصل ہے، اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (660) : رجل اشترى دارا فادعى الشفيع ان المشترى هدم طائفة من الدار وكذبه المشترى كان القول قول المشترى والبينة بينة الشفيع ۔[432]

اگر کسی شخص نے کوئی گھر خرید لیا تو صاحب شفعہ نے یہ دعوی کر لیا کہ اس مشتری نے اس گھر کا کچھ حصہ گرایا ہے اور مشتری اس سے انکار کرے تو اس صورت میں قول مشتری کا راجح ہے اور گواہ صاحب شفعہ کے راجح ہیں۔

[431] فتاوى الهنديه ،ج 5 ص 189 ۔
[432] ايضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(661)	گواہ کسی مدعی شفعہ کے اس بات پر کہ فلاں دو اکٹھے گھروں میں وہ ایک گھر میں نے دو ماہ پہلے خرید لیا ہے۔ (تو اب مجھے اس گھر پر شفعہ کا حق حاصل ہے)	گواہ(1) دوسرے مدعی شفعہ کے اس بات پر کہ ان دو گھروں میں وہ دوسرا گھر میں نے ایک ماہ پہلے خرید لیا ہے۔ (تو اب مجھے اس گھر پر شفعہ کا حق حاصل ہے جس کے بارے یہ کہتا ہے کہ میں نے دو ماہ پہلے خرید لیا ہے)	ھندیہ
(662)	گواہ کسی مدعی شفعہ کے اس بات پر کہ فلاں دو اکٹھے گھروں میں وہ ایک گھر میں نے ایک ماہ پہلے خرید لیا ہے۔	گواہ دوسرے مدعی شفعہ کے اس بات پر کہ ان دو گھروں میں وہ دوسرا گھر میں نے خرید لیا ہے اور یہ تاریخ نہ بتائے۔	ھندیہ

(1) ان دونوں مسائل میں تعارض شفعہ کی وجہ سے ہے پس پہلے مسئلہ میں حکم اس کیلئے کیا جائے گا جس کے قبضہ کی تاریخ مقدم ہو اور وہ دو مہینے ہیں اور دوسرے مسئلہ میں جس نے تاریخ بتائی ہے اس کے لئے حکم کیا جائے گا۔ لہذا ہوشیار رہو۔ ۱۲۔ ح

مسئلہ (661) :ولو اشترى دارين ولهما شفيع ملاصق فقال المشترى اشتريت واحدة بعد واحدة فانا شريكك فى الثانية وقال الشفيع لابل اشتريتهما صفقة واحدة فلى الشفعة فيهما جميعا فالقول قول الشفيع ۔[433]

اگر کسی شخص نے دو گھر خرید لئے اور ان دونوں گھروں کے ساتھ صاحب شفعہ متصل ہو تو مشتری کہے کہ میں نے پہلے ایک گھر اور پھر اس کے بعد دوسرا گھر خرید لیا ہے اس لئے میں آپ کے ساتھ صرف دوسرے گھر میں شریک ہوں اور صاحب شفعہ کہے کہ نہیں بلکہ آپ نے دونوں اکٹھے خرید لئے ہیں اس لئے مجھے دونوں گھروں میں شفعہ کا حق حاصل ہے تو اس صورت میں صاحب شفعہ کا قول راجح ہے۔

مسئلہ(662) : ولوكانت الداران متلازقين فاقام رجل بينة انه اشترى احداهما منذ شهر بالف درهم واقام آخر بينة انه اشترى الاخرى منذ شهرين قضيت له بشرآء هذه الدار منذ شهرين --- ولو وقت احداهما ولم يوقت الآخر قضيت لصاحب الوقت بالشفعة ۔[434]

---

[433] فتاوى الهنديه ،ج 5 ص 189 ۔

[434] ايضا ۔

اگر دو گھر اکٹھے ہوں اور ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے ان دونوں میں سے ایک گھر ایک مہینہ پہلے خرید لیا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے وہ دوسرا گھر دو مہینے پہلے خرید لیا ہے تو اس صورت میں اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس نے دو مہینے پہلے خریدنے کا دعوی کیا ہے۔۔۔اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو اس صورت میں جس نے تاریخ بتائی ہے اس کے گواہ راجح ہیں۔

باب چہارم

تقسیم، مزارعت، رہن، جنایت اور وصیت کے مسائل

فصل اول: تقسیم کے مسائل

فصل دوم: مزارعت کے مسائل

فصل سوم: رہن کے مسائل

فصل چہارم: جنایت کے مسائل

فصل پنجم: وصیت کے مسائل

فصل اول:

تقسیم کے مسائل

فصل اول:

تقسیم کے مسائل

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(663)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں گھر جو اس شخص کے پاس ہے وہ مجھے حصہ میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ گھر میرے حصہ میں آیا ہے۔	تنقیح
(664)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس شخص کی زمین میں اتنے گام زمین مجھے حصہ میں ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ اتنے گام زمین میرے حصہ میں آئی ہے۔	قاضیخان
(665)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں گھر کا وہ ایک کمرہ مجھے حصہ میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے جس کے قبضہ میں وہ پورا گھر ہو اس بات پر کہ یہ کمرہ میرے حصہ میں آیا ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(663) : بينة من يدعى بيتا فى يد آخر انه وقع فى قسمته اولى من بينة الآخر ۔[435]

اگر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص کے قبضہ میں جو کمرہ ہے وہ میرے حصہ میں آیا ہے اور صاحب قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میرے حصہ میں آیا ہے تو صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(664) : وان اقتسما محدودا ثم اختلفا فى الحد فقال احدهما هذا الحد لى وقد دخل فى نصيب صاحبى وقال الآخر هذا الحد لى وقد دخل فى نصيب صاحبى فان قامت البينة لهما جميعا قال فى الكتاب اخذت بينة هذا وبينة ذلك لان كل واحد منهم يثبت الملك لنفسه فى جزء بعينه مما فى يد صاحبه واجتمع فى ذلك الجزء بينة ذى اليد والخارج فيقضى ببينة الخارج ۔[436]

اگر دو شخص آپس میں کوئی معین جگہ تقسیم کریں پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے تو ایک کہے کہ یہ حد میری ہے اور یہ میرے حصہ میں آئی ہے اور دوسرا بھی یہ کہے کہ یہ حد میری ہے اور میرے حصہ میں آیا ہے پس اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مصنف کے نزدیک دونوں کے گواہ قبول ہیں کیونکہ ہر ایک ان میں سے اپنے لئے ملکیت ثابت کرتا ہے اس حصہ میں سے جو اس کے شریک ساتھی کے قبضہ میں ہے اور اس حصہ میں جس میں اختلاف ہے صاحب قبضہ اور مدعی غیر قابض دونوں کے گواہ جمع ہو گئے اس لئے اس صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ راجح ہیں۔

---

[435] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 598 ۔

[436] فتاوى قاضى خان ، ج 2 ص 624 ۔

مسئلہ(665) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(666)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ طرف میری ہے اور اس کے حصہ میں شامل ہوئی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ طرف میری ہے اور میرے حصہ میں شامل ہوئی ہے۔	قاضیخان
(667)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ دیوار میری ہے اور اس کے حصہ میں شامل ہوئی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ دیوار میری ہے اور میرے حصہ کے ساتھ شامل ہوئی ہے۔	غانم
(668)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں زمین جو اس شخص کے پاس ہے وہ مجھے حصہ میں ملا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ زمین میرے حصہ میں آئی ہے۔	قاضیخان

مسئلہ(666) : ایضا ۔

مسئلہ(667) : لو اقتسما دارا واخذ كل واحد طائفة وادعى احدهما بيتا فى يد الآخر وقع فى قسمته واقاما البينة اخذ ببينة المدعى ۔ [437]

اگر دو شخص آپس میں گھر تقسیم کریں اور ہر ایک اپنا حصہ قبض کرلے پھر ایک ان میں سے یہ دعوی کرے کہ اس کے حصہ میں جو کمرہ آیا ہے وہ میرا ہے اور تقسیم کے وقت اس کو ملا ہے اسی طرح وہ دوسرا بھی دعوی کرے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں گواہ اس کے راجح ہیں جو مدعی غیر قابض ہو۔

مسئلہ(668) : وان اقتسما محدودا ثم اختلفا فى الحد فقال احدهما هذا الحد لى وقد دخل فى نصيب صاحبى وقال الآخر هذا الحد لى وقد دخل فى نصيب صاحبى فان قامت البينة لهما جميعا قال فى الكتاب اخذت بينة هذا وبينة ذلک لان كل واحد منهم يثبت الملك لنفسه فى جزء بعينه مما فى يد صاحبه واجتمع فى ذلک الجزء بينة ذى اليد والخارج فيقضى ببينة الخارج ۔ [438]

اور اگر دو شخص آپس میں کوئی معین جگہ تقسیم کریں پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے تو ایک کہے کہ یہ حد میری ہے اور یہ میرے حصہ میں آئی ہے اور دوسرا بھی یہ کہے کہ یہ حد میری ہے اور میرے حصہ میں آیا ہے پس اگر دونوں گواہ قائم کریں تو مصنف کے نزدیک دونوں کے گواہ قبول ہیں کیونکہ ہر ایک ان میں سے اپنے لئے ملکیت ثابت کرتا ہے اس حصہ میں سے جو اس کے شریک

[437] ملجا القضاة لغانم البغدادى ، ص 142 ۔

[438] فتاوى قاضى خان ، ج 2 ص 624 ۔

ساتھی کے قبضہ میں ہے اوراس حصہ میں جس میں اختلاف ہے صاحب قبضہ اور مدعی غیر قابض دونوں کے گواہ جمع ہو گئے اس لئے اس صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(669)	گواہ کسی ایک شخص کے ان دو میں سے جنہوں نے آپس میں مشترک چیزیں تقسیم کی تھیں اس حال میں کہ ان دونوں میں سے ایک کو خیارِ شرعی بھی حاصل تھا اس بات پر کہ صاحبِ خیار نے خیار کی مدت میں یہ تقسیم رد کی تھی۔	گواہ اس دوسرے شریک کے اس بات پر کہ صاحبِ خیار نے یہ تقسیم خیار کی مدت میں پسند کی تھی۔(صاحبِ خیار یہ ہو یا وہ ہو)	ھندیہ
(670)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چار حصے جو اس شخص کے قبضہ میں ہیں ان میں سے ایک میرا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ وہ چاروں حصے میرے حصہ میں آئے ہیں۔	ھندیہ

مسئلہ(669) : فان مضت الثلاث ثم ادعى احدهما الرد بالخيار فى الثلاث وادعى الآخر الاجازة فالقول قول مدعى الاجازة۔ [439]

اگر خیار کے تین دن گزر جائے پھر ان دونوں شخصوں میں سے ایک شخص یہ دعوی کرے کہ صاحب خیار نے اس خیار کو رد کیا تھا اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ اس نے صاحب خیار نے اس کی اجازت دی تھی تو اس صورت میں اجازت کے مدعی کا قول راجح ہے۔

مسئلہ (670) : رجلان اقتسما اقرحة فاصاب احدهما قراحان والآخر اربعة اقرحة ثم ادعى صاحب القراحين احد الاقرحة التى فى يد صاحبه واقام البينة انه اصابه بالقسمة فانه يقضى له وكذا هذا فى الاثواب وان لم تكن له بينة كان له ان يستحلف الذى فى يده وان اقام كل واحد منهما البينة ان ذلك اصابه فى القسمة فانه يقضى ببينة الخارج۔ [440]

اگر دو شخص آپس میں گھر تقسیم کریں پس ایک کو دو حصے مل جائے اور دوسرے کو چار، پھر وہ شخص جس کو دو حصے مل چکے ہیں وہ ایک اپنے شریک ساتھی کے پاس اپنے ایک حصہ کا دعوی کرے اور اس پر گواہ قائم کریں کہ وہ تقسیم میں وہ مجھے ملا تھا تو اس صورت میں اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اسی طرح مسئلہ کپڑوں میں بھی ہے اور اگر گواہ موجود نہ ہوں پھر جس کے قبضہ میں وہ حصہ ہے اس کو

[439] فتاوى الهنديه ، ج 5 ص 219 ۔
[440] ايضا ، ص 218 ۔

قسم دی جائے گی اور اگر دونوں گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ حصہ مجھے مل چکا ہے تو اس صورت میں اس کے گواہ راجح ہیں جو مدعی غیر قابض ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(671)	گواہ زید مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ اس عمرو نے اقرار کیا ہے کہ یہ گھر زید کے حصہ میں آیا ہے۔	گواہ عمرو صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ زید نے اقرار کیا ہے کہ میں نے اپنا پورا حصہ قبض کیا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (671) : رجل مات وترک دارا وابنين واخذ کل واحد منهما النصف واشهد علی القسمة والقبض والوفاء ثم ادعی احدهما بيتا في يد صاحبه لم يصدق علی ذلک الا ان يقر به صاحبه من قبل انه قد اشهد علی الوفاء يعني قد اقر باستيفاء کمال حقه فبعد ذلک هو مناقض فيما يدعيه من يد صاحبه فلاتقبل بينة علی ذلک ولکن ان اقر به صاحبه فاقراره ملزم اياه والمناقض اذا صدقه خصمه فيما يدعيه يثبت الاستحقاق له ۔ [441]

اگر ایک شخص مر جائے اور وہ میراث میں ایک گھر اور دو بیٹے چھوڑے اور ایک اپنا آدھا حصہ قبض کر لے اور تقسیم پر اور اس کے بعد اپنے حصے کو قبضہ میں لینے اور پورا لینے پر گواہ قائم کریں پھر اس کے بعد ایک ان دونوں میں سے کسی کمرے کے اپنے ساتھی کے حصہ میں دعوی کرے تو اس صورت میں اس کا دعوی قبول نہیں ہو گا مگر یہ کہ اس کا ساتھی بھی اس کا اقرار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے حصہ کو پورے لینے کا دعوی کرے یعنی اس بات کا اقرار کرے کہ اس نے اپنا پورا حق وصول کر لیا ہے تو اس کے بعد یہ اب اپنے دعوی کو توڑنے والا ہے اس لئے اس صورت میں اس کے گواہ قبول نہ ہوں گے لیکن اگر اس کا شریک ساتھی اس بات کا اقرار کر لے کہ یہ گھر میرے شریک ساتھی کے حصہ میں آیا ہے تو اس کا اقرار اس بات کو لازم کرنے والا ہے اور وہ دعوی جو پہلے دعوی کے مخالف ہو لیکن اس مد مقابل بھی اس کی تصدیق کرے تو اس میں اس کا حق ثابت ہو سکتا ہے۔

---

[441] فتاوی الهنديه ، ج 5 ص 228 ۔

فصل دوم:

مزارعت کے مسائل

فصل دوم:

مزارعت کے مسائل(1)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(672)	گواہ مزارع کے فصل ہونے کے بعد پیداوار کی مقررہ مقدار پر ۔ (مثلا یہ مزارع یہ کہے کہ میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا)	گواہ زمین اور تخم کے مالک کے فصل ہونے کے بعد پیداوار کی مقررہ مقدار پر۔(یعنی یہ گواہ قائم کریں کہ آپ کیلئے پیداوار کا تیسرا حصہ مقرر کیا گیا تھا مثلاً)	تنقیح

---

(1) مزارعت اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی زمین کاشتکاری کیلئے دوسرے شخص کو دیدے اور زمین کی پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ اس کے ساتھ مقرر کرے اس کاشتکار کو مزارع کہاجاتا ہے یہ معاملہ امام صاحبؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن تعامل الناس کی وجہ سے صاحبین کے قول پر فتوی ہے ان کے نزدیک مزارعت جائز ہے لیکن اس میں چند شرائط ضروری ہیں(1) زمین کاشتکاری کی قابل ہو۔(2) زمین کا مالک عاقل اور بالغ ہو۔(3) مدت کو بیان کرنا ضروری ہے۔(4) یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ تخم کس پر ہوگا۔(5) جس جانب سے تخم مقرر نہ ہو اس کیلئے پیداوار کا تیسرا یا چوتھا یا اسی طرح دوسرا حصہ مقرر کرنا ضروری ہے۔(6) زمین کا مالک اپنی زمین کاشتکار کی سپرد کرے اور اپنا کوئی عمل اس میں شرط نہ کرے۔(7) یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ تخم کس جنس سے ہوگا۔(8) اگر زمین سے پیداوار حاصل ہوا تو یہ دونوں اس میں شریک ہوں گے۔آدھے حصے یا دوسرے اور تیسرے حصے کے مقرر کرنے کے ساتھ۔لیکن اگر ایک کیلئے پیداوار کا خاص حصہ مقرر ہو گیا، مثلاً اس نے کہا کہ آپ کو چھ من یا بیس پیمانے دوں گا تو یہ مزارعت فاسد ہے اور فاسد مزارعت کا حکم یہ ہے کہ اگر زمین نے پیداوار دے دی تو وہ تخم کا مالک لے گا اور اگر فاسد مزارعت میں تخم زمین کے مالک کا تھا تو کاشتکار نے جتنا کام کیا ہے اس کی مناسب مزدوری لے گا۔لیکن اگر یہ مزدوری مقررہ حصہ سے زیادہ ہو تو پھر وہ مقرر حصہ لے گا۔اور اگر تخم کاشتکار کا تھا تو زمین کا مالک اپنی زمین کی اجرت لے گا اسی طرح ھدایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔اب یہ سن لو کہ مزارعت کی کونسی صورتیں جائز ہیں اور کونسی ناجائز۔(1) اگر زمین، تخم، بیل اور ہل کا سامان ایک شخص کے ہوں اور کام دوسرے شخص کا تو یہ صورت جائز ہے۔(2)اور اگر زمین ایک کی ہو اور باقی سب چیزیں دوسرے کی تو یہ صورت بھی جائز ہے۔(3) اور اگر زمین اور تخم ایک کے ہوں اور بیل، سامان اور کام دوسرے شخص کے تو یہ بھی جائز ہے۔اور اگر زمین اور بیل ایک کے ہوں اور تخم اور بیج دوسرے کے تو یہ جائز نہیں ہے۔ظاہر روایت میں۔اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔اور اگر تخم اور بیل ایک کے ہوں اور زمین اور کام دوسرے کے تو یہ بھی جائز نہیں ہے اور اگر تخم ایک کا ہو اور باقی سب چیزیں دوسرے کی تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔لیکن امام ابویوسفؒ کے نزدیک ان دونوں صورتوں میں جواز کی کی روایت موجود ہے۔اور اگر چار افراد ہوں، ایک کی زمین تھی، دوسرے کے بیل، تیسرے کا تخم اور چوتھے کا کام تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔اور امام ابویوسفؒ سے جو روایت منقول ہے اس کی بناپر یہ جائز ہے۔اور اگر مزارعت کا معاملہ کرتے وقت انہوں نے یہ شرط لگائی کہ کچھ تخم آپ پر ہوگا اور کچھ مجھ پر تو یہ صورت بھی جائز نہیں ہے اسی طرح بدائع میں مذکور ہے۔اس کی چھٹی جلد دیکھو۔۱۲۔مترجم(محمد ابراہیم بازارگوی)

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(673)	گواہ زمین کے مالک کے فصل ہونے کے بعد پیداوار کی اس مقدار پر جو اس نے تخم کے مالک کے ساتھ مقرر کی ہے۔	گواہ صاحبِ تخم کے فصل ہونے کے بعد مقررہ حصہ پر۔(مثلاًوہ یہ کہے کہ میرا آدھا حصہ ہے)	تنقیح
(674)	گواہ زمین کے مالک کے جب کہ فصل ہو چکی ہو اس بات پر کہ ہم نے پیداوار آدھا آدھا مقرر کیا تھا۔	گواہ مزارع کے (کہ صاحبِ تخم ہو اس بات پر کہ ہم نے بیس پیمانے پیمانے مقرر کئے تھے۔(تو یہ معاملہ فاسد ہو چکا ہے اب پیداوار سب میرا ہے آپ کو صرف زمین کی اجرت دوں گا)	تنقیح
(675)	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ زمین کے مالک کے لئے آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا اور زمین نے کچھ پیداوار نہیں کیا ہے۔(جب پیداوار نہیں ہوا اب اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا)	گواہ زمین کے مالک کے خاص پیمانوں پر(یعنی یہ کہے کہ میرے لئے مثلاً بیس پیمانے مقرر کئے گئے تھے تو یہ مزارعت فاسد ہو چکی ہے اب یہ مجھے زمین کی اجرت دے گا)	تنقیح

مسئلہ(672) : بينة المزارع اولى فيما لواختلف مع رب الارض والبذرفى قدرالمشروط بعد ما نبت ، وبينة الآخر اولى لو كان البذر من قبل المزارع بعد مانبت ايضا ۔ [442]

اگر مزارع اور زمین اور تخم کے مالک کے آپس میں پیداوار کی مقررہ مقدار میں فصل ہونے کے بعد اختلاف آجائے تو اس صورت میں مزارع کے گواہ راجح ہیں،اور زمین کے مالک کے گواہ اس وقت راجح ہیں کہ جب تخم مزارع کی جانب سے ہو اور فصل ہو چکی ہو۔

مسئلہ(673) : ایضا ۔

مسئلہ(674) : بينة رب الارض اولى فيما لو قال بعد النبات شرطت لى نصف الخارج وقال الآخر عشرين قفيزا، وبينة المزارع اولى لو عكست الدعوى ولم تخرج الارض شيئا اى لاثباتها عدم لزوم اجرة الارض ۔ [443]

اگر زمین کا مالک اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا گیا ہے اور مزارع کہے کہ میں نے آپ کے لئے بیس پیمانے مقرر کئے ہیں تو اس صورت میں زمین کے مالک کے گواہ راجح ہیں ،اور مزارع کے گواہ راجح ہیں اگر یہ دعوی بالعکس ہو اور زمین نے پیداوار نہیں کیا ہو تاکہ مزارع پر زمین کی اجرت لازم نہ آئے۔

مسئلہ(675) : ایضا ۔

[442] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ،ص 597 ۔

[443] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(676)	گواہ کسی شخص کے ان دونوں میں سے جنہوں نے مزارعت کا معاملہ کیا ہو معاملہ کے صحیح ہونے پر۔	گواہ اس دوسرے شخص کے مزارعت کے فاسد ہونے پر خاص پیانوں کے مقرر کرنے کی وجہ سے۔	تنقیح
(677)	گواہ زمین اور تخم کے مالک کے اس بات پر کہ میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ پیداوار کا دسواں حصہ بھی ۔ (تو مزارعت فاسد ہو چکی ہے)	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ ہم نے صرف پیداوار کا آدھا آدھا مقرر کیا تھا۔	تنقیح

مسئلہ(676) : بینة مدعی الصحة اولی من بینة مدعی الفساد باشتراط اقفزة معلومة ۔ [444]

اگر مزارع اور زمین کے مالک میں ایک شخص اس معاملہ کے صحیح ہونے کا دعوی کرے اور دوسرا اس کے فاسد ہونے کا دعوی کرے اس طریقے سے کہ یہ کہے کہ اس معاملہ میں معلوم پیانے مقرر کئے گئے ہیں تو اس صورت میں جو معاملہ کی صحت کا دعوی کرے تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(777) : بینة رب الارض والبذر انی شرطت لک النصف وعشرین قفیزا اولی من بینة الآخر علی شرط النصف فقط ۔ [445]

اگر زمین کا مالک جو تخم والا بھی ہو اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے مزارع کے لئے پیداوار کا آدھا اور بیس پیانے مقرر کئے ہیں اور مزارع اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے صرف پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا ہے تو اس صورت میں مالک کے گواہ راجح ہیں۔

---

[444] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ،ص 597 ۔

[445] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(678)	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ زمین کے مالک نے میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا تھا۔	گواہ زمین کے مالک اور تخم کے اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ پیداوار کا تیسرا حصہ مقرر کیا تھا۔	قاضیخان
(679)	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ زمین کے مالک نے میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا تھا۔	گواہ زمین کے مالک کے اس بات پر کہ میں نے اس کیلئے تیسرا حصہ مقرر کیا تھا۔(اور بوائی اب تک نہ ہوئی ہو)	قاضیخان

مسئلہ (678) : رجل دفع ارضا وبذرا مزارعة جائزة فزرعها المزارع واخرجت زرعا فقال المزارع شرطت لی نصف الخارج وقال رب الارض شرطت لک الثلث کان القول لصاحب الارض مع یمینه --- وان اقاما البینة یقضی ببینة المزارع۔[446]

اگر ایک شخص نے کسی کو زمین اور تخم جائز مزارعت کے لئے دیدئے اور مزارع نے اس کو کاشت کیا اور فصل اگ گئی تو مزارع نے کہا کہ آپ نے میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا ہے اور زمین کے مالک نے کہا کہ میں نے آپ کے لئے پیداوار کا تیسرا حصہ شرط کیا ہے تو اس صورت میں قول زمین کے مالک کا راجح ہے---اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ مزارع کے راجح ہیں۔

مسئلہ(679) : وان اختلفا قبل الزرع تحالفا وترادا المزارعة ویبدأ بیمین المزارع وایهما نکل یقضی علیه وایهما اقام البینة قبلت وان اقاما البینه یقضی ببینة المزارع ۔ [447]

اگر زمین کا مالک اور مزارع دونوں کا آپس میں اختلاف آجائے تو دونوں کو قسم دی جائے گی اور مزارعت کا معاملہ رد کیا جائے گا اور مزارع سے پہلے قسم لی جائے گی اور جو بھی ان دونوں میں انکار کرے گا اس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا اور اگر کسی ایک نے گواہ قائم کردئے، تو اس کے گواہ قبول کئے جائیں گے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مزارع کے گواہ راجح ہیں۔

[446] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 33 ۔

[447] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(680)	گواہ زمین کے مالک کے فصل ہونے کے بعد اس بات پر کہ مزارع کیلئے پیداوار کا تیسرا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔	گواہ مزارع صاحبِ تخم کے اس بات پر کہ میرے لئے آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا۔	قاضیخان
(681)	گواہ(1)صاحبِ تخم اور بیلوں کے فصل ہونے کے بعد اس بات پر کہ میرے لئے آدھا حصہ ہے۔	گواہ زمین کے مالک کے اس بات پر کہ آپ کیلئے بیس پیانے مقرر تھے۔	قاضیخان
(682)	گواہ مزارع کے جب زمین سے پیداوار نہ ہوا ہو اس بات پر کہ زمین کے مالک کیلئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر تھا۔	گواہ زمین کے مالک کے جب زمین سے پیداوار نہ ہوا ہو اس بات پر کہ میں نے مزارع کیلئے بیس پیانے مقرر کئے تھے۔(تو اب یہ مجھے زمین کی اجرت دے گا)	قاضیخان

(1) یہ مسئلہ حوالہ سے مخالف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے لکھنے میں غلطی کی ہے اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ گواہ زمین کے مالک کے فصل ہونے کے بعد اس بات پر کہ میرے لئے آدھا حصہ مقرر ہے" راجح ہے" مزارع کے گواہوں سے اس بات پر کہ زمین کے مالک کیلئے بیس پیانے مقرر کئے گئے ہیں۔۱۲۔مترجم

مسئلہ(680)وان كان البذر من قبل العامل وقد اخرجت الارض زرعا فاختلفا على هذا الوجه كان القول قول العامل مع يمينه ولا يتحالفان وايهما اقام البينة قبلت وان اقاما البينة يقضى ببينة من لابذر منه۔[448]

اگر تخم مزارع کی طرف سے ہو اور زمین نے پیداوار اگایا ہو اور مزارع اور زمین کے مالک کا آپس میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں مزارع کا قول راجح ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے گواہ قائم کردئے تو اس کے گواہ قبول ہیں اور اگر دونوں نے گواہ قائم کردئے، تو اس صورت میں اس کے گواہ راجح ہیں جس کا تخم نہیں ہے اور وہ اس صورت میں زمین کا مالک ہے۔

[448] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 33 ۔

مسئلہ(681)رجل دفع الی رجل ارضا لیزرعها المزارع ببذره وبقره علی ان الخارج بینهما فلما حصل الخارج قال صاحب البذر شرطت لک عشرین قفیزا من الخارج وقال الآخر بل شرطت لی نصف الخارج کان القول قول صاحب البذر والبینة بینة الآخر۔ [449]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کو مزارعت کے لئے زمین دی اس شرط پر کہ تخم اور بیل مزارع کی طرف سے ہوں گے اور پیداوار دونوں کے آپس میں آدھا آدھا ہوگا پس جب پیداوار حاصل ہو جائے تو مزارع زمین کے مالک سے کہے کہ میں نے آپ کے لئے بیس پیمانے شرط کئے تھے اور زمین کا مالک کہے کہ آپ نے میرے لئے پیداوار کا آدھا حصہ شرط کیا تھا تو اس صورت میں تخم والے یعنی مزارع کا قول راجح ہے اور زمین کے مالک کے گواہ راجح ہیں ۔

---

[449] ایضا ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(683)	گواہ مزارع کے جب زمین سے پیداوار نہ ہوا ہو اور یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ زمین کے مالک کیلئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر تھا۔	گواہ زمین کے مالک کے جب زمین سے پیداوار نہ ہوا ہو اور یہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ میرے لئے مزارع پر زمین کی اجرت ہے۔	قاضیخان
(684)	گواہ مزارع کے ورثاء کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر ہے۔	گواہ زمین اور تخم کے مالک کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے کم حصہ مقرر کیا گیا تھا۔	محیط

مسئلہ(682) : وان لم تخرج الارض شيئا بعد الزرع فقال صاحب البذر شرطت لک نصف الخارج وقال صاحب الارض شرطت لی عشرين قفيزا ولی عليک اجر الارض كان القول قول المزارع لان رب الارض يدعی عليه اجر الارض وهو ينكر فان اقاما البينة كانت البينة بينة المزارع ايضا۔ [450]

اگر زمین سے پیداوار نہ ہوا ہو اور تخم والا یعنی مزارع زمین کے مالک سے کہے کہ میں نے آپ کے لئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا ہے اور زمین کا مالک کہے کہ آپ نے میرے لئے بیس پیمانے مقرر کئے ہیں اس لئے اب میرے لئے زمین کے اجر مثل ہے تو اس صورت میں مزارع کا قول راجح ہے کیونکہ زمین کا مالک زمین کے اجر مثل کے مدعی ہے اور مزارع انکار کرتا ہے اور اگر دونوں گواہ قائم کریں تو گواہ مزارع کے راجح ہیں۔

مسئلہ(683) : ایضا ۔

مسئلہ(684) : وكذلک اذا مات المزارع او مات رب الارض بعد ما استحصد الزرع ووقع الاختلاف بين الحی وورثة الميت فی مقدار المشروط فان اتفقا علی صاحب البذر فالقول قوله ان كان حيا والقول قول ورثته ان كان ميتا۔۔ وكذلک اذا مات او وقع الاختلاف بين ورثتيهما فهو علی التفصيل الذی قلنا فيما اذا كانا حيين او كان احدهما ميتا۔ [451]

اگر مزارع یا زمین کا مالک مر جائے اور فصل کٹ چکی ہو اور پیداوار کی مقررہ مقدار میں میت کے ورثاء اور زندہ شخص میں اختلاف آجائے تو اگر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ تخم کس کے ذمہ ہے تو اس صورت میں تخم والے کا قول راجح ہے اگر وہ زندہ ہے اور اگر وہ مر جائے تو اس کے ورثاء کا قول راجح ہیں۔۔۔اسی طرح اگر وہ مر جائے اور ان کے ورثاء کے آپس میں اختلاف آجائے تو اس کی بھی وہ تفصیل ہے جو ہم نے ذکر کی ہے اس صورت میں جب وہ دونوں زندہ ہوں یا ایک ان میں سے زندہ ہو۔

---

[450] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 33 ۔

[451] المحیط البرہانی ، ج 19 ص 56 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(685)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے پیداوار کا آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا۔	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ مقرر کردہ حصہ کم تھا۔	محیط
(686)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے پیداوار کا چوتھا حصہ مقرر تھا۔	گواہ مزارع صاحبِ تخم کے اس بات پر کہ میرے لئے آدھا حصہ مقرر تھا۔	محیط
(687)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے پیداوار کا چوتھا حصہ مقرر تھا۔	گواہ صاحبِ تخم (مزارع) کے ورثاء کے اس بات پر کہ مزارع کیلئے آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا۔	محیط
(688)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ تخم زمین کے مالک نے دیا تھا۔	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ تخم میرا تھا۔	محیط
(689)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے اس بات پر کہ تخم زمین کے مالک نے دیا تھا۔	گواہ مزارع کے ورثاء کے اس بات پر کہ تخم مزارع کا تھا۔	محیط

مسئلہ(685) : ایضا ۔

مسئلہ(686) : ایضا ۔

مسئلہ(687) : ایضا ۔

مسئلہ(688) : وان اختلفوا فی صاحب البذر وادعی کل واحد ان البذر من جهته کان القول قول المزارع ان کان حیا وقول ورثته ان کان میتا ۔ [452]

اگران کے آپس میں اختلاف آجائے کہ تخم والا کون ہے اور ہر ایک یہ کہے کہ تخم میری جانب سے ہے تو اس صورت میں مزارع کا قول راجح ہے اگر وہ زندہ ہے اور اگر مر جائے تو اس صورت میں مزارع کے ورثاء کا قول راجح ہے۔(اور گواہ زمین کے مالک کے راجح ہیں)

مسئلہ(689) : ایضا ۔

[452] المحیط البرہانی ، ج 19 ص 56 ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(690)	گواہ زمین کے مالک کے کہ تخم میں نے دیا تھا۔	گواہ مزارع کے ورثاء کے اس بات پر کہ تخم مزارع کا تھا۔	محیط
(691)	گواہ زمین کے مالک کے کہ تخم میں نے دیا تھا۔	گواہ مزارع کے اس بات پر کہ تخم میرا اپنا تھا۔	محیط
(692)	گواہ زمین کے مالک کے تخم اور مقرر کردہ حصہ پر۔ (یعنی یہ کہے کہ تخم میرا تھا اور مزارع کیلئے میں نے پیداوار کا تیسرا حصہ مقرر کیا تھا مثلاً)	گواہ مزارع کے تخم پر اور مقرر کردہ حصہ پر۔ (اور یہ کہے کہ تخم میرا تھا اور میرے لئے آدھا حصہ مقرر کیا گیا تھا مثلاً)	محیط
(693)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے تخم پر اور مقرر شدہ حصہ پر۔	گواہ مزارع کے ورثاء کے تخم پر اور مقرر شدہ حصہ پر۔ گواہ مزارع کے ورثاء کے تخم اور مقرر شدہ حصہ پر۔	محیط
(694)	گواہ زمین کے مالک کے تخم اور مقرر شدہ حصہ پر۔	گواہ مزارع کے تخم اور مقرر شدہ حصہ پر۔	محیط
(695)	گواہ زمین کے مالک کے ورثاء کے تخم اور مقرر شدہ حصہ پر۔		محیط

مسئلہ(690) : وان اختلفوا فی صاحب البذر وادعی کل واحد ان البذر من جهته کان القول قول المزارع ان کان حیا وقول ورثته ان کان میتا ۔ [453]

اگر آپس میں یہ اختلاف آجائے کہ تخم والا کون ہے اور ہر ایک یہ کہے کہ تخم میری جانب سے ہے تو اس صورت میں مزارع کا قول راجح ہے اگر وہ زندہ ہے اور اگر مر جائے تو اس صورت میں مزارع کے ورثاء کا قول راجح ہے (اور گواہ زمین کے مالک کے راجح ہیں۔)

مسئلہ(691) : ایضا ۔

مسئلہ(692)وان اختلفا فی البذر والمشروط واقاما البینة فالبینة بینة رب الارض لانه خارج۔ [454]

اگر مزارع اور زمین کے مالک کے آپس میں تخم اور مقررہ مقدار میں اختلاف آجائے کہ تخم کس کی جانب سے ہے اور کس کے لئے کتنا حصہ مقرر ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں زمین کے مالک کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(693) ایضا ۔

مسئلہ(694) ایضا ۔

---

[453] المحیط البرهانی ، ج 19 ص 56 ۔

[454] ایضا ۔

مسئلہ(695) ایضا ۔

فصل سوم:

رھن کے مسائل

فصل سوم:

رھن کے مسائل

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(696)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رھن کردی ہو اور وہ چیز ضائع ہو گئی ہو اس بات پر کہ اس کی قیمت اتنی تھی۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز رھن پر لی ہو اور وہ ضائع ہو گئی ہو اس بات پر کہ اس چیز کی قیمت کم تھی۔	تنقیح
(697)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رھن کردی ہو اس بات پر کہ وہ چیز اس شخص کے پاس ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز رھن پر لی ہو اس بات پر کہ وہ چیز جو میں نے اس سے رھن لی تھی وہ میں نے اس کو واپس کردی ہے۔	تنقیح
(698)	گواہ اس شخص کے جس نے کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز رھن پر لی ہو اس بات پر کہ جو چیز میں نے اس سے رھن پر لی ہے وہ یہ چیز ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز رھن کردی تھی اس بات پر کہ یہ وہ فلاں چیز ہے۔اور وہ نہیں ہے جو یہ بتاتا ہے۔	تنقیح
(699)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رھن کردی ہے اس بات پر کہ وہ چیز اس شخص کے پاس سے ضائع ہو گئی ہے۔	گواہ مرتھن (گرو رکھنے والے کے) اس بات پر کہ وہ رھن کی ہوئی چیز اس شخص سے ضائع ہو گئی ہے جس نے میرے پاس رھن کردی تھی۔	تنقیح

مسئلہ (696) : بینة الراهن اولی فیما لو اختلفا فی قیمة الرهن بعد هلاکه ۔ [455]

اگر راہن اور مرتہن کے آپس میں رہن کی قیمت میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (697) : بینة الراهن علی عدم الرد اولی من بینة المرتهن انی اخذت المال ورددت الرهن ۔ [456]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رہن مرتہن کے پاس ہے اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے اپنا مال وصول کر لیا ہے اور راہن کو رہن واپس کر دیا ہے تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (698) : بینة المرتهن فی تعیین الرهن اولی من بینة الراهن ۔ [457]

---

[455] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ۔

[456] ایضا ۔

[457] ایضا ۔

اگر راہن اور مرتہن کے آپس میں رہن کی تعیین میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(700)	گواہ زید کے اس بات پر کہ کہ میرے پاس بکر نے دو کپڑے رھن کر دئے ہیں۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ میں نے زید کے پاس صرف ایک کپڑا رھن کر دیا ہے۔	تنقیح
(701)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رھن کر دی ہو اس بات پر کہ رھن کی جو چیز عیب دار ہو گئی ہے عیب دار ہونے سے پہلے اس کی قیمت اتنی تھی۔(یعنی زیادہ تھی)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ عیبدار ہونے سے پہلے اس چیز کی قیمت اتنی تھی۔(یعنی کم تھی)	تنقیح

مسئلہ(699) : بينة الراهن اولى فيما لو ادعى كل منهما هلاكه عند الآخر ۔ [458]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رہن مرتہن کے پاس ہلاک ہو چکا ہے اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رہن راہن کے پاس ہلاک ہو چکا ہے تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(700) : بينة المرتهن انک رهنتنی الثوبين اولى من بينة الراهن انه رهنه احدهما ۔ [459]

اگر مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ راہن نے میرے پاس آپ نے دو کپڑے رہن کر دئے ہیں اور راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے صرف ایک کپڑا رہن کر دیا ہے تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (701) : بينة الراهن ان العبد كانت قيمته قبل اعوراره مثل الدين اولى من بينة المرتهن انها مثل نصفه۔ [460]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ غلام کی قیمت اس کے اندھا ہونے سے پہلے اتنی تھی یعنی زیادہ تھی اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کی قیمت راہن کی بتائی ہوئی قیمت کی نصف تھی تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں ۔

---

[458] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ۔

[459] ایضا ۔

[460] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ وہ چیز اس نے میرے پاس عیب دار رھن کردی تھی اور اس کی قیمت اتنی تھی۔(یعنی کم تھی)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی چیز رھن کردی تھی اس بات پر کہ وہ چیز میں نے صحیح سلامت دی تھی اس کی قیمت اتنی تھی(یعنی زیادہ تھی)	(702)
غانم	گواہ اس شخص کے جس نے وہ غلام رھن کردیا ہو اور پھر اس کے پاس وہ غلام کانا ہوگیا تھا اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس غلام کی قیمت رھن کرتے وقت پانچ سو روپیہ تھی (اب ڈھائی سو روپیہ کم ہو گئے اور اور تین حصے قرض باقی رہا۔)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص کے پاس اپنا غلام ہزار روپیہ کے عوض رھن کردیا ہو(پھر وہ غلام کانا ہوگیا) اس بات پر کہ اس غلام کی قیمت رھن کرتے وقت ہزار روپیہ تھی ۔(تو کانا ہونے کی وجہ سے اب مجھ سے آدھا قرض اتر گیا)	(703)

مسئلہ(702):بينة الراهن انه رهنه سليما قيمته عشرة اولى من بينة المرتهن انه رهنه معيبا قيمته خمسة ۔[461]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں یہ چیز اس مرتہن کے پاس صحیح رکھی تھی اور اس کی قیمت دس درھم تھی اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے میرے پاس یہ چیز اسی طرح عیب دار رکھی تھی اور اس کی قیمت پانچ درھم تھی تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(703) : ولو رهن عبدا فاعور فقال الراهن كانت قيمته يوم العقد الفا وذهب بالاعورار خمسمائة نصف الدين وقال المرتهن كانت قيمته يوم الرهن خمسمائة وذهب بالاعورار ربع الدين --- والبينة ايضا بينته۔[462]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میرے غلام کی قیمت رہن کرتے وقت ہزار درھم تھی اور کانا ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت آدھی ہوگئی اور مرتہن کہے کہ رہن کرتے وقت اس کی قیمت پانچ سو درھم تھی اور کانا ہونے کی وجہ سے اس قیمت میں چوتھائی کی کمی آئی ہے---تو اس صورت میں قول اور گواہ دونوں راہن کے راجح ہیں۔

---

[461]فتاوی تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 597 ۔

[462]ملجا القضاة لغانم البغدادى ، ص 124 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(704)	گواہ اس شخص کے جس نے دوسرے شخص سے کوئی چیز رھن کرلی ہو اور وہ چیز ضائع ہو گئی ہو اس بات پر کہ اس چیز کی قیمت میرے قرض سے کم تھی جس میں وہ چیز رھن رکھی گئی تھی۔(تو اب مجھے یہ باقی قرض ادا کرے گا)	گواہ اس شخص کے جس نے وہ چیز رھن کردی تھی اس چیز کی قیمت میرے اس قرض کے برابر تھی۔(تو یہ قرض ختم ہو گیا)	بھجہ
(705)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی چیز رھن کردی تھی اس بات پر کہ وہ چیز مرتھن کے پاس ضائع ہو گئی ہے۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ وہ چیز تونے مجھ سے قبض کرلی تھی اور آپ کے پاس ضائع ہو گئی ہے۔	انقرویہ

مسئلہ(704) : بينة المرتهن على ان قيمة الرهن اقل من الدين بعد هلاكه راجحة من بينة الراهن ان قيمة الرهن مساوية للدين ۔[463]

اگر مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رہن کی قیمت ضائع ہونے کے بعد قرض سے کم تھی اور راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ رہن کی قیمت قرض کے مساوی تھی تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(705)وفی الکافی قال المرتهن للراهن قبضت منی بعد الرهن وهلک عندک وقال الراهن بل هلک عندک فالقول والبينة للراهن ۔[464]

کافی میں ہے: اگر مرتہن راہن سے کہے کہ آپ نے مجھ سے رہن قبض کرلیا ہے اور اس کے بعد وہ ہلاک ہوچکا ہے اور راہن کہے کہ یہ رہن آپ کے پاس ہلاک ہوچکا ہے تو اس صورت میں قول اور گواہ دونوں راہن کے راجح ہیں ۔

[463] بهجة الفتاوی ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 228۔

[464] فتاوی الانقرويه ، ص 423 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(706)	گواہ اس شخص کے جس نے کوئی چیز رھن کر دی تھی اس بات پر کہ وہ چیز مرتھن کے پاس ضائع ہو گئی ہے قبض کرنے کے بعد۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ کہ وہ چیز میرے قبض کرنے سے پہلے آپ کے پاس ضائع ہو گئی ہے۔	انقرویہ
(707)	گواہ(1) زید کے جس سے زید نے کوئی کپڑا بطور سوال اور عاریت لیا ہو تا کہ یہ کپڑا خالد کے پاس رھن کر دے اور وہ کپڑا ضائع ہو گیا ہو اب زید اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس بکر سے وہ کپڑا رھن سے آزاد کرنے سے پہلے ضائع ہو گیا ہے۔	گواہ بکر کے جس نے وہ کپڑا زید سے بطور سوال لیا ہو اور خالد کے پاس رھن کر دی ہو اس بات پر کہ وہ کپڑا رھن سے آزاد کرنے کے بعد ضائع ہو گیا ہے۔	انقروی

(1) اس مسئلہ اور آئندہ مسئلہ میں اگر زید اور بکر کے گواہ نہ ہوں تو پھر بکر کی بات قسم کے ساتھ راجح ہے اور اس پر ضمان نہیں ہے۔ اسی طرح ھدایہ اور عالمگیری میں ہے۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ(706)ولو قال المرتھن ھلک عندک قبل ان اقبضه بحكم الرھن وقال الراھن بالعكس فالقول للمرتھن والبينة للراھن۔ [465]

اگر مرتہن کہے کہ رہن آپ کے ساتھ قبض کرنے سے پہلے ضائع ہو گئی ہے اور راہن کہے کہ یہ چیز مرتہن کے ساتھ قبض کرنے کے بعد ضائع ہو گئی ہے تو اس صورت میں قول مرتہن کا اور گواہ راہن کے راجح ہیں۔

مسئلہ(707)استعار ثوبا ليرھنه فقال المعير ھلک قبل ان تفكه وقال الراھن بالعكس فالقول للراھن وكذا لو اختلفا انه ھلک قبل الرھن او بعده والبينة للمعير۔ [466]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص سے کوئی کپڑا عاریت پر لے لیا تا کہ اس کو کسی کے پاس رہن کر دے تو اعارہ پر دینے والا کہے کہ وہ کپڑا رہن سے آزاد کرنے سے پہلے ضائع ہو گیا ہے اور راہن کہے کہ یہ کپڑا رہن سے آزاد کرنے کے بعد ضائع ہو گیا ہے تو اس صورت میں قول راہن کا راجح ہے اسی طرح اگر اعارہ پر دینے والے اور راہن کے آپس میں اختلاف آ جائے کہ یہ کپڑا رہن کر دینے سے پہلے ضائع ہو گیا ہے یا رہن کر دینے کے بعد تو اس صورت میں بھی قول راہن کا اور گواہ اعارہ پر دینے والے کے راجح ہیں۔

---

[465] فتاوی الانقرویه ، ص 423 ۔

[466] ایضا ، ص 422 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(708)	گواہ زید کے جس سے بکر نے کوئی کپڑا خالد کے پاس رہن کر دینے کے لئے بطور سوال اور عاریت لیاہو اور وہ کپڑا ضائع ہو گیا ہو اس بات پر کہ اس بکر سے کپڑا رھن کر دینے کے بعد ضائع ہو گیا ہے۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ وہ کپڑا ضائع ہو گیا ہے اس حال میں کہ میں نے کسی پاس رھن نہیں کر دیا تھا۔ (تو میں ضامن نہیں ہوں)	انقرویہ
(709)	گواہ راہن کے جس نے کسی دوسرے شخص کے پاس کوئی چیز رھن کر دی ہو اس بات پر کہ اس مرتھن نے اپنا قرض وصول کیا ہے اور رہن کی وہ چیز بھی اس سے ضائع ہو گئی ہے۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ میں نے اس سے اپنا قرض وصول کر لیا ہے اور رھن کی وہ چیز میں نے واپس کر دی ہے۔	انقرویہ
(710)	گواہ کسی چیز کے رھن کر دینے والے کے کسی دوسرے شخص کو اس بات پر کہ فلاں چیز میں نے اس کو ڈیڑھ سو روپیہ میں رھن کر دی ہے۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ یہ اس نے مجھے سو روپیہ میں رھن کر دی ہے۔	انقروی
(711)	گواہ زید کے جس کے پاس بکر نے کوئی چیز رھن کر دی ہو اور وہ ضائع ہو گئی ہو اس بات پر کہ اس چیز کی قیمت اتنی تھی۔	گواہ بکر کے اس چیز کے ضائع ہونے کے بعد اس بات پر کہ اس کی قیمت اتنی تھی۔یعنی زیادہ تھی۔	انقرویہ

مسئلہ(708) : ایضا ۔

مسئلہ(709) : ولو قال المرتھن قبضت دینی ورددت الرھن وقال الراھن قبضت وھلک الرھن عندک فالبینة للراھن۔[467]

اگر مرتہن یہ کہے کہ میں نے اپنا قرض وصول کر لیا ہے اور رہن آپ کو واپس کر دیا ہے اور راہن کہے کہ آپ نے اپنا قرض وصول کر لیا ہے اور رہن آپ کے پاس ضائع ہو گئی ہے تو اس صورت میں گواہ راہن کے راجح ہیں۔

مسئلہ(710) : اقام الراھن بینة انه رھنه بمائة وخمسین واقام المرتھن بینة انه رھنه بمائة فالبینة بینة الراھن۔[468]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میں نے ایک سو پچاس درھم میں رہن میں لی ہے اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میں نے سو درھم میں رہن کر دی ہے تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

[467] فتاوی الانقرویه ، ص 423 ۔

[468] ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(712)	گواہ زید کے جس کے پاس بکر نے کوئی چیز رھن کر دی ہو اور پھر اس کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہو اس بات پر کہ اس کی قیمت اتنی تھی۔(یعنی کم تھی)	گواہ بکر کے اس بات پر کہ اس کی قیمت اتنی تھی۔زیادہ تھی۔	انقرویہ
(713)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے وہ میں نے اس سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے رھن میں لی ہے اور یہ بھی رھن کی تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(714)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ فلاں چیز میں نے فلاں تاریخ کو زید سے رھن میں لی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	تنقیح

مسئلہ(711) : وان اختلفا فی قیمة الرهن بعد ما ملک کله اوبعضه فالقول قول المرتهن فی قیمة الهالک مع یمینه والبینة بینة الراهن ۔ [469]

اگر راہن اور مرتہن دونوں رہن کے مکمل ضائع ہونے یا اس کا کچھ حصہ ضائع ہونے کے بعد رہن کی قیمت میں اختلاف کریں تو اس صورت میں قول مرتہن کا اور گواہ راہن کے راجح ہیں۔

مسئلہ(712) : ایضا ۔

مسئلہ(713) : بینة الشرآء من زید اولی من بینة الرهن منه الا اذا ارخ الآخر فقط او کان تاریخه اسبق ۔ [470]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میں نے زید سے خریدی ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ چیز میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے تو اس صورت میں بیع کے گواہ راجح ہیں لیکن اگر دونوں میں سے صرف ایک ہی شخص تاریخ بتائے تو پھر اس کے گواہ راجح ہیں یا دونوں تاریخ بتائے لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (714) : ایضا ۔

---

[469] فتاوی الانقرویه ، ص 422 ۔

[470] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(715)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے رھن میں لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(716)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو رھن کرلی ہے اور یہ تاریخ مدعی غیر قابض کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور یہ تاریخ صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے مؤخر ہو۔	تنقیح
(717)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو رھن میں لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور یہ تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(718)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو رھن میں لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے اسی تاریخ کو خرید لی ہے۔	تنقیح
(719)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز جو اس کے پاس ہے یہ میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رھن میں لی ہے فلاں تاریخ کو اس حال میں کہ یہ تاریخ مؤخر ہو۔	تنقیح
(720)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز میں زید سے رھن میں لی ہے اور یہ تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح

مسئلہ(715) : وبينة ذی اليد لوكانت العين فی يداحدهما اولی فی ذلک الااذا سبق تاريخ الخارج ۔[471]
اور صاحب قبضہ کے گواہ مدعی غیر قابض سے راجح ہیں اگر وہ چیز ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں ہو لیکن اگر مدعی غیر قابض کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(716) : ایضا ۔

مسئلہ(717) : ایضا ۔

مسئلہ(718) : ایضا ۔

مسئلہ(719) : ایضا ۔

[471] فتاوی تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 597 ۔

مسئلہ (720) : ایضا ۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(721)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے اور یہ تاریخ مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو رھن میں لی ہے اور یہ تاریخ مؤخر ہو۔	تنقیح
(722)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے رھن میں لی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح
(723)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے فلاں تاریخ کو خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے زید سے اسی تاریخ کو رھن میں لی ہے۔	تنقیح
(724)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ رھن کا غلام جو اس نے میرے پاس رھن کر دیا تھا وہ اس سے بھاگ گیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے وہ غلام رہن دیا تھا اس بات پر کہ وہ غلام اس مرتھن سے بھاگ گیا ہے۔	ھندیہ
(725)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ زید نے میرے پاس جو غلام رہن کر دیا ہے وہ میں نے قبض کر دیا ہے اور میرے پاس موجود ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس کپڑا رھن کر دیا ہے وہ اس نے لیا ہے اور اس کے پاس موجود ہے۔	ھندیہ

مسئلہ (721) : مسئلہ (715) : وبینة ذی الید لوکانت العین فی یداحدهما اولی فی ذلک الااذا سبق تاریخ الخارج ۔[472]

اور صاحب قبضہ کے گواہ مدعی غیر قابض سے راجح ہیں اگر وہ چیز ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں ہو لیکن اگر مدعی غیر قابض کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں اس کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (722) : ایضا ۔

مسئلہ (723) : ایضا ۔

مسئلہ (724) : واذا کان الرهن عبدا فاقام الراهن بینة انه ابق عند المرتهن واقام المرتهن انه ابق من ید الراهن بعد ما رده علیه قال ابن سماعة قال محمدؒ آخذ ببینة الراهن ۔[473]

[472] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ۔

[473] فتاوی الهندیه ، ج 5 ص 471 ۔

اگر رہن غلام ہو اور راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام مرتہن کے پاس سے بھاگ گیا ہے اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ غلام میں نے اس راہن کو واپس کر دیا تھا اور وہ راہن کے پاس سے بھاگ گیا ہے تو ابن سماعہؒ نے فرمایا ہے کہ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(726)	گواہ راہن کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس جو غلام رھن کر دیا تھا اور وہ اس کے پاس مر چکا ہے اس کی قیمت ہزار روپیہ تھی۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس نے میرے پاس کپڑا رہن کر دیا تھا اور اس کی قیمت سو روپیہ تھی۔	ھندیہ
(727)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس شخص نے میرے پاس وہ غلام رہن کر دیا تھا جو اب مر چکا ہے اور اس کی قیمت ہزار روپیہ تھی۔	گواہ راہن کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس کپڑا رہن کر دیا تھا اور اس کی قیمت ہزار روپیہ تھی۔	ھندیہ
(728)	گواہ مرتہن کے اس بات پر کہ اس نے مجھے یہ غلام اور کپڑا دونوں رہن کر دیئے ہیں۔	گواہ رہن کر دینے والے اس بات پر کہ میں اس مرتہن کے پاس کپڑے اور غلام میں سے صرف ایک چیز رہن کر دی ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(725) : واذا قال رهنتک هذا الثوب وقبضته منى وقال المرتهن رهنتنى هذا العبد وقبضته منک واقاما البينة فالبينة بينة المرتهن اذا كان العبد والثوب قائمين فى يد المرتهن وان كانا هالكين وقيمة ما يدعيه الراهن اكثر فالبينة بينة الراهن ۔ [474]

اگر راہن یہ کہے کہ میں نے آپ کے پاس یہ کپڑا رہن کر دیا ہے اور آپ نے مجھ سے قبض کر لیا ہے اور مرتہن کہے کہ آپ نے مجھے یہ غلام رہن کر دیا ہے اور میں نے آپ سے قبض کر لیا ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں اگر وہ غلام اور کپڑا دونوں مرتہن کے پاس موجود ہوں اور اگر وہ دونوں ضائع ہو چکے ہیں اور راہن جس چیز کا دعوی کرے اس کی قیمت زیادہ ہو تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(726) : ایضا ۔

مسئلہ(727) : ایضا ۔

مسئلہ(728) : ولو قال المرتهن ارتهنتهما جميعا وقال الراهن بل رهنتک هذا وحده واقاما البينة فالبينة بينة المرتهن۔ [475]

---

[474] فتاوی الهنديه ، ج 5 ص 472 ۔

[475] ایضا ۔

اور اگر مرتہن یہ کہے کہ میں نے یہ غلام اور کپڑا دونوں آپ کے پاس رہن کر دیئے ہیں اور راہن کہے کہ آپ نے صرف ایک چیز رہن کر دی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(729)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس نے میرے پاس یہ غلام رہن کر دیا ہے نہ کہ باندی۔	گواہ رہن کر دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس یہ باندی اور غلام دونوں رہن کر دئے ہیں، اور یہ دونوں زندہ مرتھن کے پاس ہوں۔	ھندیہ
(730)	گواہ رہن کر دینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس یہ غلام رہن کر دیا ہے اور وہ باندی بھی جواب ہلاک ہو چکی ہے۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس نے میرے پاس یہ غلام رہن کر دیا تھا نہ کہ یہ باندی۔	ھندیہ
(731)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس نے میرے پاس یہ باندی اور اس کا بیٹا رہن کر دئے ہیں اور میں نے یہ دونوں قبض کئے ہیں۔	گواہ راہن کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس صرف یہ باندی رہن کر دی ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(729) : واذا قال المرتهن رهنتنى هذا العبد بالف درهم وقبضته منک --- وقال الراهن --- قد رهنتك بمائتى دينار امة يقال لها فلانة وقبضتهامنى والعبد والامة فى يد المرتهن --- ان قامت البينة لهما امضيت ببينة المرتهن --- الا ان تكون الامة قد ماتت فى يد المرتهن فحينئذ يقضى ببينة الراهن ۔ [476]

اگر مرتہن یہ کہے کہ آپ نے میرے پاس یہ غلام ہزار درھم کے عوض رہن کر دیا ہے اور میں نے قبض کر لیا ہے ---اور راہن کہے --- کہ میں نے آپ کے پاس دو سو درھم کے عوض فلاں باندی رہن کر دی ہے اور آپ نے وہ قبض کر لی ہے اور وہ غلام اور باندی دونوں مرتہن کے قبضہ میں ہو ---اگر راہن اور مرتہن دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں --- لیکن اگر باندی مرتہن کے پاس مر چکی ہے تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(730) : ایضا ۔

[476] فتاوى الهنديه ، ج 5 ص 472 ۔

مسئلہ (731) : ولو قال المرتهن ارتهنت الام والولدجميعا وقال الراهن بل الام وحدهافالقول للراهن لانه منكر۔ [477] اور اگر مرتہن یہ کہے کہ آپ نے میرے پاس یہ باندی اور اس کا بیٹا دونوں رہن کر دیئے ہیں اور راہن کہے کہ میں نے صرف باندی رہن کر دی ہے تو اس صورت میں راہن کا قول راجح ہے کیونکہ وہ منکر ہے اور گواہ مرتہن کے راجح ہیں۔

---

[477] ایضا۔

مسئله نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(732)	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس نے میرے پاس یہ خاص چیز رھن کردی ہے۔	گواہ رہن کردینے والے کے اس بات پر کہ میں نے اس کے پاس کوئی اور چیز رہن کردی ہے نہ کہ یہ۔	تنقیح
(733)	گواہ راہن کے اس بات پر کہ میں نے راہن کے پاس جو غلام رہن کر دیا تھا اور پھر وہ کانا ہو گیا ہے تو اس کے کانا ہونے سے پہلے اس کی قیمت اس قرض جتنی تھی جس میں یہ رہن کر دیا گیا ہے۔	گواہ مرتھن کے اس بات پر کہ اس غلام کے کانا ہونے سے پہلے اس کی قیمت میرے آدھے قرض کے برابر تھی۔	تنقیح
(734)	گواہ مرجوح جانب کے قاضی کے حکم کرنے کے بعد ان گواہوں کے ساتھ راجح جانب کے گواہوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔	گواہ راجح جانب کے جب ایسے وقت میں قائم ہوں کہ مرجوح جانب کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ سنایا گیا ہو۔	مجلہ

مسئلہ(732) : بینة المرتهن فی تعیین الرهن اولی من بینة الراهن ـ [478]

اگر راہن اور مرتہن کے آپس میں رہن کی تعیین میں اختلاف آجائے تو اس صورت میں مرتہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(733) : بینة الراهن ان العبد كانت قیمته قبل اعوراره مثل الدین اولی من بینة المرتهن انها مثل نصفه۔[479]

اگر راہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ غلام کی قیمت اس کے اندھا ہونے سے پہلے اتنی تھی یعنی زیادہ تھی اور مرتہن اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کی قیمت راہن کی بتائی ہوئی قیمت کی نصف تھی تو اس صورت میں راہن کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(734) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحکم بموجب اقامة الطرف المرجوح البینة علی ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البینة فلایلتفت الیه بعد ـ [480]

---

[478] فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ـ

[479] ایضا ـ

[480] مجلة الاحکام العدلیه ، ص 360 ـ

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

فصل چہارم:

جنایت کے مسائل

فصل چہارم:

جنایت کے مسائل

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(735)	گواہ جنایت کرنے والے کے اس بات پر کہ فلاں شخص جس کو میں نے لاٹھی سے مارا ہے وہ مارنے کے بعد تندرست ہو گیا ہے اور اس کے بعد مر گیا ہے۔	گواہ میت کے ورثاء کے جو لاٹھی سے مارا گیا تھا اس بات پر کہ وہ اس لاٹھی کے اثر کی وجہ سے مر چکا ہے۔	انقرویہ
(736)	گواہ ورثاء کے اس بات پر کہ ہمارا فلاں زخمی شخص اپنے زخم کے سبب مر چکا ہے۔	گواہ زخمی کرنے والے کے اس بات پر کہ وہ زخم سے تندرست ہو جانے کے بعد مر چکا ہے۔	تنقیح
(737)	گواہ کسی میت کے بیٹے کے اس بات پر کہ اس شخص نے میرے والد کو فلاں دن قتل کیا تھا۔	گواہ اس دوسرے شخص کے اس بات پر کہ اس لڑکے کا والد فلاں دن مرا تھا۔	تنقیح

مسئلہ (735) : ولو اقاما البينة على الصحة والآخر على الموت بالضرب فبينة الصحة اولى ۔ [481]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص مارنے کے زخم کے بعد تندرست ہو گیا تھا اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ اس مارنے کی وجہ سے مر گیا تھا تو اس صورت میں صحت کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (736) : بينة الموت من الجرح اولى من بينة الموت بعد البرء كما في الدرر والقنية ۔ [482]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص مارنے کے زخم کی وجہ سے مر چکا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ اس زخم سے تندرست ہو گیا تھا اور اس کے بعد مر چکا ہے تو اس صورت میں زخم کی وجہ سے موت کے گواہ راجح ہیں۔ جیسا کہ درر اور قنیہ میں ہے۔

مسئلہ (737) : بينة انه قتل اباه يوم كذا اولى من بينة الخصم ان اباه كان ميتا ذلك اليوم ۔ [483]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے میرے والد کو فلاں دن قتل کیا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اسی دن مر چکا تھا تو اس صورت میں قتل کے گواہ راجح ہیں۔

---

[481] فتاوی الانقرویہ ، ص 427 ۔

[482] فتاوی تنقیح الحامدیہ ، ج 1 ص 597 ۔

[483] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے اس بات پر کہ وہ جانور زندہ ہے۔	گواہ مالک کے اس بات پر کہ اس شخص نے میرا جانور ہلاک کیا ہے۔	(738)
خانیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ مقتول کا کوئی اور وارث میرے علاوہ نہیں ہے اور میں اس کا قصاص طلب کرتا ہوں۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ یہ آدمی مقتول کا بیٹا ہے اور اس نے مجھے یہ قتل معاف کیا ہے۔	(739)
غانم	گواہ اس باندی کے مالک کے اس بات پر کہ وہ آپ کی چوٹ کی وجہ سے مر چکی ہے۔	گواہ اس شخص کے جس نے کسی شخص کی باندی کو مار کر زخمی کر دیا تھا اس بات پر کہ وہ میرے مارنے کے زخم سے تندرست ہو چکی تھی۔	(740)

مسئلہ(738) : بینة انک امرت صبیا بضرب حماری فمات اولی من بینة الآخر ان الحمار حی ۔ [484]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ نے فلاں بچے کو حکم دیا تھا کہ وہ میرے بچے کو مارے تو میرا گدھا مر چکا ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ آپ کا گدھا زندہ ہے تو اس صورت میں گدھے کو مارنے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(739) : رجل قتل عمدا فاقام اخو المقتول بینة انه وارثه لا وارث له غیره فاقام القاتل بینة ان له ابنا فان القاضی لایقضی ببینة الاخ ویتأنی فی ذلک وان اقام القاتل بینة انه له ابنا وانه قد صالحه علی الدیة وقبضها منه او اقام بینة ان الابن قد عفا عنه قبلت بینة القاتل ۔[485]

اگر ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو مقتول کا بھائی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کا وارث صرف میں ہوں میرے علاوہ کوئی اور اس کا وارث نہیں ہے اور قاتل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کا بیٹا بھی ہے تو قاضی اس صورت میں مقتول کے بھائی کے لئے فیصلہ نہیں کرے گا اور اس میں تفتیش کرے گا اور اگر قاتل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کا بیٹا بھی ہے اور اس نے میرے ساتھ دیت پر صلح کر لی ہے اور وہ دیت اس نے مجھ وصول کر لی ہے، یا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کے بیٹے نے مجھے معاف کیا ہے تو اس صورت میں قاتل کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (740) : ولو اقاما البینة هذا علی الصحة بعد الضرب والآخر علی الموت بالضرب فبینة الصحة اولی۔[486]

---

[484]فتاوی تنقیح الحامدیه ، ج 1 ص 597 ۔

[485]فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 364 ۔

[486]ملجا القضاة لغانم البغدادی ، ص 108 ۔

اگرایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص مارنے کے زخم تندرست ہوگیا تھااور دوسرااس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ اس زخم سے مرچکاہے تواس صورت میں زخم سے صحت کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(741)	گواہ مقتول کے بیٹے کے اس بات پر کہ میرے والد کا قاتل اس کا بھائی ہے۔	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ میرے بھائی کا قاتل اس کا یہ بیٹا ہے۔	انقرویہ
(742)	گواہ مارنے والے کے اس بات پر کہ فلاں شخص میرے مکے سے تندرست ہو کر بعد میں مر چکا ہے۔	گواہ اس میت کے ورثاء کے اس بات پر کہ ہمارا والد اس مارنے والے کے مکے سے ہی مر چکا ہے۔(1)	انقرویہ
(743)	گواہ مارنے والے کے اس بات پر کہ فلاں باندی جس کو میں نے مارا تھا وہ تندرست ہو گئی تھی۔	گواہ باندی کے مالک کے اس بات پر کہ اس نے اس باندی کو پیٹ پر مارا تھا تو وہ اس کی وجہ سے مر چکی ہے۔	ھندیہ

(1) یہ حکم مبنی ہے ایک قول پر جیسا کہ محیط کتاب میں کہا گیا ہے اور اس کی تفصیل آئندہ ھندیہ کے حوالے سے آئے گا۔

مسئلہ (741) : ولو ترک المقتول اخا وابنا فاقام الاخ البینة علی الابن انه قتل الاب واقام الابن البینة علی الاخ انه هو الذی قتل الاب کانت بینة الابن اولی ۔ [487]

اگر مقتول نے ایک بھائی اور ایک بیٹا ورثاء میں چھوڑے ہیں تو اس کا بھائی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کو اس کے بیٹے نے قتل کیا ہے اور مقتول کا بیٹا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ مقتول کے اس کے بھائی نے قتل کیا ہے تو اس صورت میں بیٹے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (742) : رجل ادعی علی آخر انه لکزابی ومات من لکزه واقام علی ذلک بینة واقام الضارب بینة ان اباه قد صح من لکزه وبرئ من مرضه فقد قیل هذا دفع لدعوی المدعی ۔ [488]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے میرے والد کو مکا مارا تھا جس سے وہ مر چکا ہے اور مارنے والا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کا والد میرے مکے کے زخم سے تندرست ہو چکا تھا تو کہا جاتا ہے یہ دفع صحیح ہے یعنی مکا مارنے والے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (743) : رجل ادعی علی آخر انه ضرب بطن امته وماتت بضربه فقال المدعی علیه فی الدفع انها خرجت الی السوق بعد الضرب لایصح الدفع اما لو اقام البینة انها صحت بعد الضرب فیصح۔ [489]

اگر ایک شخص دوسرے پر اس بات کا دعوی کرے کہ اس نے میری باندی کو پیٹ پر مارا تھا جس سے وہ مر چکی ہے اور مدعٰی علیہ یہ کہے کہ وہ باندی اس مارنے کے بعد بازار گئی تھی تو یہ دفع صحیح نہیں ہے اور اگر مدعٰی علیہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ مارنے کے بعد تندرست ہو گئی تھی تو یہ دفع صحیح ہے یعنی گواہ راجح ہیں۔

[487] فتاوی الانقرویه ، ص 425 ۔
[488] ایضا ۔
[489] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 57 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(744)	گواہ مارنے والے کے اس بات پر کہ اس مدعی کا والد میرے مکہ مارنے کے بعد ٹھیک ہو گیا تھا۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ اس نے میرے والد کو سینہ پر مکہ مارا تھا اور وہ اس کی وجہ سے فوت ہو چکا ہے۔	ھندیہ
(745)	گواہ مارے ہوئے کے اس بات پر کہ اس مارنے والے نے میرے اوپر کا دانت مار گرایا ہے۔	گواہ مارنے والے کے اس بات پر کہ اس مارے ہوئے کا وہ دانت موجود نہیں تھا پہلے سے نکلا ہوا تھا۔	ھندیہ
(746)	گواہ مارنے والے کے اس بات پر کہ اس مدعی کا والد میرے مکہ مارنے کے بعد تندرست ہو گیا تھا۔	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ اس مارنے والے کے مکوں کی وجہ سے میرا والد فوت ہو چکا ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(744) : ادعى على آخر انه لكزابى ومات من لكزه واقام على ذلک بينة واقام الضارب بينة ان اباه قد صح من لكزه وبرئ من ضربه فقد قيل هذا دفع لدعوى المدعى ۔ [490]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے میرے والد کو مکا مارا تھا جس سے وہ مر چکا ہے اور مارنے والا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کا والد میرے مکے کے زخم سے تندرست ہو چکا تھا تو کہا جاتا ہے یہ دفع صحیح ہے یعنی مکا مارنے والے کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(745) : ادعى على آخر انى كسر سنه العليا فقال المدعى عليه فى الدفع انه لم تكن له السن العليا لايسمع هذا الدفع ۔ [491]

اگر ایک شخص دوسرے پر اس بات کا دعوی کرے کہ اس نے میرا اوپر والا دانت توڑ دیا ہے اور مدعیٰ علیہ کہے کہ اس کا اوپر والا دانت پہلے سے نہیں تھا تو یہ دفع صحیح نہیں ہے۔(یعنی یہ گواہ قبول نہیں ہیں)۔

مسئلہ(746) : رجل ادعى على آخر انه لكزابى ومات من لكزه واقام على ذلک بينة واقام الضارب بينة ان اباه قد صح من لكزه وبرئ من مرضه فقد قيل هذا دفع لدعوى المدعى ۔ [492]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس نے میرے والد کو مکا مارا تھا جس سے وہ مر چکا ہے اور مارنے والا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کا والد میرے مکے کے زخم سے تندرست ہو چکا تھا تو کہا جاتا ہے یہ دفع صحیح ہے یعنی مکا مارنے والے کے گواہ راجح ہیں۔

[490] فتاوی الهنديه ، ج 4 ص 57 ۔
[491] ایضا ۔
[492] ایضا ، ج 6 ص 21

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ مقتول کا میرے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ مقتول کا ایک بیٹا موجود ہے۔	(747)
ھندیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ مقتول کا میرے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ مقتول کا ایک بیٹا ہے اور اس نے میرے ساتھ اس قتل میں صلح کی ہے۔	(748)
ھندیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ مقتول کا میرے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ مقتول کا ایک بیٹا ہے اور اس نے مجھے یہ قتل معاف کیا ہے۔	(749)

مسئلہ(747) : رجل قتل عمدا فاقام اخو المقتول بينة انه وارثه لا وارث له غيره واقام القاتل بينة ان له ابنا فان القاضى لايقضى ببينة الاخ ويتأنى فى ذلك وان اقام القاتل بينة انه له ابنا ورثه قد صالحه على الدية وقبضها منه او اقام بينة ان الابن قد عفا عنه قبلت بينة القاتل ۔ [493]

اگر ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو مقتول کا بھائی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کا وارث صرف میں ہوں اور کوئی اس کا وارث نہیں ہے اور قاتل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس کا بیٹا بھی ہے تو قاضی اس صورت میں مقتول کے بھائی کے لئے فیصلہ نہیں کرے گا اور اس میں تفتیش کرے گا اور اگر قاتل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کا بیٹا بھی ہے اور اس نے میرے ساتھ دیت پر صلح کر لی ہے اور وہ دیت اس نے مجھ وصول کر لی ہے، یا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مقتول کے بیٹے نے مجھے معاف کیا ہے تو اس صورت میں قاتل کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ(748) : ایضا ۔

مسئلہ(749) : ایضا ۔

---

[493] فتاوى الهنديه ، ج 6 ص 21 ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ اس قاتل نے میرا بھائی قتل کیا ہے تو میں اس کا قصاص طلب کرتا ہوں۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ مقتول کے غائب بھائی نے میرے ساتھ اس قتل میں صلح کی ہے۔	(750)
ھندیہ	گواہ مقتول کے بھائی کے اس بات پر کہ اس قاتل نے میرا بھائی قتل کیا ہے تو میں اس کا قصاص طلب کرتا ہوں۔	گواہ قاتل کے اس بات پر کہ مقتول کا جو منتظم اور ولی غائب ہے اس نے مجھے یہ قتل معاف کیا ہے۔	(751)

مسئلہ (750) : ولو كان للمقتول اخوان واقام القاتل البينة على احدهما ان الاخ الغائب صالحه على خمسة آلاف جاز ذلک۔ [494]

اگر مقتول کے دو بھائی ہوں اور قاتل اس بات پر گواہ قائم کریں کہ ان دو میں سے غائب بھائی نے میرے ساتھ اس قتل میں پانچ ہزار درھم میں صلح کرلی ہے تو یہ گواہ قبول ہیں۔

مسئلہ (751) : واذا كان للدم وليان احدهما غائب فادعى القاتل ان الغائب عفا عنه واقام البينة على ذلک فانی اقبله واجيز العفو عن الغائب ۔ [495]

اگر کسی مقتول کے دو ولی ہوں اور قاتل اس بات دعوی کرے کہ ان دو میں سے غائب نے مجھے معاف کیا ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کریں تو میں اس کو قبول کرتا ہوں اور غائب کی طرف سے معاف کرنا جائز مانتا ہوں۔

[494] فتاوی الهنديه ، ج 6 ص 21 ۔

[495] ایضا ۔

فصل پنجم:

وصیت کے مسائل

فصل پنجم:

وصیت کے مسائل

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
تنقیح	گواہ اس شخص کے جس کیلئے کسی میت نے کسی چیز کی وصیت کی ہو اس بات پر کہ وہ اس حال میں فوت ہو چکا ہے کہ وہ اپنی وصیت پر قائم تھا۔	گواہ کسی میت کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس میت نے جو وصیت کی تھی اس وصیت سے اس نے پھر رجوع کیا تھا۔	(752)
انقرویہ	گواہ اس وصیت کرنے والے کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس وصیت کے وقت اس وصیت کرنے والے کی عقل زائل ہو چکی تھی۔	گواہ اس شخص کے جس کیلئے میت نے کسی چیز کی وصیت کی ہو اس بات پر کہ اس وصیت کرنے والے نے میرے لئے اس حال میں وصیت کی تھی کہ وہ صاحبِ عقل و فہم تھا۔	(753)
انقرویہ	گواہ پہلے وصی کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس نے اس گھر کی قیمت لی تھی اور اس یتیم کی ضرورت میں لگائی تھی۔	گواہ (1) کسی یتیم کے دوسرے وصی کے کہ اس یتیم کے اس پہلے وصی نے اس کا گھر بیچ دیا تھا اور اس کی رقم اپنے لئے لگائی ہے۔	(754)

(1) مثلاً کسی یتیم کا ایک وصی تھا والد کی طرف سے اور وہ مر گیا تو قاضی نے اس کیلئے دوسرا وصی مقرر کر دیا یا اس لڑکے کے والد نے یکے بعد دیگرے دو وصی مقرر کئے تھے تو اب دوسرا وصی یہ دعویٰ کرے۔ ۱۲۔ مترجم۔ محمد ابراھیم عفی عنہ۔

مسئلہ (752) : بينة الرجوع عن الوصية اولى من بينة كونه موصيا مصرا الى الوفاة ۔ [496]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص نے اپنی وصیت سے رجوع کیا تھا اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ موت تک اپنی وصیت پر قائم تھا تو اس صورت میں وصیت سے رجوع کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (753) : برهن الوارث ان الوصية كانت فى حال زوال عقله وبرهن الموصى له انها كانت حال كونه عاقلا فبينة الموصى له اولى ۔ [497]

اگر ایک وارث اس بات پر گواہ قائم کریں کہ فلاں شخص نے جو وصیت کی تھی وہ اس حال میں تھی کہ اس کی عقل زائل ہو چکی تھی اور جس شخص کے لئے وصیت کی گئی تھی وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وصیت کے وقت وہ صاحب عقل تھا تو اس صورت میں جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کے گواہ راجح ہیں۔

---

[496] فتاوى تنقيح الحامديه ، ج 1 ص 600 ۔

[497] فتاوى الانقرويه ، ص 423 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(755)	گواہ کسی چیز کے خریدنے والے کے ایسے شخص سے جو کسی کا وصی تھا اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس حال میں خرید لیا تھا کہ وہ وصی تھا۔	گواہ ورثاء کے اس بات پر کہ اس لینے والے نے یہ چیز خرید لی ہے اس وصی سے اس حال میں کہ وصی ہونے سے نکالا گیا تھا۔	انقرویہ
(756)	گواہ کسی لڑکے کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز جو اس وصی کے قبضہ میں ہے یہ میرے والد کی میراث ہے۔	گواہ وصی کے اس بات پر کہ اس لڑکے نے اقرار کیا ہے کہ میرے اس وصی کے پاس کوئی چیز باقی نہیں ہے بلکہ میں نے اس سے ہر چیز پوری لی ہے۔	قاضیخان

مسئلہ (754) : مات الوصی فادعی الوصی الثانی علی ورثته ان مورثکم باع دار الیتیم وصرف الثمن فی حوائج نفسه وقالت الورثه صرفه فی حوائج الیتیم فاقاما البینة فبینة الوصی اولی ۔ [498]

اگر ایک وصی مر جائے اور دوسرا وصی یہ میت کے ورثاء کے خلاف یہ دعوی کرے کہ آپ کے مورث نے یتیم کا گھر بیچ دیا ہے اور اس کی رقم اپنی حاجات میں لگائی ہے اور ورثاء یہ کہے کہ اس نے وہ رقم اس یتیم کے حاجات میں لگائی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں تو اس صورت میں وصی کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (755) : وصی باع شیئا فادعی الورثة علی المشتری ان الوصی باعه منک بعد العزل واقام المشتری بینة انه کان وصیا وقت الشراء فبینة المشتری اولی ۔ [499]

اگر کسی وصی نے کوئی چیز بیچ دی اور ورثاء مشتری کے خلاف یہ دعوی کرے کہ اس وصی نے آپ کو یہ چیز اس حال میں بیچ دی ہے کہ وہ وصیت سے معزول کئے گئے تھے اور مشتری اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ اس چیز کو بیچتے وقت وصی تھے تو اس صورت میں مشتری کے گواہ راجح ہیں۔

[498] فتاوی الانقرویه ، ص 428 ۔

[499] ایضا ، ص 424 ۔

مسئلہ نمبر	راجحه	مرجوحه	حواله
(757)	گواہ وصی کے اس بات پر کہ اس میت نے فلاں شخص کیلئے اتنی رقم کی جو وصیت کی تھی اس نے پھر اس سے رجوع کیا ہے۔	گواہ اس شخص کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اتنی رقم کی وصیت کی ہے۔	محیط
(758)	گواہ زید کے جو ایسے بچے کا وصی ہو جس کا والد فوت ہو چکا ہو اور اس نے زید کو اس کا وصی بنایا ہو اور بکر کو اپنے دوسرے بچے کیلئے وصی بنایا ہو اب یہ زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس بچے کے والد نے اقرار کیا تھا کہ جو کچھ زید کے پاس ہے وہ صرف اس بچے کا ہے جس کا وصی زید ہے۔	گواہ بکر کے جو ایسے بچے کا وصی ہو جو اس دوسرے بچے کا بھائی ہو اور بکر گواہ قائم کریں اس بات پر کہ جو کچھ زید کے پاس ہے وہ ان دونوں بچوں کی میراث ہے تو وہ دونوں کا مشترک ہے۔	هندیہ

مسئلہ (756) : وفی المنتقی : اذا دفع الوصی الی الیتیم ماله بعد البلوغ ، فاشهد الیتیم علی نفسه انه قد قبض منه جمیع ترکة والده ولم یبق له من ترکة والده عنده من قلیل ولا کثیر الا وقد استوفاه ثم ادعی فی ید الوصی شیئا وقال : هو من ترکة والدی واقام البینة قبلت بینته۔ [500]

اور منتقٰی میں ہے : کہ جب وصی یتیم کو اس کا مال اس کے بالغ ہونے کے بعد دے دے اور وہ یتیم اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے اپنا پورا مال اس وصی سے وصول کر لیا ہے اور اس وصی کے پاس میرے والد کی میراث سے کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے نہ کم نہ زیادہ بلکہ میں نے پورا وصول کر لیا ہے پھر اس کے بعد وصی کے پاس موجود کسی چیز کا دعوی کرے اور کہے کہ یہ چیز میرے والد کی میراث میں سے ہے تو اس صورت میں اس کے گواہ قبول ہوں گے۔

مسئلہ (757) : بینة الوصی علی ان المیت رجع من وصیته بکذا لفلان راجحة من بینة الموصی له فلان علی ان المیت اوصی له بکذا ۔ [501]

اگر وصی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میت نے اپنی وصیت سے جو اس نے فلاں کے لئے کی تھی اس سے رجوع کیا ہے اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میرے لئے اس میت نے فلاں چیز کی وصیت کی تھی تو اس صورت میں وصیت سے رجوع کے گواہ راجح ہیں۔

---

[500] فتاوی قاضی خان ، ج 3 ص 359، 360 ۔

[501] المحیط البرهانی ، ج 10 ص 276 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(759)	گواہ زید کے جو ایسے بچے کا وصی ہو جس کا والد فوت ہو چکا ہو اور اس نے زید کو اس کا وصی بنایا ہو اور بکر کو اپنے دوسرے بچے کیلئے وصی بنایا ہو اب یہ زید گواہ قائم کریں اس بات پر کہ بکر نے پہلے آدھے گھر کا دعویٰ کیا تھا اس بچے کیلئے جس کا وہ وصی ہے اور اب پورے گھر کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ دعویٰ نہ سننے کے قابل ہے۔	گواہ بکر کے اس بات پر کہ اس بچے کے والد نے اپنی زندگی میں اقرار کیا تھا کہ یہ پورا گھر اس بچے کا ہے جس کا وصی بکر ہے۔	ھندیہ

مسئلہ(758) : رجل مات وترک ابنین صغیرین ولکل ابن قیم علی حدة وفی ید احد القیمین دار یزعم انها دار الصغیر الذی فی ولایته ادعی علیه قیم الصغیر الآخر ان الدار التی فی یدیک نصفها ملک للصغیر الذی انا قیمه بسبب ان هذه الدار کانت کلها ملکا لوالد الصغیرین مات وترکها میراثا للصغیرین فادفع الی نصفها لاحفظه لاجل الصغیر الذی انا قیمه فاقام القیم المدعی علیه بینة ان والد الصغیرین قد کان اقرفی حال حیاته ان کل هذه الدار ملک الصغیر الذی فی ولایتی تندفع عنه دعوی القیم المدعی ۔ [502]۔

اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے دو بیٹے چھوڑ دیئے اور ہر ایک بیٹے کے لئے الگ الگ وصی ہو، اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ایک گھر ہو اور یہ خیال کرتا ہو کہ یہ پورا گھر اس بچے کا ہے جو میری کفالت میں ہے اور دوسرے بچے کا وصی اس بات کا دعوی کرے کہ وہ گھر جو آپ کے پاس ہے اس میں آدھا اس بچے کا ہے جو میری کفالت میں ہے کیونکہ یہ گھر ان دو بچوں کے والد کا تھا جو مر گیا ہے اور یہ ان کو میراث میں چھوڑ دیا ہے اس لئے آپ اس کا آدھا مجھے دیدے تا کہ میں اس کا اس بچے کے لئے حفاظت کروں، تو وصی جو مدعیٰ علیہ ہے اس بات پر گواہ قائم کریں کہ ان دو بچوں کے والد نے اقرار کیا تھا کہ یہ پورا گھر اس بچے کا ہے جو میری کفالت میں ہے تو اس صورت میں وصی مدعی کے دعوی دفع ہو گا۔(مدعی کے گواہ راجح ہیں)

مسئلہ(759) : فان اقام المدعی بینة لدفع دعوی القیم المدعی علیه وقال انک ادعیت قبل هذا نصف هذه الدار لاجل الصغیر الذی فی ولایتک ارثا عن ابیه والآن تدعی کلها للصغیر الذی فی ولایتک بجهة اخری اندفعت دعوی القیم المدعی علیه لمکان التناقض [503]

پس اگر مدعی مدعیٰ علیہ کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے اس بات پر گواہ قائم کریں اور کہے کہ آپ نے اس سے پہلے اس کے گھر کے آدھے حصہ کا دعوی کیا تھا کہ وہ اس بچے کو جو آپ کی کفالت میں ہے اس کے والد سے میراث میں ملا ہے اور اب تو اس کے لئے پورے گھر کا دعوی کرتا ہے کسی اور سبب سے، تو اس صورت میں مدعیٰ علیہ کے دعوی میں تضاد کی وجہ سے اس کا دعوی دفع ہو گا۔

---

[502] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 52 ۔

[503] ایضا ۔

حواله	مرجوحه	راجحه	مسئله نمبر
ھندیہ	گواہ مدعی کے اس بات پر کہ زید جو مر چکا ہے اس نے میرے لئے اس قرض کا اقرار کیا تھا۔	گواہ زید کے وصی کے اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ جو قرض میرا زید کے ذمہ تھا یہ اس قرض کا عوض تھا جو دوسرے شخص کے ذمہ ہے۔	(760)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اور وہ گواہ قائم کریں اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے۔	گواہ میت کے بیٹے کے اس بات پر کہ میرے والد نے اس شخص کیلئے جو وصیت کی تھی کہ میرے مال سے اس کو تیسرا حصہ دیدو، اس نے پھر اپنی زندگی میں اس وصیت سے رجوع کیا تھا۔	(761)

مسئلہ(760) : رجل احضر وصی المیت وادعی ان له علی المیت خمسین درهما وکان المیت اقر بخمسین درهما فی حیاته دینا لازما فاقام وصی المیت بینة ان المدعی هذا اقر ان له علی المیت هذه الخمسین لانه کان باع منه مائة درهم له علی ثالث قالوا تقبل بینة الوصی ویکون ذلک دفعا لبینة المدعی ۔ [504]

اگر کوئی شخص کسی میت کے وصی کے پاس حاضر ہوا اور دعوی کیا کہ میرے میت کے ذمہ پچاس درھم تھے اور اس میت نے میرے لئے اپنی زندگی میں اس رقم کا اقرار بھی کیا تھا تو میت کا وصی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ اس کے میت کے ذمے پچاس درھم تھے کیونکہ اس میت نے اس سے پچاس درھم خرید لئے تھے جو اس کے کسی تیسرے شخص کے ذمہ تھے تو اس صورت میں وصی کے گواہ قبول ہوں گے اور مدعی کے گواہ قبول نہ ہوں گے۔

مسئلہ(761) : رجل ادعی علی غیره ان اباک اوصی لی بثلث ماله وانکرالمدعی علیه الوصیة فاقام المدعی بینة علی دعواه فقال المدعی علیه فی دفع دعواه ان ابی قد کان رجع عن هذه الوصیة فی حیاته او قال ان ابی قال فی حیاته رجعت عن کل وصیة اوصیت بها قیل یسمع وهو الصحیح ۔ [505]

اگر ایک شخص دوسرے شخص پر یہ دعوی کرے کہ اس کے والد نے میرے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے اور مدعیٰ علیہ اس کا انکار کرے تو مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں پھر مدعیٰ علیہ مدعی کے دعوی کو دفع کرتے ہوئے یہ کہے کہ میرے والد نے اپنی زندگی میں ہی اسی وصیت سے رجوع کیا تھا یا یہ کہے کہ میرے والد نے اپنی زندگی ہی میں کہا تھا کہ میں اپنی ہر وصیت سے رجوع کرتا ہوں جو میں اپنی زندگی میں کی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ دعوی سنا جائے گا اور یہی قول صحیح ہے۔

[504] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 56 ۔
[505] ایضا ۔

حوالہ	مرجوحہ	راجحہ	مسئلہ نمبر
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے۔	گواہ میت کے بیٹے کے اس بات پر کہ میرے والد نے اپنی زندگی میں ہر اس وصیت سے رجوع کیا تھا جو اس نے کی تھی۔	(762)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے۔	گواہ(1) میت کے بیٹے کے اس بات پر کہ میرے والد نے اپنی زندگی میں اس وصیت سے انکار کیا تھا ۔	(763)
ھندیہ	گواہ اس شخص کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس بات پر کہ اس میت نے میرے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے۔	گواہ زید کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس بکر نے اقرار کیا تھا کہ زید کی میراث قرض سے فارغ نہیں ہے تو یہ وصیت صحیح نہیں ہے۔	(764)

(1) یہ حکم مبسوط کی روایت پر مبنی ہے اور یہ استحسان دلیل کا حکم ہے، اور جامع کتاب کی روایت یہ ہے کہ وصیت سے انکار کرنا وصیت سے رجوع کرنا نہیں ہے اور قیاس بھی یہی ہے۔ لیکن استحسان والی دلیل قوی ہے۔ ۱۲۔ح

مسئلہ(762) : ایضا ۔

مسئلہ(763) : وکذالک لو اقام البینة علی ان الاب جحد الوصیة فی حیاته کان هذا دفعا علی ماذکره فی المبسوط وذکر فی الجامع ان جحود الوصیة لایکون رجوعا قیل فی هذه المسئلة روایتان وقیل ما ذکره فی الجامع قیاس وما ذکر فی المبسوط استحسان ۔ [506]

اسی طرح اگر یہ شخص گواہ قائم کریں کہ میرے والد نے اپنی زندگی میں اسی وصیت سے انکار کیا تھا تو یہ بھی مبسوط کے موافق مدعیٰ علیہ کے قول کو دفع کر سکتا ہے اور جامع کی روایت کے موافق یہ رجوع نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حکم جامع میں ہے وہ قیاس ہے اور جو مبسوط میں ہے وہ استحسان ہے۔

[506] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 56 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(765)	گواہ(1) کسی میت کے ورثاء کے اس بات پر کہ اس میت نے جس بچے کیلئے وصیت کی تھی اس کے والد نے اقرار کیاہے کہ اس میت کی میراث قرض سے فارغ نہیں ہے۔	گواہ اس بچے کے والد کے جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس بات پر کہ اس میت نے میرے بچے کیلئے وصیت کی ہے اور قاضی نے اس کیلئے فیصلہ سنایا ہے۔	ھندیہ
(766)	گواہ زید کے اس بات پر کہ فلاں میت نے جو وصیت کی تھی کہ یہ چیز عمرو کو دیدو اس نے اپنی اس وصیت سے رجوع کیا تھا اور میرے لئے وصیت کی تھی کہ وہ چیز زید کو دیدو۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ اس میت نے اس چیز کی جو وصیت میرے لئے کی ہے وہ اپنی موت تک اس وصیت پر قائم تھا۔	محیط

(1) یہ حکم تمام مسائل میں جاری ہے۔۱۲۔ح

مسئلہ(764) : ادعی فی ترکة میت وصية لابنه الصغير بثلث ماله واقام البينة على ورثة الميت وقضى القاضى بالوصية لابنه ثم ان الورثة اقاموا البينة على المدعى بطريق الدفع انه قد كان اقر قبل الحكم ان على الميت دينا مستغرقا لتركته كان هذا دفعا صحيحا ۔ [507]

اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ فلاں میت نے میرے بیٹے کے لئے اپنے مال کے تیسرے حصہ کا دعوی کیا ہے اور اس پر گواہ بھی قائم کریں اور قاضی اس کے بیٹے کے لئے فیصلہ بھی کرے پھر ورثاء مدعی کے دعوی کو دفع کرنے کے لئے اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس شخص نے قاضی کے فیصلہ کرنے سے پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ میت کا ترکہ قرض نے گھیرا ہوا ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہے کہ وہ اس کے ترکہ سے کے برابر ہے تو یہ دفع صحیح ہے۔

مسئلہ(765) : ایضا ۔

مسئلہ(766)بينة الموصى له على رجوع الموصى بالعين لفلان وايصائه بها له راجحة من بينة فلان على ان الموصى مات مصرا على وصيته بها له ۔ [508]

جس شخص کے لئے وصیت کی گئی ہے وہ اگر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس میت نے فلاں اور شخص کے لئے جس چیز کی وصیت کی تھی تو اس نے اس سے رجوع کیا ہے اور اس نے میرے لئے اس چیز کی وصیت کی ہے اور وہ دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس میت نے میرے لئے جو وصیت کی تھی تو وہ اس پر اپنی موت تک قائم تھا تو اس صورت میں پہلے شخص کے گواہ راجح ہیں کہ میت نے اپنی پہلی وصیت سے رجوع کیا ہے۔

[507] فتاوى الهنديه ، ج 4 ص 56 ، 57 ۔

[508] المحيط البرهانى ، ج 10 ص 329 ۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(767)	گواہ زید کے اس بات پر کہ فلاں میت نے وصیت کی تھی کہ ہزار روپیہ عمرو کو میرے مال میں سے دئے جائیں اس نے پھر اس وصیت سے رجوع کیا تھا اور ان ہزار روپیہ کی وصیت میرے لئے کی تھی کہ وہ زید کو دئے جائیں۔	گواہ عمرو کے اس بات پر کہ اس میت نے ہزار روپیہ کی جو وصیت میرے لئے کی تھی وہ اپنی موت تک اس وصیت پر قائم تھا۔	محیط
(768)	گواہ مرجوح جانب کے اس جانب کے گواہوں پر قاضی کے فیصلہ کے بعد۔	گواہ راجح جانب کے جب ایسے وقت میں قائم ہوں کہ مرجوح جانب کے گواہوں کی وجہ سے فیصلہ سنایا گیا ہو۔	مجلہ

مسئلہ (767) : بينة الموصى له على رجوع الموصى بالالف لفلان وايصائه بها له راجحة من بينة فلان على ان الموصى مات مصرا على وصيته بها له ۔ [509]

جس شخص کے لئے وصیت کی گئی ہے وہ اگر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس میت نے فلاں اور شخص کے لئے ہزار درھم کی جو وصیت کی تھی تو اس نے اس سے رجوع کیا ہے اور اس نے میرے لئے اس رقم کی وصیت کی ہے اور وہ دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ اس میت نے میرے لئے جو وصیت کی تھی تو وہ اس پر اپنی موت تک قائم تھا تو اس صورت میں پہلے شخص کے گواہ راجح ہیں کہ میت نے اپنی پہلی وصیت سے رجوع کیا ہے۔

مسئلہ (768) : اذا اظهرالطرف الراجح العجز عن الاثبات فحكم بموجب اقامة الطرف المرجوح البينة على ماسبق ثم اراد الطرف الراجح اقامة البينة فلايلتفت اليه بعد ۔ [510]

اگر جانبین میں سے راجح جانب گواہ کے قائم کرنے سے عاجز آجائے اور مرجوح جانب گواہ قائم کریں تو قاضی مرجوح جانب کے لئے فیصلہ کرے اس کے بعد یہ راجح جانب گواہ قائم کریں تو اب ان گواہوں کی طرف التفات نہیں کی جائے گی۔

---

[509] المحیط البرهانی ، ج 10 ص 329 ۔

[510] مجلة الاحكام العدليه ، ص 360 ۔

باب پنجم

دعوی کے مسائل(جس میں جانبین کے گواہ ترجیح میں برابر ہوں)

فصل اول: غلام کو آزاد کرنے کے دعوی کے مسائل

فصل دوم: ملک مطلق کے دعوی کے مسائل

فصل سوم: میراث کے دعوی کے مسائل

فصل چہارم: خریدنے کے دعوی کے مسائل

فصل پنجم: گھریلو پیدائش اور یا ایسے سبب کے دعوی کے مسائل جو صرف ایک دفعہ ہو۔

فصل ششم: اس دعوی کا بیان جس میں دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا دوسرے سبب کے ساتھ۔

فصل اول:

غلام کو آزاد کرنے کے دعوٰی کے مسائل

فصل اول:

غلام کو آزاد کرنے کے دعٰوی کے مسائل

مسئلہ (769) : گواہ دو شخصوں کے کہ ایک ان میں سے مدعی غیر قابض ہو اور دوسرا صاحبِ قبضہ ہو اس بات پر کہ یہ غلام میں نے آزاد کیا ہے اس حال میں کہ میں اس کا مالک تھا جبکہ وہ غلام ان دونوں کو جھوٹا قرار دیتا ہے تو ان دونوں مدعیوں کیلئے اس غلام کے ولا(1) کے ساتھ حکم کیا جائے گا یعنی آدھا ولا ایک کیلئے ہو گا اور آدھا دوسرے کیلئے۔ (ھندیہ)

(1) جس نے غلام یا باندی کو آزاد کیا تو اس کا ولاء اس کے مالک کے لئے ہے یعنی اگر اس نے کوئی جنایت کی تو اس کی دیت اس کے مالک کے ذمہ ہو گا اور اس غلام کی موت کے بعد اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو تو اس کی میراث اس کے مالک کو ملے گی اس قسم کے ولاء کو آزادی کا ولاء کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ ایک اور قسم کا ولاء بھی ہے جس کو ولاء موالاۃ کہا جاتا ہے یعنی دوستانہ تعلق اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مجہول النسب آدمی نے جس شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو اس کو یا کسی اور شخص کو یہ کہے کہ میں نے آپ کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے اور آپ کو دوست بنایا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اگر میں نے کوئی جنایت کی تو اس کی دیت آپ کے اور آپ کے خاندان کے ذمہ ہو گی اور اگر میں مر گیا تو میری میراث بھی آپ کی ہو گی اور اس شخص نے یہ بات قبول کی تو یہ عقد موالاۃ ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ شخص مر گیا اور اس کا کوئی اور وارث نہ ہو تو اس نے جس کے ساتھ اپنا تعلق قائم کیا ہے اس کی میراث اس کو ملے گی اور اگر اس نے اپنی زندگی میں کوئی جرم کیا تو اس کی دیت بھی اس شخص کے ذمہ ہو گی۔ یہاں مزید تفصیل کی گنجائش نہیں ہے

مسئلہ (769) : عبد فی یدی رجل اقام الذی فی یدیه البینة انه اعتقه وهو یملکه واقام آخر البینة انه اعتقه وهویملکه فان صدق العبداحدهمافبینته اولی وان کذبهماجمیعا یقضی بولائه بینهما نصفین ۔ [511]

اگر ایک غلام دو شخصوں کے قبضہ میں ہو تو ایک شخص ان میں سے گواہ قائم کریں کہ میں نے اس کو آزاد کیا ہے اور میں اس کا مالک تھا اور دوسرا بھی اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے اس کو آزاد کیا ہے اور میں اس کا مالک تھا پس اگر غلام کسی ایک کی تصدیق کرے تو اس کے گواہ راجح ہیں اور اگر غلام ان دونوں کی تکذیب کرے تو اس صورت میں اس غلام کے ولاء کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا۔

[511] فتاوی الهندیه ، ج 4 ص 89 ۔

مسئلہ (770) : گواہ دو شخصوں کے جنہوں نے کسی مردہ غلام کے وَلا کا دعٰوی کیا ہو اور ہر ایک گواہ قائم کریں اس بات پر کہ فلاں غلام جو فوت ہو چکا ہے میں نے آزاد کیا تھا تو اس کی میراث میری ہے تو ان دونوں مدعیوں کیلئے اس کے وَلا اور میراث کا حکم کیا جائے گا۔ (غانم)

مسئلہ (771) : گواہ دو شخصوں کے کہ دونوں نے کسی غلام کو آزاد کرنے کا دعٰوی کیا ہو اس بات پر کہ اس غلام کو میں نے ہزار روپیہ کے عوض آزاد کیا ہے تو قاضی غلام کی بات کی طرف توجہ نہیں دے گا اور ان دونوں مدعیوں میں سے ہر ایک کیلئے ہزار روپیہ کا حکم دے گا۔ (ھندیہ)

مسئلہ(770) : اذا ادعی شخصان ولاء میت وبرھن کل منھما انه اعتقه یقضی بالولآء المیراث لھما لجوازاشتراکھما فیه کما فی الملک ۔ [512]

اگر دو شخص کسی میت کے ولاء کا دعوی کریں اور دونوں اپنے دعوی پر گواہ قائم کریں تو اس صورت میں ان دونوں کے لئے اس کی میراث کا فیصلہ کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کا اشتراک اس غلام میں صحیح ہے جیسا کہ اس کی ملکیت میں ہے۔

مسئلہ(771) : ولو اقام کل واحد منھما بینة انه اعتقه علی الف درھم وھو یملکه لم یلتفت الی تصدیق العبد وتکذیبه وقضیت بولائه بینھما ولکل واحد منھما علیه الف درھم۔ [513]

اگر دو شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام میں نے ہزار درھم کے عوض آزاد کیا ہے اور میں اس کا مالک تھا تو اس صورت میں غلام کی تصدیق اور تکذیب کی طرف توجہ نہیں کیا جائے گا اور اس غلام کے ولاء کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا اور ہر ایک کے لئے اس پر ہزار درھم ہوں گے۔

---

[512] ملجا القضاۃ لغانم البغدادی ، ص 39 ۔

[513] فتاوی الھندیه ، ج 4 ص 89 ۔

فصل دوم:

ملک مطلقکے دعویٰ کے مسائل

فصل دوم:

ملک مطلق(1) کے دعٰوی کے مسائل

مسئلہ(772) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں ملکِ مطلق پر (یعنی یہ کہے کہ فلاں چیز میری ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے) اس حال میں کہ دونوں ملکیت کی تاریخ نہ بتائے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر(2) حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(773) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ فلاں چیز میری ملکیت ہے اور ایک ان میں سے ملکیت کی تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) یعنی صرف یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز میری ہے اور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔

(2) جس مقام پر میں نے یہ کہا ہے کہ اس دونوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے کہ دعٰوی کی وہ چیز آدھی ایک مدعی کی ہو گی اور آدھی دوسرے کی۔

مسئلہ(772) : ولو ادعیا ملکا مطلقا والعین فی ید ثالث ولم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا یقضی بینهما لاستوائهما فی الحجة وان ارخا وتاریخ احدهما اسبق یقضی للاسبق ولو ارخ احدهما لاالآخر فعند ابی حنیفة ؒ لاعبرة للتاریخ ویقضی بینهما نصفین وعند محمد ؒ یقضی لمن اطلق ۔ [514]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے ملک مطلق کے ساتھ اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا کیونکہ دونوں حجت میں برابر ہے اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور اس صورت میں بھی دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور امام محمدؒ کے نزدیک اس شخص کے لئے فیصلہ کیا جائے گا جس نے تاریخ نہ بتائی ہو۔

مسئلہ(773) : ایضا ۔

---

[514] میزان المدعیین ، ص 8 ۔

مسئلہ(774) : گواہ(1)ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(775) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(776) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ فلاں گھر جو فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں ہے وہ میرا ہے لیکن ایک پورے گھر کا دعٰوی کرے جبکہ دوسرا آدھے گھر کا دعٰوی کرے تو قاضی حکم دے گا کہ اس گھر کے چار حصے کئے جائیں اور اس میں سے تین حصے اس کو دئے جائیں جس نے پورے گھر کا دعٰوی کیا ہے اور ایک حصہ اس کو دیا جائے جس نے آدھے گھر کا دعٰوی کیا ہے۔(میزان)

مسئلہ(777) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور دونوں ملکیت کی ایک تاریخ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(774) : ولو ادعيا ملكا مطلقا فان كان العين في ايديهما فكذلك الجواب اى كما كان العين في يد ثالث لانه لم يترجح على الآخر باليد ۔ [515]

اگر دونوں ایک ہی چیز کا دعوی کرے ملک مطلق کے ساتھ تو اگر وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس میں وہی مسئلہ ہے کہ جب وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو کیونکہ اس صورت میں کسی ایک جانب کو قبضہ کی وجہ سے ترجیح حاصل نہیں ہے(یعنی یہ بھی گزشتہ مسئلہ کی طرح ہے)۔

مسئلہ(775) : ایضا ۔

مسئلہ(776) : ایضا ۔

مسئلہ(777) : ادعيا دارا في يد ثالث احدهما كلها والآخر نصفها يقضى لمدعى الكل بثلاثة ارباع وللآخر الربع۔ [516]

---

[515] ميزان المدعيين ، ص 8 ۔

[516] ميزان المدعيين ، بحواله الطريقة الواضحه ، ص 238 ۔

اگر دو شخص کسی گھر کا دعوی کریں اور وہ گھر کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک ان میں سے پورے گھر کا دعوی کرے اور دوسرا آدھے گھر کا تو اس صورت میں جو پورے گھر کا دعوی کرے اس کے لئے تین چوتھائی کا حکم ہو گا اور جو شخص آدھے گھر کا دعوی کرے اس کیلئے ایک چوتھائی کا حکم ہو گا۔

فصل سوم:

میراث کے دعویکے مسائل

فصل سوم:

میراث کے دعویکے مسائل

مسئلہ(778) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور دونوں تاریخ نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(779) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز فلاں تاریخ کو مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور دونوں ایک تاریخ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(780) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے فلاں تاریخ کو میراث میں ملی ہے اور ان دونوں میں سے ایک کی تاریخ مقدم ہو اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں(1) دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) یہ حکم امام محمدؒ کے قول پر مبنی ہے جو کہ راجح ہے۔

مسئلہ(778) : ولو ادعيا ملكا ارثا لابيه فلو كان العين فى يد ثالث ولم يؤرخا او ارخا سواء فهو بينهما نصفين لاستوائهما فى الحجة وان ارخا واحدهما اسبق فهو لاسبقهما عند ابى حنيفةؒ وابى يوسفؒ وقال محمدؒ فى رواية ابى حفص كما قال ابو حنيفةؒ وفى رواية ابى سلمان لا عبرة للتاريخ فى الارث فيقضى بينهما نصفان وان سبق تاريخ احدهما وان ارخ احدهما لاالآخر قضى بينهما نصفان اجماعا ۔ [517]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے اپنے والد سے میراث کی وجہ سے یعنی ہر ایک یہ کہے کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا کیونکہ دونوں حجت میں برابر ہے اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک ہے اور اسی طرح امام محمدؒ کا مسلک بھی ہے جو کہ ابو حفص کی روایت ہے اور ابو سلمان کی روایت میں یہ ہے کہ میراث میں تاریخ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے یہ ان دونوں کے درمیان مساوی تقسیم ہوگی اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے اس صورت میں بالاتفاق دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(779) : ایضا ۔

---

[517] میزان المدعیین ، ص 10 ۔

مسئلہ(781) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیاہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اوران دونوں میں سے ایک نے تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں(1)دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(782) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیاہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور دونوں تاریخ نہ بتائے اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(783) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیاہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) یہ حکم اتفاقی ہے۔

مسئلہ(780) : ایضا ۔

مسئلہ(781) : ایضا ۔

مسئلہ(782) : ولو ادعیا ملکا ارثا فان کان العین فی یدھما فکذلک الجواب ای کما کان العین فی ید ثالث ، عین بید ثالث فادعاہ رجلان فبرھن کل منھما انہ ورثہ من ابیہ فلو لم یؤرخا او ارخا سواء فھو بینھما نصفان ولو کان تاریخ احدھما اقدم فھو لاقدمھما علی قول ابی حنیفةؒ وھو قول ابی یوسفؒ آخرا وھو بینھما علی قول محمدؒ آخرا وقول ابی یوسفؒ اولا اقول الاصوب عندی ان لا یعتبر التاریخ ۔[518]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کریں اور ہر ایک یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے، مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے پس اگر یہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس میں بھی وہ جواب ہے جب یہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو،

اگر کوئی چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دو شخص اس کا دعوی کریں اور ہر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے پس اگر دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے آخری قول کے مطابق ، اور اس چیز کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا امام محمدؒ کے آخری قول کے مطابق اور امام ابو یوسفؒ کے پہلے قول کے مطابق، اور میرے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اس میں تاریخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ(783) : ایضا ۔

---

[518] میزان المدعیین ، ص 10 ۔

مسئلہ(784) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور ان میں سے ایک کی تاریخ مقدم ہو اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں(1) دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(785) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کا دعٰوی کیا ہو اور گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ چیز مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے اور ان دونوں میں سے ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) یہ حکم امام محمدؒ کے قول پر مبنی ہے جو کہ راجح ہے اگر یہ تاریخ اس شخص کی موت کی ہو جس نے یہ میراث چھوڑی ہے۔

مسئلہ(784) : ولو ادعیا ملکا ارثا فان کان العین فی یدهما فکذلک الجواب ای کما کان العین فی ید ثالث ، عین بید ثالث فادعاه رجلان فبرهن کل منهما انه ورثه من ابیه فلو لم یؤرخا او ارخا سواء فهو بینهما نصفان ولو کان تاریخ احدهما اقدم فهو لاقدمهما علی قول ابی حنیفةؒ ومو قول ابی یوسفؒ آخرا ومو بینهما علی قول محمدؒ آخرا وقول ابی یوسفؒ اولا اقول الاصوب عندی ان لا یعتبر التاریخ ۔[519]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کریں اور ہر ایک یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے، مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے پس اگر یہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس میں بھی وہ جواب ہے جب یہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو،

اگر کوئی چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دو شخص اس کا دعوی کریں اور ہر اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ مجھے اپنے والد سے میراث میں ملی ہے پس اگر دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے آخری قول کے مطابق، اور اس چیز کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا امام محمدؒ کے آخری قول کے مطابق اور امام ابو یوسفؒ کے پہلے قول کے مطابق، اور میرے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اس میں تاریخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ(785) : ایضا ۔

---

[519] میزان المدعیین ، ص 10 ۔

فصل چہارم:

خریدنے کے دعوی کے مسائل

فصل چہارم:

خریدنے کے دعوی کے مسائل
(یعنی اس بات کے مسائل کہ یہ چیز میں نے خرید لی ہے)

مسئلہ(786) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے بیع کی تاریخ نہ بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(787) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے بیع کی تاریخ ایک بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(788) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں(1) دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

(1) یہ حکم امام محمدؒ کے قول پر مبنی ہے اور شیخین نے اس کی مخالفت کی ہے۔

مسئلہ(786) : ادعیا الشرآء من اثنین والعین فی ید ثالث فان لم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا اوارخ احدهما لاالآخریقضی بینهما اتفاقا وان ارخا وتاریخ احدهما اسبق عند علمائنا الثلثة یقضی للاسبق ان کان تاریخهما لملک بائعهما وان کان تاریخهما لاشترآئهما عند محمدؒ یقضی بینهما نصفان رجح صاحب الفصولین قول محمدؒ۔[520]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے لیکن ایک یہ کہے کہ میں نے فلاں سے خرید لی ہے اور دوسرا یہ کہے کہ میں نے کسی اور سے خرید لی ہے اور یہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو پس اگر دونوں تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے یا ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو ان تینوں صورتوں میں یہ چیز ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو گی اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں ہمارے تینوں علماء کے نزدیک جس کی تاریخ مقدم ہو اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اگر یہ تاریخ اس چیز کے خریداروں کی ہو اور اگر یہ تاریخ اس چیز کے بیچنے والوں کی ہو تو اس صورت میں امام محمدؒ کے نزدیک یہ چیز ان کے درمیان تقسیم ہو گی، اور صاحب الفصولین نے امام محمدؒ کے قول کی ترجیح دی ہے۔

مسئلہ(787) : ایضا ۔

[520] میزان المدعیین ، ص 11 ۔

مسئلہ(788) : ایضا ۔

مسئلہ(789) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت (1) میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)
مسئلہ(790) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اور وہ چیز ان دونوں ان دونوں کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے بیع کی تاریخ نہ بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)
مسئلہ(791) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے بیع کی تاریخ ایک بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)
مسئلہ(792) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے خرید لی ہے لیکن ایک کہے کہ میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ میں نے عمرو سے خرید لی ہے اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)
مسئلہ(793) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(789) : ایضا ۔

مسئلہ(790) : ادعیا عینا شرآء من اثنین والعین فی ایدیھما فان لم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا اوارخ احدھما لا الآخر یقضی بینھما نصفان ۔ [521]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے لیکن ایک یہ کہے کہ میں نے فلاں سے خرید لی ہے اور دوسرا یہ کہے کہ میں نے کسی اور سے خرید لی ہے اور یہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو پس اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا ایک ہی تاریخ بتائی ہو یا صرف ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو ان تینوں صورتوں میں یہ چیز ان کے درمیان تقسیم ہو گی۔
مسئلہ(791) : ایضا ۔

[521] میزان المدعیین ، ص 12 ۔

مسئلہ(792) : ایضا ۔

مسئلہ(794) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(795) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(796) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں ان دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(797) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اس حال میں کہ وہ چیز ان دونوں قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(793) : وان ادعیا الشرآء من واحد والعین فی ید ثالث ولم یؤرخا او ارخا سوآء فهو بینهما نصفان لاستوآئهما فی الحجة ۔ [522]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے فلاں شخص سے اور یہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو پس اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا ایک ہی تاریخ بتائی ہو تو ان دونوں صورتوں میں یہ چیز ان کے درمیان تقسیم ہو گی۔

مسئلہ(794) : ایضا ۔

مسئلہ(795) : ادعیا عینا شرآء من واحد والعین فی ایدیهما فان لم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا اوارخ احدهما لا الآخر یقضی بینهما نصفان ۔ [523]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے فلاں شخص سے اور یہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو پس اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو یا صرف ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو ان تینوں صورتوں میں یہ چیز ان کے درمیان تقسیم ہو گی۔

مسئلہ(796) : ایضا ۔

[522] میزان المدعیین ، ص 13 ۔

[523] ایضا ۔

مسئلہ(797) : ایضا ۔

فصل پنجم:

گھریلو پیدائش اور یا ایسے سبب کے دعوی کے مسائل جو صرف ایک دفعہ ہو۔

فصل پنجم:

گھریلو پیدائش(1)اور یا ایسے سبب(2)کے دعوی کے مسائل جو صرف ایک دفعہ ہو

مسئلہ (798) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(799) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے یہ دعوی کیا ہو کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور میں نے اس میں یہ عمل کیا ہے اور دونوں نے ایسا عمل بتایا ہو جو بار بار نہ ہوتا ہو صرف ایک ہی دفعہ ہو (مثلاً ہر ایک کہے کہ یہ سوتی کپڑا میرا ہے میں نے کاتا ہے)اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) مثلاً یہ دعوی کرے کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔

(2) سبب کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے جو صرف ایک دفعہ ہو مثلاً روئی کاتنا۔اور دوسری قسم وہ ہے جو ایک سے زیادہ دفعہ ہو سکتا ہے مثلاً کوئی جگہ آباد کرنا اور جانور سے اون کاٹنا۔

مسئلہ (798) : ان ادعیاالملک بسبب الولادة من الحیوان والرقیق یقضی بینهما نصفین، اوان ادعیاالملک بسبب عملهما فیما لایتکرر من المتاع یقضی بینهما نصفین ان لم یؤرخا والعین فی ید ثالث ۔[524]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے ، یا دونوں کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اگر دونوں تاریخ نہ بتائے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ(799) : ایضا ۔

---

[524] میزان المدعیین ، ص 16 ۔

مسئلہ (800) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی ایک تاریخ بتائی ہو اور وہ تاریخ اس جانور کی عمر کے موافق ہو اور وہ جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (801) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کا دعوی کیا ہو کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور میں نے اس میں یہ عمل کیا ہے اور دونوں نے ایسا عمل بتایا ہو جو بار بار نہ ہوتا ہو صرف ایک ہی دفعہ ہو اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (802) : گواہ ان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی ایک تاریخ بتائی ہو اور وہ تاریخ اس جانور کی عمر کے مخالف ہو اور وہ جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (800) : ان ادعیاالملک بسبب الولادة من الحیوان والرقیق ان وافق سن المولود للوقت الذی ذکرا قضی به بینهماان ارخا تاریخا واحدا والعین فی ید ثالث ۔ [525]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے، تو اگر ان دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہے اور وہ غلام یا جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ان دونوں کی بتائی ہوئی تاریخ اس جانور یا غلام کی عمر کے موافق ہو تو اس صورت میں اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ (801) : ادعیاالملک بسبب عملهما فیما لایتکرر من المتاع یقضی بینهما نصفین ان أرخا تاریخا واحدا والعین فی ید ثالث ۔ [526]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اگر دونوں ایک ہی تاریخ بتائے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہوگا ۔

---

[525] میزان المدعیین ، ص 16 ۔

[526] ایضا ۔

مسئلہ (803) : گواہان دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ جانور میری ملکیت ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ ایک بتائی ہو لیکن اس جانور کی عمر معلوم کرنا مشکل(1) ہو گیا ہو اور وہ جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (804) : گواہان دو شخصوں کے ہر اجن میں سے یک نے دعوی کیا ہو کہ فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں جو جانور ہے وہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ الگ الگ بتائی ہو اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

---

(1) صاحب فراست لوگ اس جانور کی عمر معلوم نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (802) : ان ادعیاالملک بسبب الولادة من الحیوان والرقیقان ان وافق سن المولود للوقت الذی ذکرا قضی به بینهما ، وان لم یوافق بان اشکل علیهما قضی به بینهما ، وان خالف سنه للوقت الذی ذکرا بطلت البینتان عند البعض وهو الاصح علی ماقاله الزیلعی وحققه صاحب الدرر ویقضی بینهما عند البعض ان ارخا تاریخا واحدا والعین فی ید ثالث ۔ [527]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے، تو اگر ان دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہے اور وہ غلام یا جانور کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ان دونوں کی بتائی ہوئی تاریخ اس جانور یا غلام کی عمر کی موافق ہو تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا اور اگر موافق نہیں ہے بلکہ مشکل ہے (یعنی صاحب فراست لوگوں کو بھی اس کی عمر کا اندازہ نہ ہو تا ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر ان دونوں کی بتائی ہوئی تاریخ اس جانور یا غلام کی عمر کی مخالف ہو تو اس صورت میں دونوں کے گواہ بعض علماء کے نزدیک باطل ہیں اور یہی صحیح قول ہے جو امام زیلعی نے بتائی ہے اور صاحب الدرر نے اس کی تائید کی ہے، اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں بھی اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ (803) : ایضا ۔

مسئلہ (804) : وان خالف سنه للوقتین بطلت البینتان عند البعض ویقضی بینهما عند البعض وهو الاصح علی ماقاله الزیلعی وحققه صاحب الدرر ان ارخا و تاریخ احدهما اسبق والعین فی ید ثالث۔ [528]

اور اگر ان دونوں کی بتائی ہوئی تاریخ اس جانور یا غلام کی عمر کی مخالف ہو تو اس صورت میں دونوں کے گواہ بعض علماء کے نزدیک باطل ہیں اور یہی صحیح قول ہے جو امام زیلعی نے بتائی ہے اور صاحب الدرر نے اس کی تائید کی ہے، اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں بھی اس جانور یا غلام کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا اگر دونوں نے الگ الگ تاریخ بتائی ہو اور ایک کی تاریخ مقدم ہو اور وہ جانور یا غلام کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔

---

[527] میزان المدعیین ، ص 16 ۔

[528] ایضا ۔

مسئلہ(805) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں جو چیز ہے وہ میری ہے میں نے اس میں عمل کیاہے اور دونوں نے تاریخ الگ الگ بتائی ہو اور ایک کی تاریخ مقدم ہو اور دونوں نے وہ کام بتایاہو جو بار بار نہ ہوتاہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(806) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں جو جانور ہے وہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہواہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ بتائی ہو لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو اور اس جانور کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو گیاہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(807) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں جو جانور ہے وہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہواہے اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نہ بتائی ہو اور اس جانور کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو گیاہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(805) : و ان ادعیاالملک بسبب عملهما فیما لایتکرر من المتاع یقضی بینهما نصفین ان أرخا و تاریخ احدهما اسبق والعین فی ید ثالث ۔ [529]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اگر دونوں الگ الگ تاریخ بتائے اور ایک تاریخ مقدم ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ(806) : ان ادعیاالملک بسبب الولادة من الحیوان والرقیق ان وافق سن المولود لتاریخ احدهما قضی به لمن وافق سنه وان لم یوافق بان اشکل علیهما یقضی به بینهما نصفان ان ارخا وتاریخ احدهما اسبق او ارخ احدهما لاالآخر والعین فی ید ثالث ۔ [530]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہواہے، تو اگر اس کی عمر ان دونوں میں سے کسی ایک بتائی ہوئی تاریخ کے موافق ہو اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس کے لئے فیصلہ کیاجائے گا اور اگر موافق نہیں ہے بلکہ مشکل ہے۔

مسئلہ(807) : ایضا ۔

---

[529] میزان المدعیین ، ص 16 ۔
[530] ایضا ۔

مسئلہ (808) : گواہ ان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ فلاں تیسرے شخص کے قبضہ میں جو چیز ہے وہ میری ہے میں نے اس میں عمل کیا ہے اور دونوں نے وہ کام بتایا ہو جو بار بار نہ ہوتا ہو اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (809) : گواہ ان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ جانور ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (810) : گواہ ان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو کہ یہ چیز میری ہے میں نے اس میں عمل کیا ہے اور دونوں نے وہ کام بتایا ہو جو بار بار نہ ہوتا ہو اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ (808) : ان ادعیاالملک بسبب عملھما فیما لایتکرر من المتاع یقضی بینھما نصفین ان ارخ احدھما لاالآخر والعین فی ید ثالث ۔ [531]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے ، یا دونوں کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اگر دونوں تاریخ نہ بتائے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس چیز کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ (809) : وان ادعیاعینا والعین فی ایدیھما ففی صورۃ ان لم یؤرخا ان ادعیا الملک بسبب فیما لایتکرر من المتاع یقضی بینھما نصفان ،وان ادعیاالملک بسبب الولادۃ من الحیوان والرقیق یقضی بہ بینھما نصفان۔ [532]

اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو یا اگر دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ دعوی کریں کہ یہ جانور یا غلام میرا ہے کیونکہ یہ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے تو اگر دونوں تاریخ نہ بتائے اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں اس چیز کا یا غلام اور جانور کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ (810) : ایضا ۔

---

[531] میزان المدعیین ، ص 16 ۔

[532] ایضا ، ص 17 ۔

مسئلہ(811) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ ایسی بتائی ہو جو اس جانور کی عمر کے موافق ہو اور وہ جانور ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(812) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ چیز میری ہے میں نے اس میں عمل کیا ہے اور دونوں نے وہ کام بتایا ہو جو بار بار نہ ہوتا ہو اور دونوں نے تاریخ ایک بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(813) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور دونوں نے پیدائش کی تاریخ ایک بتائی ہو اور وہ تاریخ اس جانور کی عمر کے مخالف ہو اور وہ جانور ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(811) : وفی صورة او ارخا تاریخا واحدا ان ادعیا الملک بسبب عملهما فیما لایتکرر من المتاع یقضی به بینهما نصفان ولا یعتبر التاریخ فیه وان ادعیا بسبب الولادة من الحیوان والرقیق یقضی به بینهما نصفان[533] ۔

اور اس صورت میں کہ دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو اور دونوں میں سے ہر ایک کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اس صورت میں دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا اور اس میں تاریخ کا اعتبار نہیں ہے یا دونوں کسی جانور یا غلام کا دعوی کرے اس سبب کے ساتھ کہ یہ ان کے گھر میں پیدا ہوا ہے تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا۔

مسئلہ(812) : ایضا ۔

مسئلہ(813) : وان خالف سنه للوقت الذی ذکرا بطلت البینتان عند البعض ویقضی بینهما عند البعض وهو الاصح علی ماقاله الزیلعی وحققه صاحب الدرر ان ارخا تاریخا واحدا والعین فی ایدیهما ۔[534]

اور اگر ان دونوں کی بتائی ہوئی تاریخ اس جانور یا غلام کی عمر کی مخالف ہو تو اس صورت میں دونوں کے گواہ بعض علماء کے نزدیک باطل ہیں اور یہی صحیح قول ہے جو امام زیلعی نے بتائی ہے اور صاحب الدرر نے اس کی تائید کی ہے، اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں بھی اس جانور یا غلام کا ان دونوں کے لئے فیصلہ ہو گا اگر دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو اور وہ جانور یا غلام ان دونوں کے قبضہ میں ہو۔

---

[533] میزان المدعیین ، ص 16 ۔

[534] ایضا ۔

مسئلہ(814) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ چیز میری ہے میں نے اس میں عمل کیاہے اور دونوں نے وہ کام بتایاہو جو بار بار نہ ہوتاہو اور ایک کی تاریخ مقدم ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(815) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو اور اس جانور کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو اور وہ جانور ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(814) : و ان ادعيا عينا والعين فى ايديهما ففى صورة ان ارخا وتاريخ احدهما اسبق ان ادعيا الملك بسبب عملهما فيما لايتكررمن المتاع يقضى به بينهما نصفان ولايعتبر التاريخ فيه --- وان ادعيا الملك بسبب الولادة من الحيوان والرقيق وان لم يوافق بان اشكل عليهمايقضى به بينهما ۔ [535]

اگر دونوں کسی چیز کا دعوی کریں اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں کہ جب دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو اور دو شخصوں میں سے ہر ایک کسی چیز کا دعوی کرے ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اس چیز کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیاجائے گا اور اس میں تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔۔۔اسی طرح اگر دونوں کسی جانور یا غلام کا دعوی کریں اس وجہ سے کہ وہ اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس جانور یا غلام کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو تو اس صورت میں اس غلام اور جانور کا فیصلہ ان دونوں کے لئے ہوگا۔

مسئلہ(815) : ايضا ۔

---

[535] ميزان المدعيين ، ص 17 ۔

مسئلہ(816) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایک نے اس جانور کی پیدائش کی تاریخ بتائی ہو اور اس جانور کی عمر معلوم نہ ہو اور وہ جانور ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(817) : گواہان دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیاہو کہ یہ چیز میری ہے میں نے اس میں عمل کیاہے اور دونوں نے وہ کام بتایاہو جو بار بار نہ ہوتاہو اور ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اس صورت میں دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیاجائے گا۔(میزان)

مسئلہ(816) : وفی صورة او ارخ احدهما لاالآخر ان ادعیا الملک بسبب عملهما فیما لایتکرر من المتاع یقضی به بینهما نصفان ولایعتبر التاریخ فیه وان ادعیا الملک بسبب الولادة من الحیوان والرقیق ان وافق سن المولود لتاریخ المورخ قضی به للمورخ وان لم یوافق بان اشکل علیهما یقضی به بینهما نصفان ۔[536]

اور اس صورت میں کہ جب ایک نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو اگر دونوں کسی چیز کا دعوی کریں ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو تو اس چیز کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا اور اس میں تاریخ کا اعتبار نہیں ہے اور اگر دونوں کسی جانور یا غلام کا دعوی کریں اس وجہ سے کہ وہ جانور یا غلام اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے تو اگر اس جانور یا غلام کی عمر اس شخص کی تاریخ کے موافق ہو جس نے تاریخ بتائی ہے تو اس صورت میں اس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا اور اگر اس کی بتائی ہوئی تاریخ کے موافق نہ ہو کہ دونوں کے لئے اس جانور یا غلام کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

مسئلہ(817) : ایضا ۔

---

[536] میزان المدعیین ، ص 17 ۔

فصل ششم:

اسدعوی کابیان جس میں دو شخص کسی چیز کی ملکیت کادعوی کرے
(ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا دوسرے سبب کے ساتھ)

فصل ششم:

اس دعوی کا بیان جس میں دو شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرے
(ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا دوسرے سبب کے ساتھ)

مسئلہ (818) : گواہ(1) دو شخصوں ایک مرد اور ایک عورت کے کہ عورت گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ غلام مجھے صاحبِ قبضہ (اس عورت کے شوہر) نے مہر میں دیا ہے اور دوسرا کوئی شخص گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ غلام میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لیا ہے تو دونوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(یعنی وہ غلام اس عورت اور اس شخص کا آدھا آدھا ہوگا) (کنز)

مسئلہ (819) : گواہ دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے دعوی کیا ہو اس غلام کا جو کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو تو ایک گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ غلام مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لیا ہے اور وہ دوسرا شخص گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ غلام میں نے اس صاحبِ قبضہ کے پاس بطور امانت رکھا ہے اور دونوں تاریخ نہ بتائی ہو تو دونوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (الجامع الصغیر)

---

(1) مثلاً ایک کہے کہ یہ چیز مجھے فلاں نے بخش دی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ میں نے فلاں سے خرید لی ہے۔

مسئلہ (818) : والشرآء والمهر سوآء ۔ [537]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لیا ہے اور ایک عورت اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام مجھے صاحبِ قبضہ نے مہر میں دیا ہے تو اس صورت میں دونوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ (819) : عبد فی يد رجل اقام رجلان عليه البينة احدهما بغصب والآخر بوديعة فهو بينهما ۔ [538]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں ایک غلام ہو اور ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ غلام مجھ سے صاحبِ قبضہ نے چھین لیا ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ وہ غلام میں نے اس صاحبِ قبضہ کے پاس بطور امانت رکھا ہے تو وہ غلام ان کے درمیان مشترک ہوگا۔

---

[537] النسفی ، عبد الله بن احمد من محمود ، المتوفی سنة 711 ھ ، کنز الدقائق ، ص 352 ، اسلامی کتب خانه لاہور ، بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

[538] الشیبانی ، ابو عبد الله ، امام محمد بن الحسن ، المتوفی ، سنة 189ھ ، الجامع الصغیر ،ص 385 ،مکتبه رشیدیه کوئٹه ، بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

مسئلہ (820) : گواہ دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کا دعوی کیا ہو ایسے کپڑے کا جو زید کے ورثاء کے قبضہ میں ہو تو ایک گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ کپڑا میں نے زید کے پاس جو مر چکا ہے بطور امانت رکھا تھا اور دوسرا گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ کپڑا مجھ سے زید نے چھین لیا تھا تو دونوں کیلئے اس کپڑے کا مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (انقروی)

مسئلہ (821) : گواہ دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے ایسی چیز کا دعوی کیا ہو جو کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو تو ایک گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ چیز مجھے عمرو سے میراث میں ملی ہے اور تیسرا مدعی گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ چیز مجھے بکر نے ھبہ کی ہے تو تینوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا یعنی وہ چیز تین حصوں میں تقسیم ہو گی اور ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا۔ (قاضی خان)

---

(1) یعنی دونوں نے ایک شخص کی طرف نسبت کی ہو جس سے ان کو ملکیت حاصل ہو گئی ہے جیسا کہ اس مسئلہ میں زید کی طرف کی گئی ہے۔

مسئلہ (820) : فان اقام رجل البينة انه ثوبه استودعه الميت الذى هذا وارثه واقام آخر البينة انه ثوبه غصبه اياه الميت قضيت به بينهما ۔ [539]

اگر ایک شخص اس بات پر گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ کپڑا میں نے زید کے پاس جو مر چکا ہے بطور امانت رکھا تھا اور دوسرا گواہ قائم کریں اس بات پر کہ وہ کپڑا مجھ سے زید نے چھین لیا تھا تو اس صورت میں دونوں کیلئے اس کپڑے کا مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔

مسئلہ (821) : دار فى يد رجل فاقام رجل البينة انه اشتراها من فلان غيرذى اليد بالف درهم وهو يملكها ونقده الثمن واقام آخر البينة ان فلانا آخر وهبها منه وقبضها واقام آخر البينة على الصدقة من رجل آخر واقام آخر البينة انه ورثها من ابيه فان القاضى يقضى بينهم ارباعا ۔ [540]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی گھر موجود ہو اور ایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ گھر میرا ہے میں فلاں شخص سے ہزار درھم کے عوض خرید لیا ہے اب میں اس کا مالک ہوں اور میں نے اس کو رقم ادا کر دی ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میرا ہے مجھے فلاں شخص سے ھبہ کیا ہے اور میں نے اس کو قبض کیا ہے اور تیسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میرا ہے مجھے فلاں شخص نے صدقہ کر دیا ہے اور چوتھا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر میرا ہے مجھے اپنے والد سے میراث میں ملا ہے تو اس صورت میں یہ گھر ان چاروں کے درمیان برابر تقسیم ہو گا۔

---

[539] فتاوى الانقرويه ، ص 423 ۔

[540] فتاوى قاضى خان ، ج 2 ص 345 ۔

مسئلہ(822) : گواہ(2)دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ ایک شخص کی جانب سے۔(مثلاًایک مدعی یہ کہے کہ یہ چیز مجھے زید سے میراث میں ملی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ چیز مجھے زید نے بخش دی ہے) اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں مدعیوں کے قبضہ میں ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(823) : گواہ دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ ایک شخص کی جانب سے (مثلاًایک مدعی یہ کہے کہ یہ چیز مجھے زید سے میراث میں ملی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ چیز مجھے زید نے بخش دی ہے) اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں مدعیوں کے قبضہ میں ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(824) : گواہ دو شخصوں کے کہ ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ ایک شخص کی جانب سے اور ایک مدعی نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو اور وہ چیز ان دونوں مدعیوں کے قبضہ میں ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(822) : ادعيا بسببين مختلفين من واحد بان ادعى احدهما شرآء من زيد والآخر رهنا اوهبة منه والعين فى ايديهما فان لم يؤرخا او ارخا تاريخا واحدا او ارخا وتاريخ احدهما لاالآخريقضى بينهما۔ [541]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے مختلف اسباب کے ساتھ کسی ایک شخص سے مثلاایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ یہ میری ہے میرے پاس زید سے رہن کر دی ہے یا اس نے مجھے ھبہ کی ہے اور وہ چیز ان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو یا دونوں میں سے صرف ایک نے تاریخ بتائی ہو تو ان تینوں صورتوں میں اس چیز کا فیصلہ ان دونوں کے لئے کیا جائے گا۔

مسئلہ(823) : ایضا ۔

مسئلہ(824) : ایضا ۔

---

[541] ميزان المدعيين ، ص 21 ۔

مسئلہ(825) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے۔(مثلاًایک مدعی یہ کہے کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ چیز مجھے بکر نے بخش دی ہے) اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(826) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے(اس کی مثال پہلی گزر چکی ہے) اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(827) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے(اس کی مثال پہلی گزر چکی ہے) اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک مدعی نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم(1) کیا جائے گا۔ (میزان)

---

(1) یہ حکم بنی ہے امام صاحبؒ کے قول پر اور صاحبین نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

مسئلہ(825) : ادعیا ملکا بسببین مختلفین من اثنین بان ادعی احدهما شرآء من زید والآخر هبة من من عمرو والعین فی ید ثالث فان لم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا یقضی بینهما کما فی الملک المطلق وان ارخ احدهما لاالآخر عند ابی حنیفة یقضی بینهما وابی یوسف یقضی للمؤرخ وعند محمد لمن اطلق کما فی الملک المطلق ۔ [542]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں سے مثلاایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ یہ میری ہے مجھے عمرو نے ھبہ کی ہے اور وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو تو اس صورت میں یہ چیز ان کے درمیان مشترکہ طور پر تقسیم ہوگی۔

مسئلہ(826) : ایضا ۔

مسئلہ (827) : ایضا ۔

---

[542] میزان المدعیین ، ص 21 ۔

مسئلہ(828) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے۔ (مثلاًایک مدعی یہ کہے کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا کہے کہ یہ چیز مجھے بکر نے بخش دی ہے) اور وہ چیزان دونوں کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔(میزان)

مسئلہ(829) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے(اس کی مثال پہلی گزر چکی ہے) اور وہ چیزان دونوں کے قبضہ میں ہو اور دونوں نے ایک تاریخ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم کیا جائے گا۔ (میزان)

مسئلہ(830) : گواہ دو شخصوں کے جن میں سے ہر ایک نے کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا ہو دو مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں کی جانب سے(اس کی مثال پہلی گزر چکی ہے) اور وہ چیزان دونوں کے قبضہ میں ہو اور ایک مدعی نے تاریخ بتائی ہو اور دوسرے نے نہ بتائی ہو تو دونوں مدعیوں کیلئے مشترک طور پر حکم(1) کیا جائے گا۔ (میزان)

---

(1) یہ حکم مبنی ہے صاحبین کے قول پر۔۱۲

مسئلہ(828) : ادعیا ملکا بسببین مختلفین من اثنین بان ادعی احدھما شرآء من زید والآخر ھبة من من عمرو والعین فی یدیھما فان لم یؤرخا او ارخا تاریخا واحدا یقضی بینھما کما فی الملک المطلق وان ارخ احدھما لاالآخر عند ابی حنیفة یقضی بینھما وابی یوسف ؒ یقضی للمؤرخ وعند محمد ؒ لمن اطلق کما فی الملک المطلق ۔ [543]

اگر دو شخص کسی چیز کا دعوی کرے مختلف اسباب کے ساتھ دو شخصوں سے مثلاایک شخص یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے زید سے خرید لی ہے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ یہ میری ہے مجھے عمرو نے ھبہ کی ہے اور وہ چیزان دونوں کے قبضہ میں ہو تو اگر دونوں نے تاریخ نہ بتائی ہو یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بتائی ہو تو اس صورت میں یہ چیزان کے درمیان مشترکہ طور پر تقسیم ہو گی۔

مسئلہ(829) : ایضا ۔

مسئلہ(830) : ایضا ۔

---

[543] میزان المدعیین ، ص 21 ۔

خاتمہ

خلاصۃ البحث

نتائج البحث

تجاویز اور سفارشات

فہرست اعلام

فہرست اماکن وبلاد

خلاصۃ البحث

خلاصہ تحقیق:

فتاوی ودودیہ کی دوسری جلد تین مختلف عربی کتابوں کا ترجمہ ہے ، مقالہ ہذا اس میں موجود دوسری کتاب " الطریقة الواضحه الی البینة الراجحه " کے "دعوی کے مسائل سے لے کر غصب کے مسائل "کا ترجمہ اور تحقیق وتخریج ہے، مؤلف نے تمام مسائل کو بغیر باب اور فصل کے الگ الگ عنوانات کے ساتھ ذکر کئے ہیں، جب کہ مقالہ ہذا میں ان تمام مسائل کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، یہ تمام مسائل دعوی کے ساتھ متعلق ہیں، پہلے چار ابواب میں ایسے مسائل بیان کئے گئے ہیں جن میں دو شخص کسی چیز کا دعوی کرتے ہیں اور دونوں گواہ قائم کرتے ہیں اور ایک کے گواہ راجح ہوتے ہیں تو جس کے گواہ راجح ہوتے ہیں اس کے لئے فیصلہ کیا جاتا ہے اور آخری پانچویں باب میں ایسے مسائل بیان کئے گئے ہیں جن میں دو شخص کسی چیز کا دعوی کرتے ہیں اور دونوں گواہ قائم کرتے ہیں، چونکہ ان مسائل میں دونوں کے گواہ ایک جیسے ہوتے ہیں اور کسی ایک شخص کے گواہ راجح نہیں ہوتے اس لئے دونوں کے لئے اس چیز کا مشترکہ طور پر فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

خلاصہ باب اول:

اس باب میں دو فصول ہیں،

پہلی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جن میں دو شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کریں اور دونوں ملکیت کا ایک ہی سبب بتائے یا دونوں الگ الگ سبب بتائے۔(اور جانبین میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

دوسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جن میں دو شخص کسی چیز کا دعوی کریں، اور دونوں میں سے ایک اپنی ملکیت کا سبب بھی بتائے اور دوسرا نہ بتائے۔(اور جانبین میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

خلاصہ باب دوم:

اس باب میں آٹھ فصول ہیں، پہلی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو خیار شرط کے ساتھ متعلق ہیں۔
دوسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو اقرار کے ساتھ متعلق ہیں۔
تیسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو صلح کے ساتھ متعلق ہیں۔
چوتھی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو مضاربت کے ساتھ متعلق ہیں۔
پانچویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو امانت کے ساتھ متعلق ہیں۔
چھٹی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو عاریت کے ساتھ متعلق ہیں۔
ساتویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو ہبہ کے ساتھ متعلق ہیں۔
آٹھویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو اجارہ کے ساتھ متعلق ہیں۔

خلاصہ باب سوم :

اس باب میں پانچ فصول ہیں ۔
پہلی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو حجر کے ساتھ متعلق ہیں ۔
دوسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو چوری کے ساتھ متعلق ہیں ۔
تیسری فصل میں اس شخص کے مسائل کا بیان ہے جس کو تصرف کی اجازت دی گئی ہو ۔
چوتھی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو غصب کے ساتھ متعلق ہیں ۔
پانچویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو شفعہ کے ساتھ متعلق ہیں ۔

خلاصہ باب چہارم :

اس باب میں بھی پانچ فصول ہیں ۔
پہلی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو تقسیم کے ساتھ متعلق ہیں ۔

دوسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو مزارعت کے ساتھ متعلق ہیں ۔
تیسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہےجو جنایت کے ساتھ متعلق ہیں ۔
چوتھی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو وصیت کے ساتھ متعلق ہیں ۔
پانچویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو وصیت کے ساتھ متعلق ہیں ۔

خلاصہ باب پنجم :

اس باب میں چھ فصول ہیں ۔
پہلی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو غلام کو آزاد کرنے کے ساتھ متعلق ہیں ۔
دوسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو ملک مطلق کے دعوی کے ساتھ متعلق ہیں ۔
تیسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو میراث کے ساتھ متعلق ہیں ۔
چوتھی فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو بیع کے دعوی کے ساتھ متعلق ہیں ۔
پانچویں فصل میں ان مسائل کا بیان ہے جو گھر میں پیدائش کے دعوی کے ساتھ یا ایسے سبب کے دعوی کے ساتھ متعلق ہیں جو مکرر نہ ہوں ۔ (اور جانبین میں سے کسی ایک جانب کے گواہ راجح نہ ہوں بلکہ دونوں جانبین مساوی ہوں)
چھٹی فصل میں ان مسائل کے متعلق بیان ہے جن میں دو شخص کسی چیز کی ملکیت کا دعوی کریں ، ایک شخص ایک سبب کے ساتھ اور دوسرا شخص دوسرے سبب کے ساتھ ۔ (اور جانبین میں سے کسی ایک جانب کے گواہ راجح نہ ہوں بلکہ دونوں جانبین مساوی ہوں)

نتائج البحث

1۔ فتاویٰ ودودیہ کی دوسری جلد میں موجود دوسری کتاب" الطریقة الواضحة الی البینة الراجحة " کے"دعو ی کے مسائل سے لے کر غصب کے مسائل"کا مکمل تحقیقی مطالعہ کیا گیا۔

2۔ جہاں ضرورت محسوس کی وہاں مفید حواشی قائم کئے گئے۔

3۔ فتاویٰ ودودیہ کے مروجہ متن کے اصل نسخہ سے موازنہ کیا گیااور جہاں کمی بیشی پائی گئی،اس کی تصحیح کردی گئی۔

4۔ تخریج میں ان سب مصادر سے استفادہ کیا گیا جن کو مؤلفؒ نے کتاب کے مقدمہ میں اجمالااور پھر ہر مسئلہ کے نیچے حواشی میں بطور نام ذکر کیا ہے مثلاً ھندیہ، تنقیح، شامی، کنز وغیرہ تاہم بوقت ضرورت مسئلہ کی زیادہ وضاحت کے لئے بعض جگہ دوسرے مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا۔

5۔ اکثر مسائل میں مولفؒ نے ایک یا دو مصادر سے حوالہ دیا ہے،انتہائی کوشش سے متعلقہ مصادر تک پہنچ کر ان سے تخریج کرکے لکھی گئی۔

6۔ بعض مسائل ایسے ہیں کہ مؤلفؒ نے ان کا حوالہ دیا ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ مسائلان مصادر ہیں نہیں پائے گئے جیسا کہ مسئلہ 37،118،58،141،202۔ وغیرہ، لیکن وہ مسائل" الطریقة الواضحه الی البینة الراجحه " میں پائے گئے اس لئے اس کے حوالہ سے نقل کئے گئے۔

بعض مقام پر مؤلف نے عبارت میں تساہل سے کام لیا ہے جس سے مسئلہ صحیح نہیں ہوتا۔اس کی تصحیح کی گئی جیسا کہ مسئلہ 28 اور مسئلہ 163۔

تجاویز اور سفارشات

1. مرتبہ مقالوں سے حوالہ جاتی کتب کا ایک اشاریہ مرتب کیا جائے۔ تاکہ ایک ہی نوعیت کا تحقیقی کام سامنے آجائے۔
2. جن مقالہ نگاروں نے اس پراجیکٹ پر اچھا کام کیا ہے، ان کو اس کتاب کی تدوین و ترتیب اور تہذیب و تصویب کے منصوبہ میں شامل کرنا چاہیے تاکہ اردو خواں طبقہ تک نہایت عمدہ اور اچھا کام پہنچے۔
3. اس پراجیکٹ کے مقالہ نگاروں سے ہارڈ اور سافٹ کاپی لی جائے تاکہ طباعت کا کام جلد مکمل ہو سکے۔

آخر میں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائیے اور اس کو میرے لئے، میرے والدین اور اساتذہ کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اس سے ہر تشنہ علم کو فیضیاب فرمائے۔ آمین

مر اد ما نصیحت بود گفتیم
باحوالہ خدا کردیم ورفتیم

و صلی اللہ علی النبی الکریم و علی الہ واصحابہ وذریتہ و عترتہ اجمعین و علی من تبعھم الی یوم الدین

فہرست اعلام

فہرست بلاد واماکن

مصادر ومراجع

1. البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،الامام العلامة الشيخ محمد بن حسين بن على الطورى القادرى ، الحنفى، المتوفى ، بعد سنة 1138 ھ ، مکتبه رشیدیه کوئٹه ، بدون الطبع والتاریخ ۔
2. بهجة الفتاوی،(مخطوطه)،افندی ، حضرت عبدالله ، المتوفی بعد سنة 1238 ھ، مکتبه مصطفیاالالکترونی، الرقم 015459 ۔
3. تبصرة الحكام فی اصول الاقضیة ومناهج الاحکام،علامه برهان الدین، ابراهیم بن محمد فرحون المالکی، الناشر: ادارة الشؤون الاسلامیه دولة قطر، الطبعة الاولی 1437 ھ ۔
4. التسهیل شرح لطائف الاشارات ، زین الملة والدین ، العلامه محمود بن قاضی سماونة ، المتوفی 823ھ، الناشر: دار الكتب العلمیه بیروت ، الطبعة الاولی سنة 1436ھ ۔
5. الجامع الصغیر ، ابو عبد الله ، امام محمد بن الحسن الشیبانی ، المتوفی ، سنة 189ھ ، الناشر : مکتبه رشیدیه کوئٹه ،بدون الطبع والتاریخ۔
6. الجامع الفصولین، بدرالدین ، محمود بن اسرائیل ابن قاضی سماونة ، المتوفی 823 ھ ، الناشر: اسلامی کتب خانه کراتشی بدون الطبع وبدون التاریخ ۔
7. الجامع الکبیر ، ابو عبد الله ، امام محمد بن الحسن الشیبانی ،المتوفی سنة 189 ھ ، الناشر: مکتبه ایج – ایم سعید ، کراتشی ، بدون الطبع وبدون التاریخ ۔
8. الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار،محمد بن علي بن محمد الجصنی المعروف بعلاء الدین الحصکفي الحنفي (المتوفى: 1088ھ) ، الناشر : مکتبه رحمانیه لاهور ، بدون الطبع وبدون التاریخ ۔
9. الذخیرة،أبو العباس شهاب الدین أحمد بن إدریس بن عبد الرحمن المالکي الشهیر بالقرافي (المتوفى: 684ھ)الناشر: دار الغرب الاسلامی بیروت، الطبعة الاولی 1994 ۔
10. فتاوی ابو السعود (مخطوطه) ، شیخ الاسلام ،علی افندی ، علی بن محمد، المتوفی 1104 ھ ، مکتبه مصطفی الالکترونی ، الرقم 015090
11. فتاوی انقرویه، قاضی القضاة ،محمد بن الحسینی الحنفی، المتوفی 1098ھ ، مکتبه قاسمیه کوئٹه بدون الطبع والتاریخ ۔
12. الفتاوی التاتارخانیه ، فرید الدین ، عالم بن العلاء الدهلوی،المتوفی سنة 786 ھ، الناشر: مکتبه رشیدیه کوئٹه ،بدون الطبع وبدون التاریخ ۔
13. الفتاوی تنقیح الحامدیه ،السید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ،ابن عابدین،الشامی، المتوفی 1252ھ، الناشر: مکتبه اشرفیه کوئٹه ، بدون الطبع والتاریخ ۔

14. فتاوی فیضیه مع النقول ،(مخطوطه) ،محمد رجائی ،المتوفی بعد سنة 1266ھ، بدون الرقم۔

15. فتاوی قاضی خان ، الامام فخر الدین ابو المحاسن قاضی خان الحسن بن منصور ، المتوفی 592، الناشر: مکتبه اشرفیه کوئٹه بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

16. الفتاوی الکرکی فیض المولی الکریم ،(مخطوطه) ،ابو الوفاء، ابراهیم بن عبدالله ،الکرکی،المتوفی ن مبدون الرقم ۔

17. الفتاوی الهندیة ، الشیخ نظا م الدین وجماعة من علماء الهند الاعلام ، الناشر:مکتبه رشیدیه کوئٹه بدون الطبع وبدون التاریخ ۔

18. الفتاوی الوجیز ، (مخطوطه) رضی الدین محمد بن محمد بن محمد السرخسی، المتوفی بعد سنة 1190ھ التاریخ ۔

19. القنیة المنیة لتتمیم الغنیه، مخطوطه ،ابو الرجاء الغزمینی ، نجم الدین ، مختار بن محمود بن محمد الزاهدی ، مکتبه مصطفی الالکترونی ، الرقم 090813 ۔

20. القول لمن ،(مخطوطه) ، نوعی زاده ، عطاء الله امین یحیی افندی ،المتوفی بعد سنة 1088 ھ ، مکتبه شبکة الالوکة ، الرقم 172 ۔

21. کنز الدقائق،النسفی ، عبد الله بن احمد من محمود ، المتوفی سنة 711 ھ ، اسلامی کتب خانه لاهور، بدون الطبع والتاریخ ۔

22. مجلة الاحکام العدلیه، احمد جودت وجماعة،قدیمی کتب خانه کراچی بدون الطبع و التاریخ ۔

23. المحیط البرهاني في الفقه النعماني فقه الإمام أبي حنیفة رضي الله عنهأبو المعالي برهان الدین محمود بن أحمد بن عبد العزیز البخاری الحنفي (المتوفی: 616ھ) ۔

24. ملجا القضاة عند تعارض البینات ،(مخطوطه) غیاث الدین ، غانم بن محمد البغدادی ، المتوفی بعد سنة 1027،مکتبه مصطفی الالکترونی،الرقم 12648 ۔

25. المیزان المدعیین فی اقامة البینتین،(مخطوطه) ،علامه عبد الباقی ، اسیری زاده، مکتبه مجلس اسکندریه، الرقم 100056۔

26. نتیجة الفتاوی،(مخطوطه) ،قرق ، السیداحمد ، المتوفی بعد سنة 1238ھ،مکتبه مصطفی الالکترونی ، الرقم 071107۔

27. نور العین فی اصلاح جامع الفصولین، محمد بن احمد ، نشانجی زاده ،المتوفی 823ھ ،(مخطوطه)مکتبه جامعة الملک سعود الریاض ، الرقم 37707۔

28. الهدایة في شرح بدایة المبتدي،علي بن أبي بکر بن عبد الجلیل الفرغاني المرغیناني، أبو الحسن برهان الدین (المتوفی: 593ھ) مکتبه رحمانیه، لاهور،بدون الطبع والتاریخ ۔